Postal Reg.No PB/0154/2003/TO2005

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم   نحمدہٗ ونصلّی علٰی رسولہ الکریم   وعلٰی عبدہ المسیح الموعود

وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّ اَنْتُمْ اَذِلَّةٌ

جلد 53

شمارہ 32

ہفت روزہ

بدر

قادیان

The Weekly BADR Qadian

ایڈیٹر
منیر احمد خادم

نائبین
قریشی محمد فضل اللہ
منصور احمد

شرح چندہ
سالانہ 200 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
20 پونڈ یا 40 ڈالر
امریکن۔ بذریعہ
بحری ڈاک
10 پونڈ

23 جمادی الثانی 1425 ہجری 10 ظہور 1383 ہش 10 اگست 2004ء

اخبار احمدیہ

قادیان ۷ اگست (ایم ٹی اے انٹرنیشنل) سیدنا حضرت امیر المومنین مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بفضلہ تعالیٰ خیر و عافیت سے ہیں۔ کل حضور نے مسجد بیت الفتوح لندن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا اور جلسہ سالانہ برطانیہ کے کامیاب انعقاد پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا اور احباب جماعت کو شکر کے موضوع پر نصائح فرمائیں۔ پیارے آقا کی صحت و تندرستی درازی عمر مقاصد عالیہ میں فائز المرامی اور خصوصی حفاظت کیلئے دعائیں کرتے رہیں۔ اللھم اید امامنا بروح القدس وبارک لنا فی عمرہ وامرہ.

اپنی زندگیوں کو پاک کرنے کیلئے اور اپنی اولاد کی زندگیوں کو پاک کرنے کیلئے وصیت کے آسمانی نظام میں شامل ہو جائیں

میری خواہش ہیکہ آئندہ ایک سال میں کم از کم پندرہ ہزار احمدی نظام وصیت میں شامل ہوں

اس کیلئے خدام الاحمدیہ، انصار اللہ کی صف دوم اور لجنہ اماء اللہ خصوصی کوشش کریں

میری یہ بھی خواہش ہے کہ 2008 تک جب خلافت احمدیہ پر سو سال پورے ہوں تو دنیا کے کمانے والے احمدیوں کا کم از کم پچاس فیصد وصیت کے مبارک نظام میں شامل ہو جائے

خلاصہ اختتامی خطاب سیدنا حضرت اقدس امیر المؤمنین مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ یکم اگست 2004ء بمقام اسلام آباد ٹلفورڈ انگلینڈ

سیدنا حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جلسہ سالانہ برطانیہ کے تیسرے روز کے دوسرے اجلاس میں اختتامی خطاب فرماتے ہوئے احباب جماعت کو حقوق اللہ اور حقوق العباد کی ادائیگی کے ساتھ ساتھ نظام وصیت کو مضبوط کرنے اور اس میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کی نصیحت فرمائی۔

حضور اقدس نے فرمایا کہ الٰہی جماعتوں کی یہ نشانی ہے کہ وہ ہر وقت اس کوشش میں لگی رہتی ہیں کہ کس طرح اللہ تعالیٰ کے احکامات پر عمل کیا جائے اور کس طرح اس کی خوشنودی حاصل کی جائے فرمایا ہمیں اس زمانہ کے امام نے جسے فہم قرآن عطا ہوا تھا اور جس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات کو صحیح طور پر سمجھا ہے اس طرف توجہ دلائی ہے کہ اللہ کے احکامات کیا ہیں اور ان پر کس طرح عمل کیا جا سکتا ہے تاکہ انجام بخیر ہو۔

فرمایا اللہ تعالیٰ نے معاشرے میں ہر ایک کو ممکنہ صلاحیتیں عطا فرمائی ہیں ان کی وجہ سے ہر ایک کا اپنا ایک شعبہ ہے کوئی امیر ہے کوئی غریب ہے فرمایا تم جو نعمتیں حاصل کرتے ہو، جو امیر ہیں وہ اپنے غریب بھائیوں کا خیال رکھیں۔ فرمایا مومن کو ہمیشہ دو باتوں کو اپنے پیش نظر رکھنا چاہئے ایک اللہ کی عبادت دوسرے اس کی مخلوق سے ہمدردی اگر یہ دونوں باتیں تم نے پالیں تو سمجھو تم نے اپنے مقصد حیات کو پالیا ایسے لوگوں کو اللہ تعالیٰ مرنے کے بعد دائمی جنتوں کا وارث بنا دیتا ہے۔

حضور انور نے اپنے بصیرت افروز خطاب کو جاری رکھتے ہوئے فرمایا کہ سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہمیں وہ طریق بتائے ہیں جن کو میں یہاں حضور علیہ السلام کے الفاظ میں ہی بیان کروں گا اور اس کیلئے میں نے دو اقتباس لئے ہیں جو حضور علیہ السلام نے 1904ء کے جلسہ سالانہ میں بیان فرمائے ہیں۔ آپؑ نے فرمایا کہ انسان کی زندگی کے تین زمانوں۔ بچپن۔ جوانی اور بڑھاپا یہ تینوں زمانے اپنے اپنے لحاظ سے غفلت۔ مستی اور سستی کے زمانے ہوتے ہیں پھر سوچو کہ خدا کے فضل کے بغیر خاتمہ بالخیر کس قدر مشکل ہے۔ آج جبکہ بیرونی معاشرے میں خاص طور پر مغربی معاشرے میں تو برائیوں کے شعور کی حس ہی ختم ہو گئی ہے چونکہ ہمارے بچے بھی اس معاشرے میں رہ رہے ہیں ان میں سے بھی اگر چند ہی معاشرے کی برائیوں کے سیلاب میں بہہ جاتے ہیں اور بجائے اپنے اور اپنے بچوں کے حقوق ادا کرنے کے اپنی رقمیں شراب نشے اور جوئے میں ضائع کر رہے ہوتے ہیں اس طرح ان کی زندگی یونہی بے مقصد ہوتی رہتی ہے اور بالآخر وفات کا وقت آجاتا ہے۔

بچپن۔ جوانی اور بڑھاپے کے زمانے میں سے اگر جوانی سے لیکر بڑھاپے کے زمانے کو ٹھیک ڈھنگ سے گزارا جائے تو خاتمہ بالخیر ہو سکتا ہے پس اگر تم نے خود کی اور اپنی نسلوں کی حفاظت کی ضمانت پانی ہے تو جوانی سے لیکر بڑھاپے تک کے زمانے کو اس مقصد کیلئے حاصل کرو کیونکہ جوانی میں اگر کوشش کرو گے اور بڑھاپے میں کسی قدر سستی بھی ہو جائے گی تو اللہ تعالیٰ مغفرت کا سلوک فرمائیگا۔

فرمایا نیکیوں پر قائم رہنے کے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تین طریق بتائے ہیں پہلا طریق تدبیر اور مجاہدہ ہے دوسرا ذریعہ اصلاح کا دُعا ہے پس بد عادتوں اور بد صحبتوں کو ترک کردو اور جسقدر ہو سکے دُعا کرو۔ یہ فخر اور ناز صرف اسلام کو ہی حاصل ہے کہ اُس نے دُعا کرنے کا صحیح ڈھنگ سمجھایا ہے باقی مذاہب اس سے عاری ہیں دُعا کرنے والے کی روح پگھل کر آستانہ الوہیت پر گرتی ہے اور انسان خدا میں فنا ہو جاتا ہے دوسرے لفظوں میں اس کو موت کہتے ہیں جب یہ حالت حاصل ہو تو استجابت یعنی قبولیت دُعا کا راستہ کھل جاتا ہے دُعا کرتے وقت تھکنا نہیں چاہئے اور بے دلی نہیں دکھانی چاہئے جو تدبیر کسی طرح حل نہیں ہوتی اللہ تعالیٰ دُعا کے ذریعہ اس کو حل فرماتا ہے دُعا پاک کرتی ہے اور خدا پر زندہ ایمان بخشتی ہے۔

فرمایا تیسرا طریق نیکیوں پر قائم رہنے کا صحبت صالحین ہے اس کیلئے یہ اجتماعات اور جلسے وغیرہ بہت اہم ہیں۔

فرمایا گزشتہ کچھ عرصہ سے میں نہایت وضاحت سے قرآن و حدیث اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات کی روشنی میں حقوق اللہ اور حقوق العباد کی ادائیگی کی طرف توجہ دلا رہا ہوں اب میں پھر کہتا ہوں اس طرف توجہ دیں تا کہ ہم آسمان میں پاک باز لوگوں میں شمار ہوں ہر شخص کو ہر روز اپنا مطالعہ کرنا چاہئے۔ ہمیشہ عدل و انصاف کو ملحوظ رکھو اور نیکیوں میں ترقی کرو۔

باقی صفحہ: (۱۰) پر ملاحظہ فرمائیں

منیر احمد حافظ آبادی ایم-اے پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر آفسیٹ پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائٹر نگران بدر بورڈ قادیان

سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی جانب سے

جلسہ سالانہ برطانیہ کے دوسرے روز کے خطاب میں عالمگیر جماعت احمدیہ پر دوران سال نازل ہونے والے افضال الٰہیہ کا ایمان افروز تذکرہ

☆۔ دنیا کے 178 ممالک میں جماعت کا نفوذ۔ ☆۔ کنز زبان میں ترجمہ کے ساتھ تراجم قرآن مجید 58 ہوگئے ☆۔ 345 نئی جماعتوں کا قیام ☆۔ 162 نئی مساجد کی تعمیر ☆۔ 159 تبلیغی مراکز کا قیام ☆۔ 26 ممالک میں 84 نئی کتب طبع ہوئیں ☆۔ 252 نمائشیں لگائی گئیں ☆۔ 2936 بک اسٹال ☆۔ 12 ممالک میں 36 ہسپتال 8 ملکوں میں 373 ہائرسیکنڈری پرائمری اور جونیئر سکول ☆۔ تعداد واقفین نو 28300 سے زائد ☆۔ ایم ٹی اے کی خدمات ☆۔ 1431 ٹی وی پروگرام ☆۔ بورکینافاسو کا احمدیہ ریڈیو سٹیشن ☆۔ بورکینافاسو میں ٹیلی ویژن سنٹر کے قیام کی کوشش ☆۔ 55 ممالک میں 632 ہومیوپیتھک سنٹر۔ امسال کل بیعتیں تین لاکھ چار ہزار نو سو دس۔ الحمد للہ علی ذالک۔

خلاصہ خطاب سیدنا حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز برموقع جلسہ سالانہ برطانیہ منعقدہ 30-31 جولائی اور یکم اگست 04 بمقام اسلام آباد ٹلفورڈ لنڈن۔

تشہد تعوذ اور سورۃ فاتحہ کے بعد حضور انور نے آیت کریمہ یریدون لیطفؤا نور اللہ بأفواھھم واللہ متم نورہ ولو کرہ الکافرون تلاوت فرمائی پھر فرمایا آج کے اس دوسرے دن کے خطاب میں دوران سال جو اللہ تعالیٰ کے فضلوں کی بارش ہوئی ہے اس کا مختصر ذکر کیا جاتا ہے۔ فرمایا شاید بارش کے قطرے تو گنے جاسکتے ہوں لیکن اللہ تعالیٰ کے فضلوں کا شمار ممکن نہیں اگر تفصیل میں جاکر انکا ذکر کیا جائے تو ناممکن ہے کہ جلسے کے دنوں میں یہ مضمون ختم کیا جاسکے۔ دل اللہ تعالیٰ کی حمد سے بھر جاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام سے جو وعدے کئے تھے ان کو کس طرح پورا فرما رہا ہے اس زمانے میں بھی ہمارے ایمانوں کو بڑھانے کے لئے ہر روز اک نئی شان سے ان فضلوں کے نظارے دیکھنے میں آتے ہیں اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے یہ الفاظ نظروں کے سامنے آجاتے ہیں کہ

تو سچے وعدوں والا منکر کہاں کدھر ہیں

فرمایا ان فضلوں کو دیکھ کر دل اللہ تعالیٰ کے حضور مزید جھکتا ہے اور اللہ تعالیٰ ان کو اور بڑھاتا چلا جاتا ہے کسی احمدی کو کبھی خیال نہیں آیا نہ آتا ہے کہ جماعت کی یہ ترقی شاید ہماری کوششوں کا نتیجہ ہے بلکہ یہ صرف اور صرف اللہ کے فضلوں کا نتیجہ ہے اس نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی پیروی میں ہمیں بھی وہ نظارے دکھائے اور اس زمانے میں بھی اللہ تعالیٰ کے فضل نازل ہوتے ہم دیکھ رہے ہیں اور انہیں ذکر کرنے کیلئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الفاظ میں ہم بھی یہی کہتے ہیں:

ہوا میں تیرے فضلوں کا منادی

حضور انور نے آیت کریمہ کا ترجمہ کرنے کے بعد فرمایا اب میں چند باتوں کا ذکر کرتا ہوں اللہ تعالیٰ کا مومنوں کو مالی قربانی کا بنیادی حکم ہے اللہ کے فضل سے جماعت احمدیہ میں اس کے ایسے عظیم نظارے دیکھنے میں آتے ہیں کہ دل اللہ کی حمد سے لبریز ہو جاتا ہے اللہ تعالیٰ نے حضرت اقدسؑ کو کیسی پیاری جماعت عطا فرمائی ہے۔ جو اپنے اوپر تنگی وارد کرکے بھی اللہ کی خاطر قربانیوں میں آگے بڑھنے کی کوشش کرتی ہے۔

فرمایا لوگ دعاؤں کیلئے لکھ رہے ہوتے ہیں کہ دعا کریں اللہ تعالیٰ ہمیں وعدے پورے کرنے کی توفیق دے اس لئے بھی ہمیں وعدے پورے کرنے کی توفیق دے۔ تو یہ نظارے ہیں جماعت کے ساتھ جبکہ آج کل کی مادی دنیا میں جہاں ہر طرف نفسانفسی ہے اور ہر کوئی اپنی ضروریات پوری کرنے کی طرف لگا رہتا ہے فرمایا مختصر کچھ کوائف کا میں ذکر کرتا ہوں فرمایا مالی سال 2003-04 کیلئے حالانکہ جماعتوں کو بڑے بڑے ٹارگیٹ دیئے گئے تھے موصولہ رپورٹوں کے مطابق خدا تعالیٰ کے فضل سے نہ صرف بجٹ پورے ہوئے بلکہ پہلے سے بڑھ کر جماعت کو قربانیوں کی توفیق ملی اور مجموعی طور پر عالمگیر جماعت احمدیہ نے تقریباً گذشتہ سال کی نسبت ساڑھے چوبیس فیصد سے زائد قربانی پیش کی۔

فرمایا ذرا پیچھے جائیں اور اس زمانے کو بھی دیکھیں جب دشمن جماعت کے ہاتھوں میں کشکول تھمانے کے خواب دیکھ رہا تھا اور آج یہ وقت ہے کہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی یہ پیاری جماعت اشاعت دین اور دکھی انسانیت کی خدمت کیلئے کروڑوں اربوں کے حساب سے مالی قربانی پیش کررہی ہے ان کا تفصیلی ذکر وقت کی تنگی کی وجہ سے نہیں کیا جاسکتا۔ فرمایا جو چند نمونے میں نے لئے ہیں انکا بھی ذکر کردوں تو کئی گھنٹے لگ جائیں گے بہرحال ان مالی قربانیوں میں صف اوّل کے ممالک میں امریکہ۔ جرمنی کینڈا پھر یورپ کے ممالک بلجیم سویڈن فرانس بھی قابل ذکر ہیں افریقہ کے غریب ممالک گیمبیا پھر قازکستان آسٹریلیا۔ سیرالیون نائجیریا وغیرہ کا حضور نے خصوصی طور پر ان کے بڑھتے ہوئے فیصد کا بھی ساتھ ذکر فرمایا۔

مالی قربانیوں کے مختصر ذکر کے بعد نئے ممالک جہاں جماعت کا نفوذ ہوا ہے ذکر کرتے ہوئے فرمایا اللہ کے فضل سے اس وقت تک دنیا کے 178 ممالک میں جماعت احمدیہ کا پوا لگ چکا ہے۔ فرمایا 1984 کے آرڈیننس کے بعد گذشتہ 20 سالوں میں جبکہ مخالفوں نے جماعت کو نابود کرنے کا پورا زور لگایا اور ہر حربہ استعمال کرنے کی کوشش کی اللہ تعالیٰ نے 87 نئے ممالک جماعت کو عطا فرمائے ہیں۔ فرمایا اس سال بھی دو نئے ممالک جماعت احمدیہ میں شامل ہوئے حضور نے ان دونوں ممالک میں جماعت کے قیام کا مختصر ذکر فرمایا۔ حضور نے نئی جماعتوں کے قیام کا ملک وار تذکرہ کرتے ہوئے فرمایا پاکستان کے علاوہ دنیا میں جو نئی جماعتیں قائم ہوئی ہیں یہ 354 ہیں ان کے علاوہ جواب تک ہو چکی تھیں اس سال 188 نئے مقامات میں پہلی بار احمدیت کا پودا لگا ہے۔ اس طرح مجموعی طور پر 542 علاقوں میں جماعت کا نفوذ ہو چکا ہے۔ ان میں سرفہرست ہندوستان ہے یہاں 151 نئی جماعتیں قائم ہوئی ہیں پھر بورکینافاسو میں 51 مقامات پر نئی جماعتیں بنی ہیں پھر سیرالیون ہے پھر تنزانیہ نائجیریا غانا، انڈونیشیا وغیرہ ملک ہیں فرمایا بہرحال کافی ممالک ہیں جہاں جماعتیں قائم ہوئی ہیں۔

حضور نے قیام جماعت کے سلسلہ میں ایک ایمان افروز واقعہ بھی بیان فرمایا حضور انور نے مساجد کی تعمیر کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا جماعت کو دوران سال اللہ کے حضور جو مساجد پیش کرنے کی توفیق ملی ان کی تعداد 162 ہے جسمیں سے 74 نئی مساجد بنی ہیں اور 88 مساجد بنی بنائی عطا ہوئی ہیں۔ اور گذشتہ 20 سالوں میں 13 ہزار 457 نئی مساجد کا اضافہ ہو چکا ہے فرمایا یہ بھی اللہ کا فضل ہے کہ ان میں سے 11 ہزار 560 مساجد اپنے اماموں اور مقتدیوں سمیت جماعت کو ملی ہیں گاؤں کے گاؤں احمدی ہوئے ہیں۔

دوران سال تعمیر ہونے والی بعض ممالک کی مساجد اور ان کی خصوصیات کا حضور نے خصوصی تذکرہ بھی فرمایا مسجد بیت الفتوح لندن کے تعلق سے فرمایا کہ یہ اس سال مکمل ہوئی اور دنیا کے پریس اور میڈیا نے اس کو بہت کوریج دی ہے اللہ تعالیٰ کا ایک نشان نظر آتا ہے اور برطانیہ کے قومی اخبار انڈیپنڈنٹ نے ان کا ایک ہفتہ وار میگزین ہے انفرمیشن کے نام سے اسمیں

دنیا کی 50 ماڈرن بلڈنگ میں اس مسجد کو بھی شامل کرلیا ہے۔ ہندوستان میں دوران سال اللہ کے فضل سے 29 نئی مساجد کا اضافہ ہوا ہے اور یہاں مساجد کی کل تعداد 2054 ہو چکی ہے۔

حضور انور نے بعض اور ممالک میں مساجد کے اضافہ کا تذکرہ فرمایا گذشتہ 20 سالوں میں پاکستان میں مخالفین نے ہماری مساجد کو شہید کیا یا حکومت نے پابندی لگا کر سر بمہر کردیا۔ اور جماعت احمدیہ کو اس کے مقابلہ میں اللہ تعالیٰ نے 13 ہزار 457 مساجد عطا فرمادیں۔ فرمایا ہم تو اللہ تعالیٰ کی پناہ میں بیٹھے ہوئے ہیں اور مخالفین اپنے زعم میں ہم سے لڑ رہے ہیں وہ سن لیں کہ وہ ہم سے نہیں لڑ رہے وہ خدا سے لڑ رہے ہیں اللہ کے قہر سے ان کو ڈرنا چاہئے جس دن وہ ان پر نازل ہوا ان کی خاک کا بھی پتہ نہیں چلنا۔ حضور نے مسجد کی تعمیر کے سلسلہ میں بعض ایمان افروز واقعات بھی بیان فرمائے۔

تبلیغی مراکز کا ذکر کرتے ہوئے حضور نے فرمایا کہ دوران سال 159 تبلیغی مراکز کا اضافہ ہوا ہے اور اب اللہ کے فضل سے کل تعداد 1398 ہو چکی ہے مختلف ممالک میں انڈونیشیا امریکہ، گی آنا، گھانا نائجیریا، تنزانیہ، بورکینا فاسو، فرانس، جرمنی، یوکے وغیرہ ممالک کا ذکر فرمایا۔

پھر حضور انور نے مختلف زبانوں میں قرآن مجید کے تراجم کی اشاعت کا بھی ذکر فرمایا، اس وقت تک اللہ کے فضل سے 24 تراجم قرآن مجید مکمل ہو چکے ہیں جو انشاء اللہ اس سال چھپ جائیں گے اس کے علاوہ حضور نے مختلف زبانوں میں زیر تیاری تراجم کا بھی ذکر فرمایا۔

فرمایا دوران سال مختلف ممالک میں 26 زبانوں میں 84 نئی کتب و فولڈر تیار ہوئے ہیں اور اس وقت زیر تیاری 138 کتب و پمفلٹ وغیرہ ہیں اسکے بعد شائع ہونے والی بعض اہم کتب کا بھی ذکر فرمایا اور فرمایا قادیان سے بھی کئی کتب شائع ہوئی ہیں فرمایا گذشتہ سال میں نے توجہ دلائی تھی کہ ایسے احمدی جو زبانوں کے ماہر ہیں سامنے آئیں اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کے تراجم کرنے میں مدد کریں تو اس میں بھی بہت سارے لوگ آئے ہیں حضور نے فرمایا جہاد کے متعلق ایک غلط تصور جو تھا اسلام کے متعلق، اس بارے بھی میں نے توجہ دلائی تھی کہ لوگوں کو بتانا چاہئے کہ اصل اسلام کیا ہے امن پسند مذہب ہے تو اس کا بھی لٹریچر فولڈر کی صورت میں تیار ہوا ہے اور 25 زبانوں میں یہ فولڈر تیار ہو چکے ہیں حضور نے فرمایا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی متعدد کتب کا ترجمہ مختلف مراحل میں ہے۔

فرمایا قرآن مجید اور مختلف کتب جب نمائش میں رکھی جاتی ہیں تو اس کا بہت اچھا اثر ہوتا ہے اور احمدیت کا پیغام پہنچتا ہے اس طرح کی 252 نمائشیں لگائی گئی تھیں جن کے ذریعہ سے اندازاً 5 لاکھ تیرہ ہزار افراد تک اسلام کا پیغام پہنچا۔ اور یہ اہتمام انڈیا۔ ہالینڈ پرتگال یوکے کی مختلف جگہوں پر ہوا تھا۔ فرمایا باقی ممالک کو بھی کوشش کرنی چاہئے یہ تعارف اور تبلیغ کا بہت اچھا ذریعہ ہے پھر اسی طرح بک سٹال اور بک فیئر کے ذریعہ بھی اسلام کا پیغام پہنچانے کی توفیق ملتی ہے اور اچھے تبلیغی رابطے ہوتے ہیں اس سال 2936 بک سٹال اور بک فیئرز میں جماعت نے حصہ لیا اور 10 لاکھ چالیس ہزار سے زائد افراد تک جماعت کا پیغام پہنچایا اس میں جرمنی تنزانیہ آسٹریلیا انڈیا ہالینڈ امریکہ یوکے سویڈن وغیرہ ممالک نے اچھا کردار ادا کیا ہے۔

فرمایا رقیم پریس جماعت کی ٹیم بھی اللہ کے فضل سے اچھا کام کر رہی ہے اور اس کی مختلف ممالک میں برانچیں بھی ہیں۔ فرمایا اب کام اتنا وسیع ہو گیا ہے کہ جہاں عارضی طور پر اس کا انتظام کیا گیا ہے وہ جگہیں چھوٹی پڑ رہی ہیں اور تنزانیہ گھانا میں پریس کی نئی عمارتوں کی تعمیر شروع بھی ہو چکی ہیں فرمایا رقیم پریس اسلام آباد سے اس دفعہ 2 لاکھ 10 ہزار سے اوپر کتابیں اور پمفلٹ شائع ہوئے ہیں۔ اور افریقہ کے مختلف پریسوں سے بھی 2 لاکھ 71 ہزار کے قریب کتابیں اور پمفلٹ شائع ہوئے۔ رسالے وغیرہ شامل کر کے۔ آئیوری کوسٹ کے پریس کا ذکر کرتے ہوئے حضور انور نے فرمایا کہ یہاں سے ایک مستقل کام بھی ہو رہا ہے ریویو آف ریلیجنز جو فرنچ میں ہے فرانسیسی زبان میں چھپتا ہے اور پھر یہاں مختلف افریقہ کے فرانکوفون ممالک میں بھجوایا جاتا ہے فرمایا سرکاری طور پر بھی بعض دفعہ پریس کو کام کرنے کا موقعہ مل جاتا ہے۔ انہوں نے اپنی رپورٹ میں لکھا ہے کہ وزیر داخلہ تنزانیہ نے افریقی ممالک کے وزیروں کی ایک میٹنگ کیلئے کوئی ضروری رپورٹ پرنٹ کروانی تھی کتابی صورت میں جو کسی وجہ سے طبع نہیں ہو سکی میٹنگ سے صرف ایک روز پہلے انہوں نے مختلف پریسوں سے پوچھا گورنمنٹ کے پریس سے بھی کہا لیکن اس نے انکار کردیا پھر وہ جماعت کے پاس آئے اور جماعت نے کہا ٹھیک ہے ہم شائع کر دیتے ہیں اور راتوں رات کام کر کے شائع کر کے انہوں نے پیش کردیا جس پر وہ حیران رہ گئے ان کو یہ پتہ نہیں کہ جماعت کے آدمی جب کسی کام میں جٹ جائیں ارادہ کرلیں ایسی ٹریننگ ہے کہ پھر وہ نہ رات دیکھتے ہیں نہ دن دیکھتے ہیں کر ہی دیتے ہیں دوسرے اتنی قربانی نہیں کرسکتے۔

حضور انور نے فرمایا عربی ڈیسک کی طرف سے شائع ہونے والے لٹریچر اور کتب کی تعداد 40 ہے فرمایا وہائٹ پیپر کے جواب میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کے جو 18 خطبات ہیں ان کے تراجم میں سے اس سال مزید تین کا ترجمہ ہوا ہے اور اسطرح کل خطبات کی تعداد 15 ہو گئی ہے۔ تفسیر کبیر جلد 4 کا ترجمہ ہو گیا اور وہ چھپ گئی ہے۔ فرمایا عربک ڈیسک کی طرف سے انٹرنیٹ پر بھی عربی زبان میں 23 کتب و پمفلٹ دیئے جاچکے ہیں پھر رسالہ التقویٰ بھی انٹرنیٹ پر دیا جارہا ہے پچھلے دو تین سال سے چینی ڈیسک کی طرف سے بھی چینی ترجمہ قرآن کے علاوہ 11 کی تعداد میں کتب شائع ہو چکی ہیں 7 پمفلٹ شائع ہو چکے ہیں اسی طرح چینی ڈیسک کی مزید کوششوں کا بھی حضور نے ذکر فرمایا۔

فرنچ ڈیسک کی کاوشوں کا بھی حضور نے ذکر فرمایا۔

بنگلہ ڈیسک کے کاموں کا بھی حضور نے ذکر فرمایا کہ بنگلہ زبان میں خطبات کا ترجمہ کیا جارہا ہے فرمایا مجلس نصرت جہاں کے تحت اس وقت افریقہ کے 12 ممالک میں ہمارے 36 ہسپتال اور کلینک کام کر رہے ہیں اسی طرح 8 ملکوں میں 373 ہائر پرائمری اور جونیئر سکول ہیں اس طرح حضور نے نئے جاری ہونے والے سکولوں کا بھی ذکر فرمایا۔ فرمایا آئندہ بھی ایک پروگرام بنایا گیا ہے جس سے کئی سکول مزید کھولے جائیں گے۔ فرمایا ہمارے ہسپتالوں سے بھی مریضوں کو بڑا فائدہ ہو رہا ہے حضور نے شفا کے بعض ایمان افروز واقعات بیان فرمائے۔

فرمایا ایک پریس اینڈ پبلیکیشن ڈیسک ہے جس میں جماعت کے بارے میں جو مختلف قسم کی خبریں ہوتی ہیں یا جو کچھ سلوک ہو رہے ہیں مختلف ممالک میں خاص طور پر بنگلہ دیش پاکستان وغیرہ میں دنیا تک ان کی خبریں پہنچانا اور پریس کانفرنس وغیرہ کرنا یہ ٹیم بھی اپنے فرائض بڑی خوبی سے انجام دے رہی ہے اور وقتاً فوقتاً اخبارات میں بیانات دیتے رہتے ہیں اس سلسلہ میں انہوں نے کافی پریس ریلیز بھی دی ہیں اسی طرح ہیومن رائٹز کی جو مختلف تنظیمیں ہیں ان تک پہنچاتے ہیں فرمایا ان تنظیموں کو بتانے کا مقصد کوئی ان کی ہمدردی حاصل کرنا نہیں ہوتا ہمارا مددگار تو خدا تعالیٰ ہے اور وہی ہمیشہ ہماری مدد کرتا ہے اور کر رہا ہے اور انشاء اللہ کرے گا۔ صرف یہ اطلاع دی جاتی ہے کہ تم لوگ جو تنظیمیں بنائی پھرتے ہو اور بعض ملک جو تمہارے ممبر ہیں یہ جائزہ لے لو کہ دنیا میں کیا کچھ ہو رہا ہے اور کس طرح انسانیت کے نام پر انسانیت سوز حرکات ہو رہی ہیں۔

فرمایا گذشتہ سال تک واقفین نو کی تعداد 26321 تک پہنچ چکی تھی جبکہ خلیفۃ المسیح الرابع نے 5 ہزار کا مطالبہ کیا تھا اور اس سال اس میں 2 ہزار سے زائد کا اضافہ ہوا ہے اسطرح 28300 سے اوپر تعداد ہو چکی ہے اور ابھی تک اللہ کے فضل سے نسبت وہی چل رہی ہے کہ 2 عشاریہ 2 اور ایک کی، کہ 18 ہزار لڑکے ہیں اور 10 ہزار لڑکیاں ہیں۔

ایم ٹی اے بھی اللہ کے فضل سے جماعت کا پیغام پہنچانے کا ایک بہت بڑا ذریعہ ہے اور جیسا کہ احباب کو پتہ ہے کہ کچھ وقت تک کیلئے ایم ٹی اے 2 کا بھی اجرا ہو چکا ہے ایم ٹی اے کے سیٹلائٹ کے نئے معاہدے ہوئے ہیں یوروپ اور مشرق وسطی کے ممالک کیلئے استعمال ہونے والا سیٹلائٹ کا معاہدہ آئندہ پانچ سالوں کیلئے بہت سستی قیمت پر ہو گیا ہے فرمایا ایم ٹی اے کی وجہ سے اس دفعہ گھانا سے پہلی دفعہ جلسہ سالانہ کا پروگرام لائیو دکھایا گیا۔ ایم ٹی اے کی ٹیم کی اکثریت والینٹر زکی ہے بڑے وفا اور وقف کے جذبہ سے یہ کام کرتے ہیں۔ فرمایا ایم ٹی اے کی مدد سے اللہ تعالیٰ وسیع پیمانہ پر دنیا کو احمدیت کا تعارف کروا رہا ہے۔

حضور پر نور نے فرمایا۔ دنیا کے مختلف ممالک میں ٹی وی چینلز کے ذریعہ سے جماعت کا پیغام پہنچایا جاتا ہے اس سال چودہ سو اکتیس ٹی وی پروگراموں کے ذریعہ 1227 گھنٹے تک یہ پیغام پہنچایا گیا جو کروڑہا افراد تک پہنچا۔ ریڈیو افریقہ میں شوق سے سنا جاتا ہے اس کے ذریعہ سے بھی پیغام پہنچایا جاتا ہے بورکینا فاسو میں ہمارا جو ریڈیو سٹیشن قائم ہے اس کے ذریعہ سے پیغام پہنچایا جارہا ہے جو ہر روز ساڑھے سولہ گھنٹے کام کرتا ہے۔ ایم ٹی اے کے ذریعہ جو لائیو پروگرام خطبات کا آتا ہے اس ریڈیو کے ذریعہ سے فرنچ ترجمہ ساتھ ہی نشر کیا جاتا ہے اب جائزہ لیا جارہا ہے کہ یہاں دارالحکومت میں ہم اپنا ٹی وی سٹیشن بھی قائم کریں جو سیٹلائٹ کے ذریعہ نہ ہوگا بلکہ اینٹینا لگا کر سنا جائے گا۔ حضور پرنور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ریڈیو اور ٹی وی (ایم ٹی اے) پر نشر ہونے والے پروگرام کے ذریعہ سے قبول احمدیت کے نہایت دلچسپ اور ایمان افروز واقعات سنائے۔

پھر فرمایا ہومیوپیتھی کے ذریعہ سے بھی اللہ کے فضل سے جماعت کو خدمت کی توفیق مل رہی ہے 55 ممالک میں تقریباً 632 چھوٹے بڑے شفاخانے کام کر رہے ہیں ان میں 157000 لوگوں کا مفت علاج کیا گیا ہے جن میں سے 26000 سے زائد غیر از جماعت تھے مختلف ممالک کا ذکر کرتے ہوئے حضور نے فرمایا قادیان میں 35000 سے زائد افراد کا علاج کیا گیا۔ طاہر ہومیوانسٹی ٹیوٹ ربوہ میں 91000 سے زائد مریضوں کا علاج کیا گیا۔ حضور پرنور نے فرمایا ہیومنٹی فرسٹ کے تحت بھی افریقن ممالک میں بہت کام ہو رہا ہے۔

حضور پرنور نے فرمایا جماعت کا ویب سائٹ جماعت احمدیہ امریکہ کی زیر نگرانی کام کر رہا ہے۔ حضور پورنور نے کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کتب حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ اور متعدد جماعتی کتب اور اخبارات و رسائل کا ذکر فرمایا جو ویب سائٹ پر آن لائن کی گئیں۔ فرمایا خطبات جمعہ اور تمام جلسوں کی ریکارڈنگ اس پر آرہی ہے اس سال گھانا کو 16200 بیعتوں کی توفیق ملی 21 نئے مقامات پر جماعت کا نفوذ ہوا فرمایا بورکینا فاسو میں اللہ کے فضل سے 56000 بیعتیں ہوئی ہیں 3 چیفس اور 140 ائمہ نے احمدیت کو قبول کیا۔ 30 نئے علاقوں میں احمدیت کا نفوذ ہوا ہے۔

آئیوری کوسٹ میں 17 نئے مقامات پر جماعت کا نفوذ ہوا ہے 4 چیفس اور 17 اماموں نے

باقی صفحہ: (۱۵) پر ملاحظہ فرمائیں

خطبہ جمعہ

تم نے جن اخلاق کا مظاہرہ کرنا ہے ان میں سے ایک خُلق مجالس کے حقوق بھی ہیں۔

ایک احمدی کو اس خُلق کی ادائیگی کی طرف خاص طور پر بہت توجہ دینی چاہئے۔

(قرآن مجید، احادیث نبویہ اور ارشادات حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے حوالہ سے مجالس کے حقوق کا بیان)

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز- فرمودہ ۱۶؍ جولائی ۲۰۰۴ء بمطابق ۱۶؍ وفا ۱۳۸۳ ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح، مورڈن، لندن

خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر الفضل انٹرنیشنل لندن کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے

أشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريک له وأشهد ان محمداً عبده و رسوله-
أما بعد فأعوذ بالله من الشيطان الرجيم- بسم الله الرحمٰن الرحيم -
الحمدلله رب العٰلمين - الرحمٰن الرحيم - ملک يوم الدين - إياک نعبد و إياک نستعين -
اهدنا الصراط المستقيم - صراط الذين أنعمت عليهم غير المغضوب عليهم ولا الضالين-

﴿يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا تَنَاجَيْتُمْ فَلَا تَتَنَاجَوْا بِالْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ وَمَعْصِيَتِ الرَّسُوْلِ وَتَنَاجَوْا بِالْبِرِّ وَالتَّقْوٰى. وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِيْٓ اِلَيْهِ تُحْشَرُوْنَ﴾ (سورۃ المجادلہ:10)

انسان اللہ تعالیٰ کی ایک ایسی مخلوق ہے جو معاشرتی زندگی گزارے بغیر نہیں رہ سکتی۔ معاشرتی زندگی کا صرف یہی مطلب نہیں کہ ایک گروہ اور ایک جتھہ اور خاندان بنا کر رہ لینا تا کہ اپنے گروہ یا خاندان کی پہچان ہو جائے۔ اس طرح کے گروہ تو دوسرے جانوروں میں بھی پائے جاتے ہیں ان میں بھی یہ احساس ہے کہ اگر اکٹھے رہیں گے جتھہ بنا کر رہیں گے تو دوسرے جانوروں سے بھی محفوظ رہیں گے۔ اپنے بچوں اور کمزوروں کی حفاظت کے لئے بعض جانور بڑی پلاننگ (Planning) سے چلتے ہیں۔

میں جب گھانا میں تھا وہاں جماعت کا ایک فارم تھا جو کہ جنگل کے اندر دریا کے کنارے واقع تھا اور جنگل کی کچھ صفائی کر کے وہ شروع کیا گیا تھا۔ وہاں مختلف قسم کے جانور بھی رہتے تھے۔ ایک دن میں جب فارم پہ گیا تو جو ہمارے وہاں کام کرنے والے تھے، کارندے تھے، انہوں نے مجھے بتایا کہ ہم صبح صبح فارم کی طرف جا رہے تھے جب ہم جنگل کے سرے پہ پہنچے جہاں سے فارم شروع ہوتا ہے تو دیکھا کہ چمپینزیز (بندروں کی ایک قسم ہے) ان کا ایک گروہ، بہت بڑا غول وہاں کنارے پر بیٹھا تھا اور جب انہوں نے آدمیوں کی آوازیں سنیں تو دوڑ لگائی اور جب دوڑنے لگے تو پتہ لگا کہ ان میں سے کچھ کمزور بھی ہیں کچھ بڑی عمر کے بوڑھے بھی لگ رہے تھے اور کچھ بچے بھی، تو کیونکہ ان کو اگلے جنگل میں پہنچنے کے لئے میدان سے گزرنا پڑتا تھا یعنی فارم سے تو ان کو بڑا گروہ نظر آیا تو انہوں نے بھی دیکھا کہ یہ کھلے عام ہیں اور ڈر کے دوڑے ہیں تو پھر آدمی میں بھی تھوڑی سی جرأت پیدا ہو جاتی ہے، چار پانچ آدمی تھے ان کے ساتھ ایک کتا تھا، انہوں نے پیچھے دوڑ لگائی تو کہتے ہیں کہ جب وہ کتا جو ان سے آگے آگے دوڑ رہا تھا ان بندروں کے قریب پہنچ گیا تو ان میں سے ایک صحتمند اور پہلوان قسم کا بندر تھا جو اس گروہ کے پیچھے چل رہا تھا جو شاید ان کی حفاظت کے لئے لگایا گیا ہو تو اس نے جب دیکھا کہ اتنے قریب کتا پہنچ گیا ہے تو وہ آرام سے بیٹھ گیا جس طرح ایک پہلوان بیٹھتا ہے، ٹانگوں پہ ہاتھ رکھ کے اور باقی گروہ دوڑتا چلا گیا۔ تو جب کتا اس کے قریب آیا تو اس نے اس زور کا اور جچا تلا انسان کی طرح اس کے تھپڑ مارا ہے کہ وہ کتا چیختا ہوا کئی لڑھکنیاں کھاتا چلا گیا۔ پھر اس نے انتظار کیا کہ کوئی اور بھی آئے جب اس نے دیکھ لیا کہ میرے لوگ محفوظ ہو گئے ہیں تو پھر وہ بھی اس گروہ میں شامل ہو گیا۔

تو یہ حفاظت کا یا اپنی خود حفاظتی کا جو نظام ہے اللہ تعالیٰ نے ہر جانور میں رکھا ہوا ہے، اپنے اپنے لحاظ سے جو ہر ایک کی سمجھ بوجھ ہے کچھ ایسے جانور بھی ہیں جو سکھائے بھی جاتے ہیں لیکن بہرحال ان کا ایک محدود دائرہ ہے۔ اور اسی کے اندر وہ رہ سکتے ہیں اور جو کچھ اللہ تعالیٰ نے ان کی فطرت میں رکھا ہے اس حد تک ہی وہ کام کر سکتے ہیں ان میں کوئی آداب یا تمیز یا اس قسم کی دوسری یعنی اخلاق وغیرہ نام کی کوئی چیز نہیں ہوتی۔ انہوں نے تو وہی کچھ کرنا ہے جیسا کہ میں نے کہا جو ان کی فطرت میں ہے۔ لیکن انسان کو اللہ تعالیٰ نے اشرف المخلوقات بنایا ہے۔ کہ معاشرے میں رہو، اکٹھے ہو کے رہو، مختلف قوموں اور خاندانوں میں تقسیم بھی کیا ہے لیکن ساتھ ہی فرما دیا کہ اللہ تعالیٰ کی عبادت بھی کرو اور اس کی مخلوق کے حقوق بھی ادا کرو۔ اخلاق کے اعلیٰ معیار بھی قائم کرو اور ان میں ترقی کرتے چلے جاؤ۔ کیونکہ ایک وسیع میدان ہے جو کھلا ہے۔ اسی طرح روحانیت میں بھی ترقی کرو اپنے دماغوں کو بھی استعمال کرو اور پھر اس کے ذریعے سے ان کو محنت کے ذریعے مزید چمکاتے چلے جاؤ۔ تو بہرحال اس معاشرے میں رہنے کے لئے اپنے ساتھی انسانوں کے حقوق ادا کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ تم نے جن اخلاق کا مظاہرہ کرنا ہے ان میں سے ایک خلق مجالس کے حقوق بھی ہیں۔

ایک احمدی کو روحانیت سے بھی حصہ ملا ہے اسے اس خلق کی ادائیگی کی طرف خاص طور پر بہت توجہ دینی چاہئے۔ پھر مجالس کی بھی کئی قسمیں ہیں کچھ مجلسیں دنیاداری کے لئے لگتی ہیں اور کچھ مجلسیں دین کی خاطر ہوتی ہیں۔ لیکن ایک مومن کے لئے دنیاوی مجالس بھی اگر وہ اللہ تعالیٰ کے خوف، خشیت اور تقویٰ پر قائم رہتے ہوئے لگائی جائیں تو اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے والی بن جاتی ہیں۔

قرآن کریم میں مجلسیں لگانے والوں کے لئے مختلف انداز میں نصیحت کی گئی ہے۔ کہیں فرمایا کہ تمہاری مجلسیں دینی غرض کے لئے ہوں یا دنیاوی غرض کے لئے ہوں، دنیاوی منفعت کے لئے ہوں، جو بھی مجالس ہوں، ہمیشہ یاد رکھو ایک دوسرے کے جذبات کا خیال رکھو۔ اگر تم میرے بندے ہو تو تمہارے منہ سے صرف اچھی بات ہی نکلنی چاہئے۔ ہمیشہ ﴿يَقُوْلُوا الَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ﴾ کا ہی حکم ہے۔ کیونکہ اگر یہ نہیں کرو گے تو تمہارے معاشرے میں، تمہاری مجالس میں ہمیشہ شیطان فساد پیدا کرتا رہے گا۔ اور یاد رکھو کہ شیطان کی فطرت میں ہے کہ اس نے تمہاری دشمنی کرنی ہی کرنی ہے۔ اس لئے تمہیں چاہئے کہ اپنے گھر میں، اپنی بیوی بچوں کے ساتھ مجلس لگا کر بیٹھے ہو یا اپنے خاندان کے کسی فنکشن (Function) میں اکٹھے ہو یا کاروباری مجلس میں ہو یا دینی مجلس میں ہو۔ ذیلی تنظیموں کے اجلاسوں میں ہو یا اجتماعات میں ہو، جہاں بھی تم ہو کوئی ایسی بات کرو گے جو دل کو جلانے والی ہو، کسی بھی قسم کی طنزیہ بات ہو یا تم اس مجلس کے آداب اور اصولوں کی پابندی نہیں کر رہے تو ضرور وہاں فساد پیدا ہوگا۔ اور شیطان یہی چاہتا ہے۔ اس لئے اگر تم صحیح مومن ہو تو اپنی زبان سے اور اپنے عمل سے اس فساد سے بچنے کی کوشش کرتے رہو۔

شیطان کیونکہ مومنوں پر مختلف طریقوں سے حملہ کرنے کی کوشش کرتا رہتا ہے۔ اس لئے جو آیت میں نے تلاوت کی ہے اس میں فرمایا کہ اے وہ لوگو! جو ایمان لائے ہو جب تم باہم خفیہ مشورے کرو تو گناہ، سرکشی اور رسول کی نافرمانی پر مبنی مشورے نہ کیا کرو، ہاں نیکی اور تقویٰ کے بارے میں مشورے کیا کرو اور اللہ سے ڈرو جس کے حضور تم اکٹھے کئے جاؤ گے۔ دیکھیں اس میں مخاطب مومنوں کو کیا گیا ہے کہ انسان اپنے مسائل کے حل کے لئے ایک دوسرے سے مشورے لیتا ہے اس میں کوئی حرج نہیں۔ پھر اپنی رائے میں مضبوطی پیدا کرنے کے لئے اور لوگوں کو بھی اپنے ساتھ ملا لیتے ہیں تو فرمایا کہ اس صورت میں یہ ہمیشہ یاد رکھو کہ تمہارے مشورے چاہے تمہارے حقوق کی حفاظت کے لئے ہوں یا تمہارے خیال میں نظام میں درستی کے لئے، ان میں کبھی گناہ، سرکشی اور رسول کی نافرمانی کرنے والے مشورے نہ ہوں، جیسا کہ میں پہلے بتا آیا ہوں کہ شیطان اس کوشش میں ہوتا ہے کہ کوئی فساد پیدا کرے اس لئے بعض دفعہ بعض لوگ اس لئے اکٹھے ہو جاتے ہیں اور آپس میں بیٹھ کر مشورے شروع ہو جاتے ہیں کہ جماعت کا یہ کام اس طرح نہیں ہونا چاہئے جس طرح امیر کہہ رہا ہے یا مرکزی عاملہ کہہ رہی ہے یا بعض دفعہ مرکز کہہ رہا ہے بلکہ اس طرح ہونا چاہئے جس طرح ہم کہہ رہے ہیں کیونکہ ہم موقع پر موجود ہیں، ان لوگوں کو کیا پتہ کہ یہ کام کس طرح کرنا ہے تو یہ جو مشورے ہیں، یہ جو مجلسیں ہیں جہاں اس قسم کی باتیں ہو رہی ہیں چاہے تم بدنیتی سے نہیں بھی کر رہے تو تب بھی یہ خدا اور رسولؐ کی نافرمانی کے زمرے میں آئیں گی اس لئے کہ جب نظام نے تمہیں واضح طور پر ایک لائن دے دی کہ ان پر چل کر کام کرنا ہے تو تمہارا فرض بنتا ہے کہ ان پر چل کر ہی کام کرو اس کے بارے میں اب علیحدہ بیٹھ کر چند آدمیوں کو لے کر مجلسیں بنا کر باتیں کرنے اور امیر کے احکامات سے روگردانی کرنے کا اب کوئی حق نہیں پہنچتا۔ اگر نقص دیکھو تو امیر کو یا متعلقہ شعبہ کو یا خلیفہ وقت کو اطلاع کر دو اور بس۔ اس کے بعد ایک عام احمدی کی ذمہ داری ختم ہو جاتی ہے۔ پھر دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان کاموں میں برکت ڈالے

تا کہ نظام جماعت پر کوئی زد نہ آئے۔ اور مشورے کرنے ہیں تو اس بات پر کریں کہ اس میں جو سقم ہے ان کو اس دیئے ہوئے دائرے کے اندر جو ان لوگوں کو دیا گیا ہے کس طرح سقم دور کر سکتے ہیں اور جماعت کی بہتری کے سامان پیدا کرنے کی کوشش کر سکتے ہیں۔ اگر اس طرح نہیں کر رہے تو پھر سمجھیں کہ شیطان کے قبضے میں آگئے ہیں اور تقویٰ سے دور ہو گئے ہیں اور پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اس بارے میں پوچھے جاؤ گے۔ تو یہاں بعض دفعہ نظام بھی ایکشن لیتا ہے ایسے لوگوں کے خلاف، اور اگلے جہان کے بارے میں تو اللہ میاں نے کہہ دیا کہ مجھ سے ڈرو۔

حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ اس بارے میں لکھتے ہیں کہ: ''انسان کے دکھوں میں اور خیالات ہوتے ہیں، سُکھوں میں اور، یعنی تکلیف میں اور خیالات ہوتے ہیں اور جب آسائش ہو اس وقت اور خیالات ہوتے ہیں۔'' کامیاب ہو تو اور طریق ہوتا ہے، ناکام ہو تو اور طرز۔ طرح طرح کے منصوبے دل میں اٹھتے ہیں اور پھر ان کو پورا کرنے کے لئے وہ کسی کو محرم راز بناتے ہیں اور جب بہت سے ایسے محرم راز ہو جاتے ہیں تو پھر انجمنیں بن جاتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اس سے روکا تو نہیں مگر یہ حکم ضرور دیا ﴿يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا تَنَاجَيْتُمْ فَلَا تَتَنَاجَوْا بِالْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ وَمَعْصِيَتِ الرَّسُوْلِ وَتَنَاجَوْا بِالْبِرِّ وَالتَّقْوٰى. وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِيْٓ اِلَيْهِ تُحْشَرُوْنَ. اِنَّمَا النَّجْوٰى مِنَ الشَّيْطٰنِ لِيَحْزُنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَلَيْسَ بِضَآرِّهِمْ شَيْـًٔا اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ. وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ﴾ (سورۃ المجادلہ: 10-11)''۔

(حقائق الفرقان جلد نمبر 4 صفحہ 61)

تو فرمایا کہ اے ایمان والو! ہم جانتے ہیں کہ تم منصوبے کرتے ہو، انجمنیں بناتے ہو مگر یاد رہے کہ جب کوئی انجمن بناؤ تو گناہ، سرکشی اور رسول کی نافرمانی کے بارے میں نہ ہو، بلکہ نیکی اور تقویٰ کے مشورے ہونے چاہئیں۔ جب یہ مجلسیں بنتی ہیں تو پھر یہ بھی امکان ہے کہ اتنا آگے بڑھ جاؤ کہ تقویٰ سے ہٹی ہوئی باتیں کرنے لگ جاؤ۔ رسول کی نافرمانی کی باتیں کرو۔ کیونکہ رسول کا تو واضح حکم ہے کہ میرے امیر کی اطاعت کرو۔ جیسا کہ حدیث میں ہے کہ جو میرے امیر کی اطاعت کرتا ہے وہ میری اطاعت کرتا ہے اور جو میری اطاعت کرتا ہے وہ اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرتا ہے۔ یا جس نے امیر کی نافرمانی کی اس نے میری نافرمانی کی اور جس نے میری نافرمانی کی اس نے خدا کی نافرمانی کی۔ تو ایسی مجلسوں میں ایسے مشورے میں نہ بیٹھنے کا حکم ہے۔ احتیاط کا تقاضا یہی ہے۔ کیونکہ یہ لوگ جب مجلسیں لگا کر اپنے آپ کو عقلِ کل سمجھتے ہیں تو پھر امیر کا بھی اور نظام کا بھی تمسخر اڑا رہے ہوتے ہیں۔ ایسے لوگوں کو بھی، یہ جہاں بھی ہوں، خدا کا خوف کرنا چاہئے۔ پھر بعض مجالس غیروں کی ہیں آجکل کے معاشرے میں تو انسان بہت زیادہ گھل مل گیا ہے تو یہاں بھی جب دین کے خلاف بات سنو تو اٹھ جاؤ۔ جہاں دین کی غیرت دکھانے کی ضرورت ہوتی ہے وہاں ضرور دکھانی چاہئے۔ لڑنا ضروری نہیں ہے لیکن بہتر یہی ہے کہ ایسی مجلس سے اٹھ جایا جائے، بیزاری کا اظہار کیا جائے تا کہ ان کو بھی پتہ لگے کہ اس مجلس میں آپ ہیں کہ آپ نے اس سے بیزاری کا اظہار کیا ہے۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ: ''ہمارا مذہب تو یہ ہے اور یہی مومن کا طریق ہونا چاہئے کہ بات کرے تو پوری کرے ورنہ چپ رہے۔ جب دیکھو کہ کسی مجلس میں اللہ اور اس کے رسول پر ہنسی ٹھٹھا ہو رہا ہے تو یا تو وہاں سے چلے جاؤ تا کہ ان میں سے نہ گنے جاؤ اور یا پھر پورا پورا کھول کر جواب دو۔ دو ہی باتیں ہیں یا جواب یا چپ رہنا یہ تیسرا طریق نفاق ہے کہ مجلس میں بیٹھے رہنا اور ہاں میں ہاں ملائے جانا۔ دبی زبان سے اخفاء کے ساتھ اپنے عقیدے کا اظہار کرنا۔''

(ملفوظات جلد نمبر ۵ صفحہ 449)

تو یہ اصول اپنوں کی مجلس میں بھی جہاں نفاق دیکھو وہاں ضرور یہی رویہ اختیار کرنا چاہئے اور غیروں کی مجلس میں بھی۔ یہی استعمال کرنا چاہئے۔ دین کے معاملے میں کبھی بھی بے غیرتی کا مظاہرہ نہیں کرنا چاہئے۔ قرآن میں یہی طریق ہے کہ بیزاری کرتے ہوئے وہاں سے اٹھ جاؤ۔

حضرت ضرغامہؓ بیان کرتے ہیں کہ: ''میرے والد صاحب اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ وہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی کہ آپ مجھے کوئی نصیحت کریں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ کا تقویٰ اختیار کرو اور جب تم کسی قوم کی مجلس میں جاؤ اور انہیں اپنے مزاج کی باتیں کرتے پاؤ تو وہاں ٹھہرو۔ اور اگر وہ ایسی باتوں میں مشغول ہوں جنہیں تم ناپسند کرتے ہو تو اس مجلس کو چھوڑ دیا کرو''۔ (مسند احمد اوّل مسند الکوفیین حدیث حرملۃ العنبری)

تو یہاں بھی مختلف قسم کے لوگ ہیں، مختلف ملکوں سے آئے ہوئے ہیں ان یورپین ممالک میں بھی اور دوسرے ملکوں میں بھی آجکل تو معاشرہ اتنا مکس اپ (Mixup) ہو گیا ہے، آپ سے تعلق بھی بنتے ہیں، رابطے بھی ہوتے ہیں تو ایسے رابطوں کا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ ایسی دوستیاں اب قائم ہو جائیں اور دوستیاں بڑھانے کی خاطر ان لوگوں کی ہر قسم کی فضول مجلسوں میں بھی شامل ہوا جائے۔ جیسا کہ حدیث میں آیا کہ جہاں مزاج کے مطابق بات نہ ہو۔ اس مجلس سے اٹھ جانا چاہئے۔ جہاں صرف شور شرابا اور 'ہو' ہو رہا ہے۔ بلا وجہ غل غپاڑہ مچایا جا رہا ہے۔ یہاں نوجوانوں میں اکثر بلا وجہ شور مچانے کی عادت ہے۔ پھر غلط قسم کی لڑکوں اور لڑکیوں کی دوستیاں ہیں تو ان سے ہمارے نوجوانوں کو چاہئے کہ بچیں ان لوگوں میں تو یہ عادت اس وجہ سے بھی ہے کہ ان کو دین کا پتہ کچھ نہیں، ان کا دین کا خانہ خالی ہے۔ ان کو اللہ تعالیٰ کی عبادت کے مزے کا نہیں پتہ، اس لئے وہ اپنی باتوں میں، اس شور شرابے میں، سکون اور سرور تلاش کر رہے ہوتے ہیں۔ مگر ہمارے نوجوانوں کو ہمارے لوگوں کو تو اللہ تعالیٰ سے ملنے کے راستے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے اس زمانے میں سکھا دیئے ہیں۔ اس لئے ہمیشہ ایسی مجلسیں جو لہو و لعب کی مجلسیں ہوں، فضول قسم کی مجلسیں ہوں اور تاش اور ناچ گانے وغیرہ کی مجلسیں ہوں، شراب وغیرہ کی مجلسیں ہوں، ان سے بچتے رہنا چاہئے۔ اگر انسانیت کی ہمدردی ہے تو یہ کوشش ضرور کرنی چاہئے کہ ان لوگوں کو بھی ان چیزوں سے بچانے کے لئے صحت مند کھیلوں کی طرف لائیں۔ لیکن ان سے متاثر ہونے کی ضرورت نہیں۔ جن دو مجالس کا میں نے ذکر کیا، آنحضرت ﷺ نے ہماری رہنمائی فرمائی ہے کہ کس قسم کی مجالس ہیں جن میں ہمیں بیٹھنا چاہئے۔ اور مجالس کے حقوق کیا ہیں اور آداب کیا ہیں۔ ایک روایت میں آتا ہے: ''رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ مجالس تین قسم کی ہوتی ہیں۔ سلامتی والی، غنیمت والی یعنی زائد فائدہ دینے والی اور ہلاک کرنے دینے والی مجالس''۔ (مسند احمد باقی مسند المکثرین مسند ابی سعید الخدری)

تو جیسا کہ پہلے بھی ذکر گزر چکا ہے کہ ایسی مجلسوں سے ہمیشہ بچنا چاہئے جو دین سے دور لے جانے والی ہوں، جو صرف کھیل کود میں مبتلا کرنے والی ہوں۔ ایسی مجلسیں جو اللہ تعالیٰ سے دور لے جانے والی مجلسیں ہیں وہ یہی نہیں کہ صرف اللہ تعالیٰ سے دور لے جاتی ہیں بلکہ بعض دفعہ مکمل طور پر، بعض دفعہ کیا یقینی طور پر انسان کی ہلاکت کا سامان پیدا کر دیتی ہیں۔ اس لئے ہمیشہ ایسی مجالس کی تلاش رہنی چاہئے جہاں سے امن و سکون اور سلامتی ملتی ہو۔ تو سلامتی والی مجالس کیسی ہیں۔ اس بارے میں ایک روایت ہے۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کسی نے حضور ﷺ سے پوچھا کہ ہم نشیں کیسے ہوں۔ کن لوگوں کی مجلس میں ہم بیٹھیں۔ اس پر آپؐ نے فرمایا ''مَنْ ذَكَّرَكُمُ اللّٰهَ رُؤْيَتُهُ وَزَادَ فِيْ عِلْمِكُمْ مَنْطِقُهُ وَذَكَّرَكُمْ بِالْآخِرَةِ عَمَلُهُ'' یعنی ان لوگوں کی مجلس میں بیٹھو جن کو دیکھ کر تمہیں خدا یاد آئے اور جن کی گفتگو سے تمہارا دینی علم بڑھے اور جن کا عمل تمہیں آخرت کی یاد دلائے۔ (ترغیب)

تو ایسی مجالس سے ہی سلامتی ملتی ہے جہاں ایسے لوگ ہوں جہاں خدا کا ذکر ہو رہا ہو، اس کے دین کی عظمت کی باتیں ہو رہی ہوں۔ ایسے مسائل پیش کئے جا رہے ہوں اور ایسی دلیلیں دی جا رہی ہوں جن سے انسان کا اپنا دینی علم بھی بڑھے اور دعوت الی اللہ کے لئے دلائل بھی میسر آئیں۔ اور قرآن کریم کا عرفان بھی حاصل ہو رہا ہو۔ اور ایسی باتیں ہوں جن سے صرف اس دنیا کی چکا چوند ہی نہ دکھائی دے بلکہ یہ بھی ذہن میں رہے کہ اس دنیا کو چھوڑ کر بھی جانا ہے۔ اس لئے ایسے عمل ہونے چاہئیں جو اللہ تعالیٰ کو پسند ہوں۔

پھر ایک روایت میں آتا ہے۔ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب کوئی قوم مسجد میں کتاب اللہ کی تلاوت اور باہم درس و تدریس کے لئے بیٹھی ہو تو ان پر سکینت نازل ہوتی ہے۔ رحمت باری ان کو ڈھانپ لیتی ہے اور فرشتے ان کو اپنے جلو میں لے لیتے ہیں۔

(سنن الترمذی کتاب القراء ت باب ما جاء ان القرآن انزل علی سبعة أحرف)

تو ایسی نیک مجالس ہیں جو سلامتی کی مجلسیں ہیں۔ ان میں عام گھریلو مجالس، اجتماعات، اور جلسے بھی ہو سکتے ہیں۔ جماعت احمدیہ خوش قسمت ہے کہ اس میں ایک ہاتھ پر اکٹھا ہونے کی وجہ سے اس قسم کے مواقع میسر آتے رہتے ہیں۔ اب انشاء اللہ تعالیٰ یہاں کا جلسہ بھی آنے والا ہے اس سے بھی بھرپور فائدہ اٹھانا چاہئے تا کہ ہر طرف سے اللہ تعالیٰ کے فضلوں اور رحمتوں کی بارش ہم پر پڑتی رہے۔ ایک روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو لوگ کسی مجلس میں بیٹھتے ہیں اور وہاں ذکر الٰہی نہیں کرتے وہ اپنی اس مجلس کو قیامت کے روز حسرت سے دیکھیں گے۔ (مسند احمد مسند المکثرین من الصحابة)

تو ایسے لوگ جن کو ایسے مواقع بھی مل جاتے ہیں سفر کر کے خرچ کر کے جلسے پر بھی آتے ہیں۔ لیکن اس سے فائدہ اٹھانے کی بجائے اپنی مجلسیں جما کر ہنسی ٹھٹھے اور گپیں مار کر چلے جاتے ہیں۔ ان کو سوچنا چاہئے اور اس حدیث کو ہمیشہ پیش نظر رکھنا چاہئے اس لئے جو بھی جلسے پہ آنے والے ہیں اس نیت سے آئیں کہ ان دنوں میں خاص طور پر اپنی زبانوں کو ذکر الٰہی سے تر رکھیں گے۔ پھر ایک روایت ہے کہ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ جب کچھ لوگ اکٹھے ہوں اور بغیر اللہ کا ذکر کئے الگ ہو جائیں تو ضرور ان کا حال ایسا ہی ہے گویا کہ وہ مردہ گدھے کے پاس سے واپس آ رہے ہیں۔ اور ان کی مجلس ان کے لئے افسوسناک بات بن جائے گی۔ (مسند احمد باقی مسند المکثرین باقی مسند السابق)

گویا ایسی مجالس جو ہوں تو دینی اغراض کے لئے لیکن ان کی برکات سے فیضیاب نہ ہو رہے ہوں، ان سے فائدہ نہ اٹھا رہے ہوں اور اپنی علیحدہ مجلسیں لگانے کی وجہ سے ان پر یہ حال ہو رہا ہے کہ بجائے اس کے کہ ان دینی مجالس سے فائدہ اٹھائیں۔ جہاں اللہ اور رسول کا ذکر ہو رہا ہے الٹا مردار کی بدبو لے کر واپس جا رہے ہوتے ہیں، یعنی بجائے فائدے کے نقصان اٹھا رہے ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہر احمدی کو اس سے بچائے۔

حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا نیک ساتھی اور برے ساتھی کی مثال ان دو شخصوں کی طرح ہے جن میں سے ایک کستوری اٹھائے ہوئے ہو اور دوسرا بھٹی جھونکنے والا ہو۔ کستوری اٹھانے والا تجھے مفت خوشبو دے گا یا تو اس سے خرید لے گا۔ ورنہ کم از کم تو اس کی خوشبو اور مہک تو سونگھ ہی لے گا۔ اور بھٹی جھونکنے والا یا تو تیرے کپڑے جلا دے گا یا اس کا بدبودار دھواں تجھے تنگ کرے

گا۔(صحیح مسلم کتاب البر والصلة باب استحباب مجالسة الصالحین)

یہ بھی ان مجالس کے ضمن میں ہے کہ ہمیشہ ایسی مجالس میں بیٹھنا اور اٹھنا چاہئے جہاں سے نیکی کی باتیں پتہ لگیں۔ تقویٰ کی باتیں پتہ لگیں، اللہ اور رسولؐ کے احکامات کا علم ہو۔ اگر اپنی اصلاح کرنی ہے اور اپنی زندگی سنوارنا چاہتے ہیں اور دینی علم حاصل کرنا چاہتے ہیں تو ہمیشہ جیسا کہ حدیث میں آیا اپنی صحبت نیک لوگوں میں رکھنی چاہئے اور ایسی مجالس کی تلاش میں رہنا چاہئے۔ اس بات کو ایک حدیث میں یوں بھی بیان فرمایا ہے۔ آنحضرت ﷺ فرماتے ہیں کہ تم مومن کے سوا کسی اور کے ساتھ نہ بیٹھو۔ اور متقی آدمی کے سوا اور کوئی تمہارا کھانا نہ کھائے۔ (ترغیب والترھیب بحوالہ صحیح ابن حبان)

بعض کمزور طبیعتیں بعض کا اثر جلدی لے لیتی ہیں۔ بجائے اثر انداز ہونے کے۔ اس لئے ایسے لوگوں کو بہر حال ایسی دوستیوں اور ایسی مجلسوں سے پرہیز کرنا چاہئے۔ ہمیشہ یہی کوشش ہونی چاہئے کہ تقویٰ پر قائم رہنے والوں کا، نیکی پر قائم رہنے والے لوگوں کا آنا جانا ہو اور جس حد تک بھی ان بری صحبتوں سے بچا جاسکے بچنا چاہئے۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں: "جب انسان ایک راستباز اور صادق کے پاس بیٹھتا ہے تو صدق اس میں کام کرتا ہے لیکن جو راستبازوں کی صحبت کو چھوڑ کر بدوں اور شریروں کی صحبت کو اختیار کرتا ہے تو ان میں بدی اثر کر جاتی ہے۔ اسی لئے احادیث اور قرآن شریف میں صحبت بد سے پرہیز کرنے کی تاکید اور تہدید پائی جاتی ہے۔ اور لکھا ہے کہ جہاں اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی اہانت ہوتی ہو اس مجلس سے فی الفور اٹھ جاؤ۔ ورنہ جو اہانت سن کر نہیں اٹھتا اس کا شمار ان میں ہی ہوگا۔ صادقوں اور راستبازوں کے پاس رہنے والا بھی ان میں ہی شریک ہوتا ہے اس لئے کس قدر ضرورت ہے اس امر کی کہ انسان ﴿کُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِیْنَ﴾ کے پاک ارشاد پر عمل کرے۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ اللہ تعالیٰ ملائکہ کو دنیا میں بھیجتا ہے۔ وہ پاک لوگوں کی مجلس میں آتے ہیں اور جب واپس جاتے ہیں تو اللہ تعالیٰ ان سے پوچھتا ہے کہ تم نے کیا دیکھا۔ وہ کہتے ہیں کہ ہم نے ایک مجلس دیکھی ہے جس میں تیرا ذکر کر رہے تھے مگر ایک شخص ان میں سے نہیں تھا تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ نہیں وہ بھی ان میں سے ہی ہے کیونکہ اِنَّھُمْ قَوْمٌ لَا یَشْقٰی جَلِیْسُھُمْ اس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ صادقوں کی صحبت سے کس قدر فائدے ہیں۔ سخت بدنصیب ہے وہ شخص جو صحبت سے دور ہے"۔ (ملفوظات جلد سوم صفحہ 506-507 جدید ایڈیشن)

بعض لوگ ایسے ہوتے ہیں جو پاک مجالس میں تو بیٹھتے ہیں لیکن ان مجالس کی نیکیوں کا ان پر کوئی اثر نہیں ہوتا۔ بلکہ ان کی سوچ ہی ایسی ہوتی ہے کہ اگر کوئی بری بات نظر آئے تو اس کو لے کر زیادہ شور مچایا جاتا ہے۔ تو ایسے لوگوں کی ہی مثال دیتے ہوئے آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہے کہ اس شخص کی مثال جو حکمت کی بات سنے اور پھر سنی ہوئی باتوں میں سے سب سے شر انگیز بات کی پیروی کرے ایسے شخص کی ہے جو ایک چرواہے کے پاس آیا اور کہا کہ اپنے ریوڑ میں سے مجھے ایک بکری کاٹ دو۔ تو چرواہا اسے کہے کہ جا ریوڑ میں سے تمہیں جو بکری سب سے اچھی لگتی ہے اسے کان سے پکڑ لو۔ تو وہ جائے اور ریوڑ کی حفاظت کرنے والے کتے کو کان سے پکڑ لے۔ (مسند احمد باقی مسند المکثرین باقی المسند السابق)

تو ایسے لوگ جو اس سوچ کے ہوتے ہیں اور اس سوچ سے مجلسوں میں آتے ہیں باہر نکل کر اچھی باتوں کا ذکر کرنے کی بجائے اگر انہوں نے کسی کی وہاں برائی دیکھی ہو تو اس کا زیادہ چرچا کرتے ہیں۔ کیونکہ ان کی صلاحیت ہی یہی ہے اور ان کی کم نظری یہ ہے کہ انہوں نے کتے کے علاوہ کچھ دیکھا ہی نہیں ہوتا۔ اس لئے آگے بڑھ کر صرف کتے کا کان ہی پکڑتے ہیں۔ اچھی مجلسوں سے فائدہ اٹھانا بھی مومن کی شان ہے۔

اب بعض مجالس کے حقوق کا میں ذکر کرتا ہوں کہ مجلسوں کے آداب کیا ہیں، ان کے حقوق کیا ہیں اور ان میں بیٹھنا کس طرح چاہئے۔ آنحضرت ﷺ جب مجلس میں آتے آپؐ کی یہ کوشش ہوتی کہ کسی کو تکلیف نہ ہو اس لئے ہمیشہ اس حالت میں مجلس میں آیا جائے جو مجلس میں بیٹھے ہوئے لوگوں کے لئے بھی آسانی کا باعث بنے اور ان کی طبیعتوں پر بھی اچھا اثر ڈالے۔

حضرت عائشہؓ روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اس بات کو ناپسند فرماتے تھے کہ آپؐ کے وجود سے ایسی بُو آئے جس سے تکلیف ہو۔ (مسند احمد بن حنبل باقی مسند الانصار)

دیکھیں کتنی نفاست ہے، حالانکہ آپؐ کے بارے میں بعض روایات میں آتا ہے کہ آپؐ کے جسم سے ایک عجیب طرح کی خوشبو اٹھا کرتی تھی، بدبو کا تو سوال ہی نہیں تھا۔ اصل میں تو یہ اظہار اپنی مثال دے کر دوسروں کے لئے تھا کہ آپؐ کی نفیس طبیعت پر گراں تھا کہ کوئی بھی ایسی حالت میں مجلس میں آئے جس سے دوسروں کو تکلیف ہو۔ اس لئے جمعہ وغیرہ پر عیدین پر ہمیشہ خوشبو لگا کر آنے کی تلقین ہے۔ حدیث میں آتا ہے کہ یہ دن یعنی جمعہ کا دن عید ہے جسے اللہ نے مسلمانوں کے لئے بنایا ہے۔ جو کوئی جمعہ ادا کرنے کی غرض سے آئے اسے چاہئے کہ وہ غسل کرے اور جس کے پاس خوشبو ہو وہ خوشبو لگائے اور مسواک کرنا اپنے لئے لازمی کرلو۔ (سنن ابن ماجہ کتاب اقامة الصلوٰة والسنة فیھا باب ما جاء فی الزینة یوم الجمعة)

تو یہ بھی مجالس کے آداب میں سے ایک ادب ہے اور مجلس کے حقوق میں سے اس کا ایک حق ہے۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں: "کہ انسان کی دو حالتیں ہوتی ہیں۔ جو شخص باطنی طہارت پر قائم ہونا چاہتا ہے وہ ظاہری پاکیزگی کا بھی لحاظ رکھے۔ پھر ایک دوسرے مقام پر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ﴿اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ التَّوَّابِيْنَ وَيُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِيْنَ﴾ (البقرۃ: 223) یعنی جو لوگ باطنی اور ظاہری پاکیزگی کے طالب ہیں میں ان کو دوست رکھتا ہوں۔ ظاہری پاکیزگی، باطنی طہارت کی ممد اور معاون ہے"۔ یعنی ظاہری پاکیزگی کی وجہ سے باطنی پاکیزگی بھی ہوتی ہے یا ہوسکتی ہے جو چاہئیں "اگر انسان اسے ترک کر دے اور پاخانہ پھر کر بھی طہارت نہ کرے تو باطنی پاکیزگی پاس بھی نہیں پھٹکتی۔ پس یاد رکھو کہ ظاہری پاکیزگی اندرونی طہارت کو مستلزم ہے۔ اس لئے ہر مسلمان کے لئے لازم ہے کہ کم از کم جمعہ کے دن ضرور غسل کرے، ہر نماز میں وضو کرے، جماعت کھڑی ہو تو خوشبو لگائے، عیدین اور جمعہ میں جو خوشبو لگانے کا حکم ہے وہ اسی بنا پر قائم ہے۔ اصل وجہ یہ ہے کہ لوگوں کے اجتماع کے وقت عفونت کا اندیشہ ہوتا ہے اس لئے غسل کرنے اور پاک صاف کپڑے پہننے اور خوشبو لگانے سے سمیت اور عفونت سے روک ہوگی"۔ یعنی زہر اور عفونت سے روک ہوگی "جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے زندگی میں یہ قانون مقرر کیا ہے ویسا ہی قانون مرنے کے بعد بھی رکھا ہے"۔ (ملفوظات جلد اول صفحہ 164 جدید ایڈیشن)۔

پھر آجکل گرمیوں میں اب یہاں بھی کافی گرمی ہونے لگ گئی ہے، پسینہ کافی آتا ہے تو خاص طور پر یہ اہتمام ہونا چاہئے کہ مسجدوں میں یہاں کیونکہ قالین بھی بچھے ہوتے ہیں اس لئے جرابوں کی صفائی کا ضرور خیال رکھنا چاہئے۔ روزانہ دھلی ہوئی جراب پہننی چاہئے۔ تاکہ مجلس میں بیٹھے ہوئے دوسرے لوگ (کئی قسم کی طبائع کے لوگ ہوتے ہیں) بھی برا نہ منائیں۔ مجالس کے آداب کے ضمن میں آپ ﷺ نے یہ بھی فرمایا کہ ایک حدیث میں روایت اس طرح ہے یقیناً اللہ تعالیٰ چھینک کو پسند کرتا ہے اور جمائی کو ناپسند کرتا ہے۔ پس جب تم میں سے کسی کو چھینک آئے تو الحمد للہ کہے اور ہر وہ شخص جو اَلْحَمْدُ لِلّٰه کی آواز سنے اسے چاہئے کہ وہ کہے یَرْحَمُکَ اللّٰہ یعنی اللہ تعالیٰ تجھ پر رحم فرمائے۔ جہاں تک جمائی کا تعلق ہے کہ جب تم میں سے کسی کو جمائی آئے تو اپنی استطاعت کے مطابق اسے دبانے کی کوشش کرے، بعض لوگ تو نہیں دبا سکتے لیکن کوشش یہ کرنی چاہئے کہ دبائی جائے۔ لیکن کم از کم یہ ضرور ہو فرمایا کہ منہ کھول کر ہاہا نہ کرے۔ کیونکہ جمائی شیطان کی طرف سے آتی ہے۔ یعنی سستی کا موجب ہوتی ہے اور وہ اس کے آنے پر ہنستا ہے۔

(ترمذی ابواب الاستیذان والادب باب ماجاء ان اللہ یحب العطاس ویکرہ التثاوب)

تو بعض لوگ مجلس میں بیٹھے ہوتے ہیں، جمائی آگئی، دبانا تو کیا منہ پر ہاتھ بھی نہیں رکھتے اور پھر ساتھ بازو پھیلا کے انگڑائی بھی ایسی لیتے ہیں کہ بعض دفعہ بازو جو پھیلاتا ہے تو ساتھ والے شخص کے کہیں نہ کہیں ناک منہ پہ لگ جاتا ہے اور بچے بڑوں کی یہ عادت دیکھتے ہیں تو بچے بھی (وقف نو کلاس میں مَیں نے ذکر بھی کیا تھا) اس کا خیال نہیں رکھتے۔ ہمیشہ منہ پہ ہاتھ رکھیں اور ضروری نہیں کہ ساتھ انگڑائی بھی لی جائے۔ اور بعض لوگ تو میں نے دیکھا ہے مسجد میں نماز پڑھتے ہوئے ایسی زور سے جمائی لیتے ہیں تو آوازیں نکالتے ہیں۔ یہاں تو ہاہا ہے لیکن وہ تو ہائے وائے کی آوازیں نکل رہی ہوتی ہیں۔ بعض دفعہ شک پڑ جاتا ہے کہ کسی کو کچھ ہو نہ گیا ہو۔ تو نماز پڑھتے وقت کم از کم احتیاط کرنی چاہئے۔

مجالس کے آداب اور اس کے حقوق میں یہ بھی شامل ہے کہ جب مجلس میں بیٹھیں تو مجلس میں اگر بات کر رہے ہیں تو اس طرح کریں کہ سب سن رہے ہوں۔ ایک روایت میں آتا ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ دو افراد اپنے تیسرے ساتھی کو چھوڑ کر آپس میں کھسر پھسر نہ کریں کیونکہ ایسا کرنا تیسرے شخص کو رنجیدہ کر دے گا۔ (ابو داؤد کتاب الادب)

تو بعض دفعہ یہ رنجیدگی بعض طبائع کی وجہ سے لڑائیوں اور جھگڑوں کی وجہ بن جاتی ہے۔ بدظنیوں کی وجہ بن جاتی ہے تو ہمیشہ مجلسوں میں اس طرح کرنے سے بچنا چاہئے اور اگر کسی سے انتہائی ضروری بات کرنی بھی ہے تو ساتھ بیٹھا ہوا شخص ہے اس سے اجازت لے کے، کہ میں فلاں شخص سے فلاں ضروری بات کرنا چاہتا ہوں، ایک طرف لے جاکے کرنی چاہئے تاکہ کسی بھی قسم کی بدظنی پیدا نہ ہو کیونکہ شیطان جو ہر وقت اس تاک میں ہے کہ کسی طرح فساد پیدا کرے۔

ایک روایت میں آتا ہے ایسے لوگوں کے بارے میں جو رستوں پہ مجلسیں جما کے بیٹھ جاتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ رستوں پر بیٹھنے سے بچو، اس پر صحابہؓ نے عرض کی کہ ہمیں رستوں پر مجلسیں لگانے کے سوا کوئی چارہ نہیں، وہاں بیٹھ کر ہم باتیں کرتے ہیں۔ اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اگر تم راستوں پر نہ بیٹھنے سے انکار کرتے ہو یعنی اس کے علاوہ کوئی چارا نہیں ہے تو پھر رستے کو اس کا حق دو۔ اس پر صحابہؓ نے دریافت کیا کہ یارسول اللہ! راستے کا کیا حق ہے۔ تو آپؐ نے فرمایا غض بصر سے کام لینا۔ پھر اپنی آنکھیں نیچی رکھو، ہر ایک کو دیکھتے نہ رہو۔ اور تکلیف دہ چیزوں کو دور کرنا۔ وہاں بیٹھے ہوئے بازار میں کوئی تکلیف دہ چیز دیکھو یا سڑک پہ تو اس کو ہٹانے کی کوشش کرو، بعض لڑائی جھگڑے ہوتے ہیں ان میں صلح و صفائی کرانے کی کوشش کرو۔ پھر سلام کا جواب دینا، نیک باتوں کا حکم دینا۔ اگر کہیں بری بات دیکھو تو پیار سے سمجھاؤ۔ اور ناپسندیدہ باتوں سے منع کرنا۔ (ابوداؤد کتاب الادب)

راستے کی مجلسیں لگانے والوں کو فرمایا کہ اگر ایسی مجبوری ہے کہ تم اس کو چھوڑ نہیں سکتے تو یہ جو باتیں گنوائی گئی ہیں اس حدیث میں تو ان کی طرف توجہ دو اور یہ راستے کے حق ہیں اور ان کو ادا کرو تب تم راستے میں مجلس لگانے کا حق ادا کر رہے ہوگے۔ نہیں تو پھر کوئی حق نہیں پہنچتا کہ مجلسیں لگاؤ۔

پھر مجلس میں بیٹھنے کے آداب ہیں بعض لوگوں کی عادت ہوتی ہے کہ اس طرح بیٹھے ہیں ایسا زاویہ ہوتا ہے کہ دائیں بائیں (اگر کہیں رش ہے تو) کوئی دوسرا بیٹھ نہ سکے، باوجود اس کے کہ جگہ ہو سکتی ہے۔ تو ایسی مجالس میں جہاں رش کا زیادہ امکان ہو ہمیشہ اس طریق سے بیٹھنا چاہئے کہ زیادہ سے زیادہ لوگوں کے لئے جگہ بنا سکے، اس سے وسعت قلبی بھی پیدا ہوتی ہے اور ایک مومن کی یہی شان ہے کہ اپنے دل کو وسیع کرے۔ ایک روایت میں آتا ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ بہترین مجالس وہ ہیں جو کشادہ ہوں"۔ (ابوداؤد کتاب الادب) تو آنحضرت ﷺ کا تو ہر فعل اور آپؐ کا ہر خلق قرآن کریم کے مطابق تھا تو یہ بھی تَفَسَّحُوا فِی الْمَجَالِسِ کی ہی تشریح ہے کیونکہ اگر ہر کشادگی پیدا ہوگی اور خوش دلی سے جگہ کو کشادہ کروگے تو آپس میں محبت اور اخوت بھی بڑھے گی۔ اور اس وجہ سے شیطان تمہارے اندر رنجشیں پیدا نہیں کر سکے گا بلکہ تم اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو حاصل کرنے والے ہوگے۔ مجالس میں بیٹھنے کے ضمن میں ایک روایت میں آتا ہے کہ تم میں سے کوئی کسی دوسرے کو اس کی جگہ سے اس غرض سے نہ اٹھائے کہ تا وہ خود اس جگہ بیٹھے۔ وسعت قلبی سے کام لو اور کھل کر بیٹھو۔ چنانچہ ابن عمرؓ کا طریق تھا کہ جب کوئی آدمی آپ کو جگہ دینے کے لئے اپنی جگہ سے اٹھتا تو آپ اس کی جگہ پر نہ بیٹھتے۔ (بخاری کتاب الاستئذان باب اذا قیل لکم تفسحوا فی المجالس) خود تو ہر مومن کو یہی چاہئے کہ دوسرے کا خیال رکھے اور اپنے بھائی کو بیٹھنے کے لئے جگہ دے لیکن کسی دوسرے آنے والے کا حق نہیں بنتا کہ زبردستی کسی کو اٹھائے کہ یہ جگہ میرے لئے خالی کرو۔ یہ بھی مجلس کے آداب کے خلاف ہے اور اس بیٹھنے والے کے حق کے خلاف ہے سوائے اس کے کہ جہاں اجازت ہے، ایسی مجالس میں جہاں مجبوری ہو اٹھانے کے لئے کہا جائے۔ وہ تو قرآن شریف میں بھی حکم آیا ہے۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ: "اگر مجلسوں میں تمہیں کہا جائے کہ کشادہ ہو کر بیٹھو یعنی دوسروں کو جگہ دو تو جلد جگہ کشادہ کر دو تا دوسرے بیٹھیں اور کہا جائے کہ تم اٹھ جاؤ تو بغیر چون و چرا کے اٹھ جاؤ"۔ (اسلامی اصول کی فلاسفی۔ روحانی خزائن جلد نمبر ۱۰ صفحہ ۳۶۶)۔

تو جہاں قرآن کریم میں یہ کشادگی کا حکم ہے ساتھ ہی یہ بھی ہے کہ اگر مجلس سے اٹھایا جائے اور انتظامیہ اگر کہے کسی وجہ سے کہ یہاں سے بعض لوگ چلے جائیں، اٹھ جائیں، تو اٹھ جایا کرو۔ کیونکہ بعض مجالس مخصوص ہوتی ہیں ان میں ہر ایک کو بیٹھنے کی اجازت نہیں ہوتی۔ تو یہاں بھی ہر احمدی کو کھلے دل کا مظاہرہ کرنا چاہئے۔ بعض دفعہ شکایات آجاتی ہیں کہ فلاں عہدیدار نے فلاں مجلس میں مجھے اٹھا دیا یا میرے فلاں بزرگ کو اٹھا دیا۔ تو ان چھوٹی چھوٹی باتوں پر شکوہ نہیں کرنا چاہئے بلکہ نظام ہے اس کے مطابق عمل کرنا چاہئے۔ مومن کا شیوہ نہیں ہے کہ ایسی باتوں کا شکوہ کرے۔

پھر بعض مجالس ایسی ہیں مثلاً انتخاب وغیرہ میں بھی بعض لوگ حسب قواعد نہیں بیٹھ سکتے، ان میں بعض کمیاں ہوتی ہیں تو اس پر شکوے بھی نہیں کرنے چاہئیں۔ بڑی خاموشی سے چلے جانا چاہئے۔ یا پھر جو ذمہ داریاں ہیں ان کو پورا ادا کرنا چاہئے۔ وہ قواعد جن کی پابندی ضروری ہے اور جماعت نے مقرر کئے ہیں وہ کرنے چاہئیں۔ اگر قواعد پہ عمل نہیں کیا پھر شکوے بھی نہ کریں۔ یہ بھی اس مجلس کا حق ہے کہ اگر اٹھایا جائے تو اٹھ جائیں۔ مجلس میں جگہ دینے کے بارے میں آنحضرت ﷺ کس قدر خیال فرماتے تھے۔ اس کا اظہار ایک روایت سے ہوتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ مسجد میں تشریف فرما تھے کہ ایک شخص حاضر ہوا، حضور علیہ السلام اسے جگہ دینے کے لئے اپنی جگہ سے کچھ ہٹ گئے۔ وہ شخص کہنے لگا حضور جگہ بہت ہے آپ ﷺ کیوں تکلیف فرماتے ہیں۔ اس پر حضور ﷺ نے فرمایا ایک مسلمان کا حق ہے کہ اس کے لئے اس کا بھائی سمٹ کر بیٹھے اور اسے جگہ دے۔ (بیہقی فی شعب الایمان۔ مشکوٰۃ باب القیام)

تو دیکھیں جب ہمارے آقا و مطاع اپنے عمل سے یہ دکھا رہے ہیں تو ہمیں کس قدر ان باتوں پر عمل کرنا چاہئے بعض دفعہ دیکھا گیا ہے کہ اگر کوئی شخص کسی مجلس میں آجائے تو بعض لوگ اور زیادہ چوڑے ہو کے اور پھیل کر بیٹھ جاتے ہیں کہ ہمارے بیٹھنے میں تنگی نہ ہو۔ جلسے کے دنوں میں خاص طور پہ جو مہمان آرہے ہیں اور یہاں والے بھی سن رہے ہیں، انشاء اللہ بہت سارے لوگ ہوں گے اس بات کا خاص خیال رکھنا چاہئے کہ بعض دفعہ جگہ کی تنگی ہو جاتی ہے۔ انتظامیہ کے اندازے بالکل ختم ہو جاتے ہیں تو اس صورت میں دوسروں کو ضرور جگہ دینی چاہئے۔ ایک روایت میں آتا ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا جب کوئی آدمی جلسہ گاہ یا مسجد وغیرہ کے لئے اپنی جگہ سے اٹھے تو واپس آنے پر وہ اس جگہ کا زیادہ حق دار ہوتا ہے۔ (صحیح مسلم کتاب السلام باب اذا قام من مجلسہ ثم عاد فھو احق بہ)

تو بعض لوگوں کی یہ عادت ہوتی ہے، وہ اس تاک میں بیٹھے ہوتے ہیں کہ فلاں جگہ اگر خالی ہو تو میں جا کر بیٹھوں یا بعض دفعہ کسی مجلس میں کسی کی کوئی پسندیدہ شخصیت یا کوئی دوست وغیرہ ہو تو اس کے اردگرد اگر جگہ نہیں ہوتی تو اس کا قرب حاصل کرنے کے لئے بھی بڑی خواہش ہوتی ہے کہ کسی طرح حاصل کیا جائے۔ تو جب بھی موقع ملے کوئی جگہ خالی ہو چاہے کوئی عارضی طور پر پانی پینے کے لئے وہاں سے اٹھا ہو، کوشش یہ ہوتی ہے کہ وہاں پہ بیٹھ جایا جائے۔ اس بات کا خیال رکھنا چاہئے کہ چاہے یہ دینی مجالس ہیں یا دعوتوں وغیرہ پر آپ اکٹھے ہوئے ہوئے ہیں یا کہیں بھی بیٹھے ہوتے ہیں۔ جو کسی کام سے عارضی طور پر اٹھ کر اپنی جگہ سے گیا ہے تو یہ اُسی کی جگہ ہے کسی دوسرے کا حق نہیں پہنچتا کہ اس کی جگہ پر بیٹھ جائے۔ یہ بڑی غلط چیز ہے۔ اور اگر وہ واپس آئے اور آپ ایک دو منٹ کے لئے بیٹھ بھی گئے ہیں تو فوراً اٹھ کر اس کو جگہ دینی چاہئے۔ ایک روایت میں آتا ہے ابن عبدہ اپنے والد اور دادا کے واسطے سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کوئی شخص مجلس میں آکر دو افراد کے درمیان ان کی اجازت کے بغیر نہ بیٹھے۔

(ابوداؤد کتاب الادب)

یہ بھی ایک بہت بری عادت ہے کہ جہاں جگہ دیکھی فوراً آکے بیٹھ گئے۔ اول تو یہ کوشش کرنی چاہئے کہ اگر تین کرسیاں پڑی ہیں تو جو ساتھ جڑی ہوئی کرسیاں ہیں ان پر بیٹھیں تا کہ تیسرا شخص بھی آکے بیٹھ سکے۔ اور اگر کسی وجہ سے خالی پڑی ہے تو آنے والے کو پوچھنا چاہئے تو یہ چھوٹی باتیں ہیں جو بنیادی اخلاق ہیں اور ہر احمدی میں ان کا موجود ہونا ضروری ہے۔ مجالس کے بارے میں یہ بھی خیال رکھنا چاہئے کہ مجالس امانت ہوتی ہیں۔ یعنی جس مجلس میں بیٹھے ہیں اگر وہ پرائیویٹ ہے یا کسی خاص قسم کی مجلس ہے تو اس میں ہونے والی باتوں کو باہر نکالنے کا کسی کو حق نہیں پہنچتا۔ وسیع مجلس یا جلسہ وغیرہ کی اور بات ہے۔ جو پرائیویٹ مجالس ہیں اگر کوئی خاص باتیں ہو رہی ہیں تو سننے والوں کو انہیں باہر نہیں نکالنا چاہئے۔ اسی طرح دفتری عہدیداران کو بھی یا کارکنوں کو بھی دفتر میں ہونے والی باتوں کو کبھی باہر نہیں نکالنا چاہئے۔ پھر مختلف ذیلی تنظیمیں ہیں، جماعتی کارکنان ہیں ان کو بھی اپنے رازوں کو راز رکھنا چاہئے۔ یہ بھی مجلس کا حق ہے اور ایک امانت ہے۔ اس کو کسی طرح بھی باہر نہیں نکلنا چاہئے۔

آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ مجلس کی ہر بات امانت ہوتی ہے سوائے تین قسم کی مجالس کے نمبر 1 ایسی مجالس جن میں ناحق خون کرنے کا منصوبہ ہو۔ نمبر 2، بدکاری کرنے کا منصوبہ ہو اور نمبر 3، ایسی مجالس جن میں کسی کا ناحق مال دبانے کا منصوبہ ہو۔ (ابوداؤد کتاب الادب باب فی نقل الحدیث) تو فرمایا کہ ایسی مجالس جن سے کسی کے ذاتی نقصان کا یا قومی نقصان کے احتمال کا، اندیشے کا اظہار ہوتا ہو وہ ضرور متعلقہ لوگوں تک پہنچائی جانی چاہئیں۔ اس کے علاوہ باقی سب امانت ہے۔ کیونکہ اگر یہ باتیں نہیں پہنچائیں گے تو اس کا مطلب ہے کہ آپ بھی اس جرم میں شریک ہیں۔ ایک روایت میں آتا ہے مجلسیں برخاست کرنے کے بارے میں کہ مجلس برخاست کرتے یا مجلس سے اٹھتے ہوئے آنحضرت ﷺ کا کیا طریق تھا اور ہمیں آپؐ نے کیا سکھایا۔ حضرت ابو برزہ اسلمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آپؐ کا یہ معمول تھا کہ جب مجلس برخاست کرنا ہوتی اور آپؐ اٹھنا چاہتے تو مجلس کے آخر پر یہ دعا کرتے: "اے اللہ تو پاک ہے اور تیری حمد کی قسم میں گواہی دیتا ہوں کہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں، میں تجھ سے مغفرت کا طلبگار ہوں اور تیری طرف ہی رجوع کرتا ہوں"۔ (ابوداؤد کتاب الادب باب فی کفارۃ المجلس)

ایک مرتبہ اسی طرح آپؐ نے دعا کی تو ایک شخص نے کہا کہ یا رسول اللہ! اب آپ ایک ایسی دعا کرنے لگ گئے ہیں کہ پہلے آپ نہیں کیا کرتے تھے۔ اس پر آپؐ نے فرمایا یہ دعا ان باتوں کا کفارہ ہوگی جو مجلس میں ہو جاتی ہیں۔ (ابوداؤد کتاب الادب)۔ یعنی آپ نے یہ سکھایا کہ مجلس میں بعض ایسی باتیں بھی ہو جاتی ہیں جو تکلیف دہ ہوتی ہیں ان کے کفارے کے طور پر۔

ایک روایت میں آتا ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ کچھ ایسے کلمات ہیں جس نے بھی ان کو اپنی مجلس سے اٹھتے ہوئے تین مرتبہ پڑھا تو اللہ تعالیٰ ان کے طفیل اس کے وہ گناہ جو اس نے وہاں کئے ہوں گے ان کو ڈھانپ دے گا۔ اور جس نے یہ کلمات کسی خیر کی مجلس میں اور ذکر الٰہی کی مجلس میں پڑھے تو ان کے ساتھ اس پر مہر کر دی جائے گی جیسے کہ مہر کے ساتھ کسی صحیفہ پر مہر کر دی جاتی ہے۔ اور وہ کلمات یہ ہیں۔ سُبْحَانَکَ اللّٰھُمَّ وَبِحَمْدِکَ لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ اَسْتَغْفِرُکَ وَاَتُوْبُ اِلَیْکَ۔ اے اللہ تو اپنی حمد کے ساتھ، پاک ہے تیرے سوا کوئی معبود نہیں، میں تجھ سے بخشش کا طالب ہوں اور تیری طرف ہی رجوع کرتا ہوں۔ (ابوداؤد کتاب الادب باب فی کفارۃ المجلس)

پس مجالس میں بہت سی باتیں انجانے میں ایسی ہو جاتی ہیں جیسا کہ میں نے پہلے بھی کہا، جو نقصان کا باعث بن سکتی ہیں اسلئے مجلس سے اٹھتے وقت یہ دعا پڑھنی چاہئے۔ اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب کرنی چاہئے کہ شیطان کے ہر حملے سے ہمیں محفوظ رکھے۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ: "یہ بہت ضروری ہے کہ تم لوگ دعا کے ذریعہ اللہ تعالیٰ سے معرفت طلب کرو۔ بغیر اس کے یقین کامل ہرگز حاصل نہیں ہو سکتا۔ وہ اس وقت حاصل ہوگا جبکہ یہ علم ہو کہ اللہ تعالیٰ سے قطع تعلق کرنے میں ایک موت ہے۔ گناہ سے بچنے کے لئے جہاں دعا کرو وہاں ساتھ ہی تدابیر کے سلسلہ کو ہاتھ سے نہ چھوڑو اور تمام محفلیں اور مجلسیں جن میں شامل ہونے سے گناہ کی تحریک ہوتی ہے ان کو ترک کرو اور ساتھ ہی دعا بھی کرتے رہو اور خوب جان لو کہ ان آفات سے جو قضاء و قدر کی طرف سے انسان کے ساتھ پیدا ہوتی ہیں جب تک خدا تعالیٰ کی مدد ساتھ نہ ہو ہرگز رہائی نہیں ہوتی"۔ (ملفوظات جلد چہارم صفحہ 96 جدید ایڈیشن)

اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق دے کہ ہم ہمیشہ پاک مجلسوں میں بیٹھنے والے ہوں، اور ان مجالس کی خوبیاں اپنانے والے ہوں، اور ہر وقت شیطان کے حملوں سے بچنے کے لئے اللہ تعالیٰ سے اس کا فضل، رحم اور مغفرت مانگنے والے ہوں اور ہر احمدی کی ہر مجلس صرف اللہ تعالیٰ کے احکامات کی طرف لے جانے والی ہو، نہ کہ شیطان کی طرف لے جانے والی اور فساد پیدا کرنے والی مجلس۔ (آمین)

دنیا کو بتائیں اور کھل کر بتائیں کہ عورتوں کے حقوق کی اگر کسی نے حفاظت کی ہے تو اسلام نے کی ہے عورتوں کی معاشرے میں اگر عزت قائم کی ہے تو اسلام نے کی ہے

آج اگر معاشرے کو امن پسند بنانا چاہتے ہو تو اسلام کی تعلیم اپناؤ

خلاصہ خطاب (برائے جلسہ مستورات) سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز برموقع جلسہ سالانہ برطانیہ فرمودہ 31 جولائی 2004ء

تشہد تعوذ اور سورہ فاتحہ کے بعد حضور نے فرمایا اسلام کی تعلیم میں جہاں ہر چھوٹے سے چھوٹے معاملے میں بھی احکامات موجود ہیں اور معاشرتی گھریلو یا ذاتی زندگی کا کوئی پہلو ایسا نہیں جس کے بارے میں ہمیں بتانہ دیا گیا ہو اور قرآن کریم کی جن باتوں کی وضاحت ضروری تھی وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں اپنے عمل اور ارشادات سے سمجھا دیں اور اتنی چھوٹی چھوٹی باتوں کے بارے میں بتایا جو بظاہر چھوٹی ہیں لیکن انسانی زندگی کے اخلاق اور صحت پر اثر انداز ہوسکتی ہیں اتنی باریکی سے ذاتی زندگی میں جاکر احکامات دیئے گئے ہیں کہ اسلام کے مخالفین کو اگر کوئی اور اعتراض نہیں ملا تو یہی کہہ دیا کہ یہ کیسا مذہب اور کیسا رسول ہے کہ ایسی باتوں کا بھی حکم دیتا ہے جن کا مذہب سے کوئی تعلق نہیں جو گھریلو یا ذاتی نوعیت کی باتیں ہیں لیکن ان عقل کے اندھوں کو یہی باتیں پتہ نہیں لگتیں کہ یہی باتیں ہیں جو اخلاق اور مذہب پر اثر انداز ہوتی ہیں فرمایا بہرحال یہ تو ضمنی باتیں تھیں اللہ تعالیٰ نے دیگر معاملات کے ساتھ ساتھ قرآن مجید میں عورت کے حقوق کا ذکر فرمایا ہے۔ اختیارات کا بھی ذکر فرمایا ہے ذمہ داریوں کا بھی ذکر فرمایا ہے اور بعض اوقات قرآن کریم پر غور نہ کرنے کی وجہ سے ہمیں پتہ نہیں لگتا یا یہاں اس معاشرے میں رہنے کی وجہ سے ہم متاثر ہو جاتے ہیں کہ بعض باتیں ایسی ہیں جو بظاہر لگ رہا ہوتا ہے کہ عورت پر سختی ہے لیکن حالانکہ وہ باتیں عورت کی عزت و احترام قائم کرنے اور عورت کی گھریلو اور ذاتی اور معاشرتی زندگی کو بہتر بنانے والی ہوتی ہیں۔

فرمایا یہاں کے لوگ جو اس معاشرے میں رہ رہے ہیں خاص طور پر عورتیں اس معاشرے کی باتوں میں آجاتی ہیں سمجھتی ہیں کہ اسلام میں عورت کی حیثیت ایک کم درجے کے شہری کی ہے اور اسلام میں اصل مقام مرد کو دیا گیا ہے حالانکہ یہ غلط پراپیگنڈہ ہے جو اسلام دشمنوں نے اسلام کے خلاف کیا ہے اور اس پراپیگنڈہ سے متاثر ہوکر ایسی عورتیں جن کو قرآن کریم یا دین کی صحیح تعلیم کا علم نہیں ان کی باتوں میں آجاتی ہیں خاص طور پر بعض دفعہ نوجوان نسل متاثر ہو جاتی ہے اسلئے میں نوجوان نسل سے کہتا ہوں کہ یہ دجال کی ایک چال ہے کہ آہستہ آہستہ مسلمان عورتوں کے ہمدرد بنکر ان کو اسلام سے اتنا دور لے جاؤ کہ اسلام کی آئندہ نسل ان سوچوں کی حامل ہو جائے جو اسلام کی تعلیم سے دور لے جانے والی ہے اور اسطرح وہ اپنا مقصد حاصل کرلیں فرمایا احمدی عورت کو ہمیشہ ان سوچوں سے بچنا چاہئے اور دنیا کو بتا دینا چاہئے کہ تم جو کہہ رہے ہو غلط ہے اسلام نے تو عورت کو جو تحفظ دیا ہے اور کوئی مذہب اتنا تحفظ نہیں دیتا اور ہمیں اس زمانے میں جسطرح کھول کر حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے بتا دیا ہے اس کے بعد ممکن نہیں رہ سکتا کہ ایک احمدی عورت کسی دجالی چال یا کسی فتنہ میں آئے حضور نے اس سلسلہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اقتباسات پڑھ کر سنائے اور فرمایا دیکھیں کتنی وضاحت سے آپ نے فرمایا کہ حقوق کے لحاظ سے دونوں کے حقوق ایک جیسے ہیں اسلئے مرد یہ کہہ کر کہ میں قوام ہوں اسلئے میرے حقوق بھی زیادہ ہیں زیادہ حقوق کا حقدار نہیں بن جاتا جسطرح عورت مرد کے تمام فرائض ادا کرنے کی ذمہ دار ہے اسی طرح مرد بھی عورت کے تمام فرائض ادا کرنے کا ذمہ دار ہے۔ فرمایا کون سا مذہب ہے جو عورت کو اسلام کی طرح تحفظ دے رہا ہو اور اس کے حقوق کا خیال رکھ رہا ہو۔

فرمایا اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے

یـا یهاالذین امنوا لا یحل لکم ان ترثوا النساء کرها ولا تعضلوهن لتذهبوا ببعض ما اتیتموهن الا ان یا تین بفاحشة مبینه وعاشروهن بالمعروف فان کرهتموهن فعسی ان تکر هو شیئا ویجعل الله فیه خیرًا کثیرًا

پھر حضور نے ان آیات کا ترجمہ کرنے کے بعد فرمایا کہ اے مومنو جو یہ دعویٰ کرتے ہو کہ ہمیں اللہ تعالیٰ پر بھی ایمان ہے اور اس کے رسول پر بھی ایمان ہے تو اس ایمان کا تقاضہ ہے کہ جو حکم تم کو اللہ اور اس کے رسول نے دیئے ہیں ان پر عمل کرو اللہ تم کو یہ حکم دیتا ہے کہ عورتوں سے حسن سلوک کرو جن کو تم دوسرے گھروں سے بیاہ کر لائے ہو ان کے عزیز رشتہ داروں اور ماں باپ بہن بھائی سے جدا کیا ہے ان کو بلاوجہ تنگ نہ کرو ان کے حقوق ادا کرو اور حقوق ادا نہ کرنے کے بہانے تلاش نہ کرو الزام تراشیاں نہ کرو اس کوشش میں نہ لگے رہو کہ کس طرح عورت کی دولت سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں فرمایا اس سے فائدہ اٹھانے کے بھی کئی طریقے ہیں ایک تو ظاہری دولت ہے جو نظر آرہی ہے بعض مرد عورتوں کو اتنا تنگ کرتے ہیں کہ ان کو کوئی ایسی بیماری لگ جاتی ہے جس سے کوئی ہوش ہی نہیں رہتی پھر عورت کی دولت سے فائدہ اٹھاتے رہتے ہیں پھر بعض دفعہ میاں بیوی کی نہیں بنتی تو اس کوشش میں رہتے ہیں کہ عورت خلع لے لے تاکہ مرد کو طلاق نہ دینی پڑے اور حق مہر نہ دینا پڑے فرمایا یہ بھی مالی فائدہ اٹھانے کی ایک قسم ہے پھر بے چاری عورتوں کو ایک لمبا عرصہ تنگ کرتے رہتے ہیں فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے یہ حرکت کسی طور پر جائز نہیں فرمایا بعض دفعہ عورت سے دھوکے سے جائیداد لے لیتے ہیں فرمایا بعض مرد گھر بیٹھے رہتے ہیں اور عورت کی کمائی پر گذارہ کر رہے ہوتے ہیں بعض دفعہ خاوند فوت ہو جائے تو سسرال والے جائیداد پر قبضہ کر لیتے ہیں اور بے چاری عورت کو کچھ نہیں ملتا۔

یہ سب ظالمانہ اور ناجائز فعل ہیں فرمایا اسلام ہمیں بتا رہا ہے کہ اس قسم کا سلوک نہ کرو۔ اب یہ بتائیں کہ کس مذہب سے ثابت ہوتا ہے کہ اس نے اس گہرائی میں جاکر عورت کے اتنے حقوق کا خیال رکھا ہو یہ اسلام ہی ہے جس نے عورت کو یہ حقوق دلوائے ہیں۔ حضور نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک اور اقتباس بیان کر کے فرمایا کہ بیویوں سے حسن سلوک کرو جب وہ اپنا گھر چھوڑ کر تمہارے گھر آتی ہیں تو ان کے ساتھ نرمی اور رحم کا معاملہ ہونا چاہئے۔ اور تقویٰ کو ہمیشہ پیش نظر رکھنا چاہئے ایک لڑکی جب ماں باپ کا گھر چھوڑ کر خاوند کے گھر آتی ہے تو اگر اس سے حسن سلوک نہ ہو تو اسکی سسرال میں وہی حالت ہوتی ہے جو ایک قیدی کی ہوتی ہے اور قیدی بھی ایسا جسے کوئی پوچھنے والا نہیں ہوتا۔ لڑکی نہ خود ماں باپ کو بتاتی ہے نہ ماں باپ پوچھتے ہیں کہ بچی کا گھر خراب نہ ہو تو اگر لڑکی اس طرح گھٹ گھٹ کر مر رہی ہو تو یہ ایک ظالمانہ فعل ہے یہ ایک اور تحفظ ہمیں دیا حضور نے اس کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک اقتباس بیان کیا پھر فرمایا تو جہاں مردوں کو سختی کی اجازت ہے وہ تنبیہ کی اجازت ہے مارنے کی سوائے خاص معاملات کے اجازت ہی نہیں وہاں بھی صرف دین کے معاملات میں اللہ تعالیٰ کے احکام کی واضح نافرمانی کرنے کے معاملات میں اجازت ہے لیکن جو مرد خود نماز نہیں پڑھتا خود دین کے معاملات کی پابندی نہیں کرتا وہ عورت کو کچھ کہنے کا کیا حق رکھتا ہے فرمایا شرائط کے ساتھ بعض اجازتیں جو مردوں کو ملی ہیں وہ عورت کے حقوق قائم کرنے کیلئے ملی ہیں۔ فرمایا اس زمانہ میں بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ اللہ تعالیٰ نے حقوق ادا کرنے کا حکم فرمادیا فرمایا آج پڑھی لکھی دنیا کا کوئی قانون بھی عورت کو اس طرح کے حقوق نہیں دلواتا فرمایا بعض دفعہ شادی کے بعد میاں بیوی کی نہیں بنتی کچھ وجوہات ہو جاتی ہیں تو ایسی صورت میں اسلام نے دونوں کو علیحدگی کا حق دیا ہے۔ مردوں کو طلاق اور عورتوں کو خلع کی صورت میں بعض شرائط کی پابندی کے ساتھ حق دیا ہے مردوں کو یہ بھی حکم ہے کہ اس حق کو استعمال کرتے ہوئے عورتوں پر زیادتی نہ کرو اگر زیادتی کرو گے تو یہ ظلم ہوگا اور پھر ظلم کی سزا بھی تمہیں ملے گی۔

فرمایا اسلام پر ایک اعتراض یہ کیا جاتا ہے اور اس کے ذریعہ عورتوں میں یہ احساس پیدا کرنے کی کوشش کی جاتی ہے کہ دیکھو تمہارے جذبات کی کوئی قدر نہیں اسلام نے تمہیں گھر کے اندر بند کر کے رکھا ہوا ہے اور مرد کو کھلی چھٹی ہے وہ جو چاہے کرے حتیٰ کہ اگر اس کی خواہش ہو کہ ایک سے زائد شادیاں کر لے تو اس کی بھی اجازت ہے فرمایا اول تو یہ دجالی اعتراضات ہیں جو بغیر سیاق و سباق کے پیش کئے جاتے ہیں اور پتہ ہے کہ یہ عورت کے جذبات کی بات ہے اس کو ابھار کر اس سے فائدہ اٹھایا جاسکتا ہے فرمایا ان اعتراض کرنے والوں سے کوئی پوچھے کہ تم جو ایک شادی کرنے پر اکتفا کو اچھا سمجھتے ہو کیا تمہیں یقین ہے یہاں کی عورتوں سے بھی پوچھیں کہ کیا تمہارے خاوند بعض برائیوں میں مبتلا نہیں ہیں اکثریت کا جواب یہی ملے گا کہ ہمیں اپنے خاوندوں پر تسلی نہیں اور ان مغربی معاشروں میں جہاں طلاقوں کی شرح انتہا کو پہنچی ہوئی ہے اس میں سے ایک بہت بڑی اکثریت اسی بے اعتمادی کی وجہ سے طلاقیں لیتی ہے عورت مرد سے شاکی ہے اور پھر اس شک کی وجہ سے خود بھی بعض برائیوں اور فضولیات میں پڑ جاتی ہے فرمایا اسلام میں جو چار شادیوں کی اجازت ہے وہ بعض شرائط کے ساتھ دی ہے ہر ایک کو کھلی چھٹی نہیں ہے کہ وہ شادیاں

کرتا پھرے پہلی بات تو یہ ہے کہ تم تقویٰ پر قائم رہو اپنا جائزہ لو کہ تم جس وجہ سے شادی کرنا چاہتے ہو وہ جائز ضرورت بھی ہے پھر یہ بھی دیکھ لو کہ تم شادی کر کے بیویوں کے درمیان انصاف کرسکو گے کہ نہیں اور اگر نہیں تو پھر تمہیں شادی کرنے کا کوئی حق نہیں پہنچتا اگر تم پہلی بیوی کے حقوق ادا نہیں کر سکتے تو تمہیں دوسری شادی کا کوئی حق نہیں ہے حضور انور نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک اور اقتباس پیش کرتے ہوئے اس کا خلاصہ بھی بیان کیا کہ پہلی بیوی کے جذبات کی خاطر مرد کو قربانی دینی چاہئے اور سوائے اشد مجبوری کے زائد شادیاں نہیں کرنی چاہئیں۔ فرمایا یہ ہے اسلام کی خوبصورت تعلیم کہ مرد کی فطرت کے تقاضے کو بھی مدنظر رکھا ہے ساتھ ہی عورت کی فطرت کے تقاضے کو بھی تحفظ دیا ہے فرمایا تم مومن ہو تو تمہارے گھریلو اور ذاتی معاملات میں ہمیشہ تقویٰ مدنظر رہنا چاہئے۔

فرمایا آپ لوگوں کو خاص طور پر نوجوان نسل کو اسلام کا حسین موقف لوگوں کو پیش کرنا چاہئے اور خود بھی کسی قسم کی پریشانی میں مبتلا ہونے کی ضرورت نہیں ہے فرمایا معترضین اس آیت پر اعتراض کرتے ہیں کہ مردوں کو عورتوں پر حاکم بنایا گیا ہے اور پھر یہ کہ مرد کو ہر پہلو سے عورت پر فضیلت دی گئی ہے۔ اسکی مفسرین نے بہت سی تفسیریں کی ہیں ایک خوبصورت تفسیر حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے یہ کی ہے کہ سب سے پہلے لفظ قوّام کو دیکھتے ہیں قوّام ایسی ذات کو کہتے ہیں جو اصلاح احوال کرنے والی ہو جو ٹیڑھے پن اور کجی کو صاف سیدھا کرنے والی ہو چنانچہ قوّام اصلاح معاشرہ کے لئے ذمہ دار شخص کو کہا جائے گا پس ''قوامون'' کا حقیقی معنی یہ ہے کہ عورتوں کی اصلاح معاشرہ کی اول ذمہ داری مرد پر ہوتی ہے اگر عورتوں کا معاشرہ بگڑنا شروع ہو جائے ان میں کج روی پیدا ہو جائے ان میں ایسی آزادیوں کی رو چل پڑے جو عائلی نظام کو تباہ کرنے والی ہو یعنی گھریلو نظام کو تباہ کرنے والی ہو میاں بیوی کے تعلقات کو خراب کرنے والی ہو تو عورت پر دوش دینے سے پہلے مرد اپنے گریبان میں منہ ڈال کر دیکھے کہ چونکہ خدا تعالیٰ نے ان کو نگران مقرر فرمایا تھا معلوم ہوتا ہے انہوں نے بعض ذمہ داریاں اس سلسلہ میں ادا نہیں کیں حضور نے فرمایا کہ ''الرجال قوامون علی النساء کہہ کر مردوں کو توجہ دلائی گئی ہے کہ تمہیں جو اللہ تعالیٰ نے معاشرے کی بھلائی کا کام سپرد کیا ہے تم نے اس فرض کو صحیح طور پر ادا نہیں کیا اسلئے اگر عورتوں میں بعض خرابیاں پیدا ہوئی ہیں تو تمہاری نا اہلی کی وجہ سے پیدا ہوئی ہیں فرمایا عورتیں بھی تسلیم کرتی ہیں کہ عورت صنف نازک ہے فرمایا مغربی معاشرہ والے خود تو کہہ دیتے ہیں کہ عورتیں نازک ہیں اور جب اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ مرد کو عورت پر فضیلت ہے تو تمہیں اعتراض ہو جاتا ہے کہ دیکھو اسلام نے مرد کو عورت پر فضیلت دے دی فرمایا عورت کو تو خوش ہونا چاہئے اللہ تعالیٰ نے یہ کہہ کر مرد پر زیادہ ذمہ داری ڈال دی ہے۔

فرمایا پھر گھر کے اخراجات کی ذمہ داری بھی اسی وجہ سے مردوں پر ڈالی گئی ہے فرمایا پھر یہ اعتراض کہ مرد کو اجازت ہے کہ عورت کو مارے فرمایا یہ اجازت عام نہیں ہے خاص حالات میں ہے جب عورت کا باغیانہ رویہ دیکھو تو پھر سزا دینے کا حکم ہے اصلاح کی خاطر پہلے زبانی سمجھاؤ پھر علیحدگی اختیار کرو پھر اگر باز نہ آئے اور تمہاری بدنامی کا باعث بنے تو پھر سختی کی بھی اجازت ہے آنحضرت صلعم نے فرمایا ہے ایسی مار نہ ہو کہ جسم پر نشان پڑ جائے یا زیادہ چوٹ آئے۔

فرمایا جو عورت اصلاح کرے تو پھر بہانے تلاش کر کے ان پر سختی کرنے کی کوشش نہ کرو اور جو عورتیں نیک ہیں فرمانبردار ہیں گھر کی حفاظت کرنے والی ہیں بچوں کی صحیح تربیت کرنے والیاں ہیں ان کا مردوں کو ہر طرح خیال رکھنا چاہئے۔

مردوں کو نصیحت کرتے ہوئے حضور نے فرمایا اللہ کی پکڑ سے بچنے کیلئے ہمیشہ انصاف کے تقاضے پورے کرو فرمایا اس کے بعد کیا دلیل رہ جاتی ہے کہ کہا جائے اسلام نے عورت کو کمتر سمجھا ہے حضور انور نے عورتوں کے حقوق کے تعلق سے بعض احادیث بیان کیں پھر فرمایا اب میں آپ کو اللہ کا ایک حکم جو اصل میں عورت کا وقار بلند کرنے کیلئے دیا گیا ہے اس کی طرف توجہ دلانی چاہتا ہوں یہ بات پردے کے بارے میں ہے فرمایا جس طرح معاشرہ آہستہ آہستہ بہک رہا ہے اور بعض معاملات میں برے بھلے کی تمیز ہی ختم ہوگئی ہے اس کا تقاضہ ہے کہ احمدی عورتیں اپنے نمونے قائم کریں اور معاشرے کو بتائیں کہ پردے کا حکم بھی اللہ تعالیٰ نے ہمیں ہمارا مقام بلند کرنے کیلئے دیا ہے نہ کہ کسی تنگی میں ڈالنے کیلئے اور پردے کا حکم جہاں عورتوں کو دیا گیا ہے وہاں مردوں کو بھی ہے ان کو بھی نصیحت ہے کہ تم بھی اس بات کا خیال رکھو بے وجہ عورتوں کو دیکھتے نہ رہا کرو ایک حدیث بیان کرتے ہوئے حضور انور نے فرمایا مردوں کو یہ حکم دیا ہے کہ اگر بازار میں بیٹھے ہو تو اور نیکی کے کاموں کے علاوہ غض بصر سے بھی کام لو اور یہ بھی ایسا عمل ہے جس سے معاشرے میں پاکیزگی قائم ہوگی اور نیکیاں کرنے کی مزید توفیق ملے گی حضور انور نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک اقتباس بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ مومن کو یہ حکم ہے کہ نظریں نیچی کرو اور عورتوں کو گھور کر نہ دیکھو فرمایا معاشرے میں عورت کو کوشش کرنی چاہئے کہ ایسے حالات پیدا نہ ہوں کہ اس کی طرف اسطرح توجہ پیدا ہو جو بعد میں دوستیوں تک پہنچ جائے فرمایا اگر پردہ ہوگا تو وہ اس سلسلہ میں کافی مددگار ہوگا۔ اور پردہ نہ کرنے کے بھی اللہ تعالیٰ نے احکام بتا دیئے کہ کون سے رشتے ہیں جن سے اللہ تعالیٰ نے پردہ کرنے کی اجازت دی ہے حضور انور نے اس سلسلہ میں قرآن مجید کی آیت اور اس کا ترجمہ بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ اس میں پہلی بات تو یہ بتائی کہ جسطرح مردوں کو حکم ہے کہ اپنی آنکھیں نیچی رکھیں عورتوں کو بھی یہی حکم ہے کہ اپنی آنکھیں نیچی رکھیں آنکھوں میں حیا نظر آئے اور کسی کو جرات نہ ہو کہ کسی قسم کا غلط مطلب لے سکے پھر باہر نکلتے وقت ایسا حجاب یا برقعہ لو کہ گریبانوں کو ڈھانک سکے فرمایا بعض عورتوں نے برقع کو اتنا فیشن ایبل بنالیا ہے کہ برقعہ یا کوٹ اتنا تنگ ہوتا ہے کہ وہ تنگ قمیض کے برابر ہو جاتا ہے فرمایا پردے کا اصل مطلب تو زینت چھپانا ہے نہ کہ فیشن کرنا جو تنگ کوٹ سے پورا نہیں ہوسکتا فرمایا جماعت میں اس کے فضل سے اکثریت ایسی خواتین کی ہے جو بعض قسم کے کوٹوں کو پسند نہیں کرتی اور بہتوں نے ایک دفعہ سمجھانے کے بعد تبدیلیاں بھی کی ہیں فرمایا فکر اسلئے پیدا ہوتی ہے جب بعض بچیاں سکولوں کالجوں میں شرما کر اپنے برقعے اتار دیتی ہیں یا در کھیں کسی قسم کے کمپلکس میں پڑنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے اللہ تعالیٰ کے جو احکامات ہیں ان پر عمل کرنے میں برکت ہے فرمایا تیسری دنیا کے ممالک افریقہ وغیرہ جو بہت پسماندہ ہیں وہاں تو جوں جوں تعلیم و تربیت ہو رہی ہے اور لوگ جماعت میں شامل ہو رہے ہیں اپنے لباسوں کو ڈھکا ہوا بنا کر پردے کی طرف آرہے ہیں اور بعض بچیاں جہاں برقعے کا رواج تھا برقعہ اتار کر اگر زین وغیرہ پہننا شروع کر دیں تو انتہائی قابل فکر بات ہے فرمایا ہم تو دنیا کی تربیت کا دعویٰ لیکر اٹھے ہیں اپنوں میں اسلامی روایات کی پابندی نہ کرنے والوں کو دیکھ کر تو انتہائی دُکھ ہوتا ہے فرمایا قرآن مجید نے جن رشتوں سے پردہ نہ کرنے کا حکم دیا ہے اس کے علاوہ ہر ایک سے پردہ کرنا ضروری ہے فرمایا تمہاری چال بھی باوقار ہونی چاہئے ایسی نہ ہو جو بدکردار کو تمہاری طرف متوجہ کردے۔ فرمایا اگر اس طرح عمل کرو گے تو یہ کی طرف توجہ کرو گے تاکہ خیالات بھی پاکیزہ رہیں تو اسی میں تمہاری کامیابی ہوگی اور اسی میں تمہاری عزت ہوگی اور اسی میں تمہارا مقام بلند ہوگا۔ حضور انور نے پردے کے تعلق سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا اقتباس پیش کر کے فرمایا آج بھی دیکھ لیں جس بات کی حضرت مسیح موعود علیہ السلام نشاندہی فرما رہے ہیں اسی وجہ سے بے اعتمادی پیدا ہوئی اور گھر اجڑتے ہیں اور طلاقیں ہوتی ہیں فرمایا یہاں جو مغربی ممالک میں 60/70 فیصد جو طلاقوں کی شرح ہے یہ آزاد معاشرے کی وجہ ہی ہے۔ برائیوں کی طرف لے جاتی ہیں یہ چیزیں اور پھر گھر اجڑنے شروع ہو جاتے ہیں حضور نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعض اقتباس پڑھ کر سنائے اور آخر پر فرمایا اللہ تعالیٰ ہمیں حقیقی معنوں میں ہمیشہ تقویٰ کی راہوں پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے ہمیشہ یاد رکھیں کہ آپ کو اللہ اور اس کے رسول نے نیکیوں پر قائم رہنے کے طریقے بتائے ہیں اس زمانے میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے تفصیل سے کھول کر وہ ہمارے سامنے رکھ دیئے ہیں۔

کسی بھی قسم کے کمپلیکس میں مبتلا ہوئے بغیر ان راستوں پر چلیں اور ان حکموں پر عمل کریں دنیا کو بتائیں اور کھل کر بتائیں کہ عورتوں کے حقوق کی اگر حفاظت کی ہے تو اسلام نے کی ہے اور عورتوں کی معاشرے میں اگر عزت قائم کی ہے تو اسلام نے کی ہے۔ تم اے دنیا کی چکاچوند میں پڑے ہنے والو آج اگر معاشرے کو امن پسند بنانا چاہتے ہو تو اسلام کی تعلیم کو اپناؤ الٹا آپ کو ان کو یہ سبق دینا چاہئے نہ کہ ان کی باتوں یا کمپلیکس میں آئیں۔

فرمایا بتائیں ان کو کہ اگر آج اپنی عزتوں کو قائم کرنا ہے تو اسلام کی طرف آؤ آج اگر اپنے گھروں کو جنت نظیر بنانا ہے تو ہمارے پیچھے چلو اللہ تعالیٰ سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔

خصوصی درخواست دعا

احباب جماعت سے پاکستان میں جملہ اسیران راہ مولا کی جلد از جلد باعزت رہائی نیز مختلف مقدمات میں ملوث افراد جماعت کی باعزت بریت کے لئے دردمندانہ درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل وکرم سے ان بھائیوں کو اپنی حفظ وامان میں رکھے اور ہر شر سے بچائے۔ اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَجْعَلُکَ فِیْ نُحُوْرِھِمْ وَنَعُوْذُبِکَ مِنْ شُرُوْرِھِمْ۔

دعائوں کے طالب
محمود احمد بانی
منصور احمد بانی اسد محمود بانی
کلکتہ
BANI®
موٹر گاڑیوں کے پرزہ جات
Our Founder :
Late Mian Muhammad Yusuf Bani
(1908-1968)
AUTOMOTIVE RUBBER CO.
BANI AUTOMOTIVES ★ BANI DISTRIBUTORS
5, Sooterkin Street, Calcutta-700072
SHOWROOM: 237-2186, 236-9893 WAREHOUSE: 343-4006, 343-4137 RESI: 236-2096, 236-4696, 237-8749 FAX NO: 91-33-236-9893

بقیہ صفحہ (1)

جتنا نیکیوں میں ترقی کرو گے اتنا ہی ایمان میں ترقی کرو گے اگر تم پورے طور پر خدا کی طرف جھکو گے تو خدا کی ایک برگزیدہ جماعت بن جاؤ گے۔

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نظام وصیت کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو جب اللہ تعالیٰ نے آپکی وفات کے متعلق اطلاع دی تھی تو آپ نے 1905ء میں رسالہ الوصیت تحریر فرمایا جس میں ایک تو اپنے بعد جماعت میں خلافت کی بشارت دی دوسرے فرمایا کہ اس سلسلہ کو چلانے کیلئے ایسے مخلصین پیدا ہوتے رہیں گے جو قربانیوں کے اعلیٰ معیار پر فائز ہوں گے اور مالی قربانی کے اعلیٰ معیار پر ہوں گے حضور علیہ السلام نے ایسے لوگوں کی تدفین کیلئے علیحدہ قبرستان کے انتظام فرمائے اوران کیلئے تقویٰ و طہارت کی شرط کے ساتھ ساتھ اپنی آمدنیوں اور جائیدادوں کا کم ازکم دسواں حصہ خدا کی راہ میں دینے کا ارشاد فرمایا اور یہ وہ عظیم الشان نظام ہے جس کے ذریعہ دُکھی انسانیت کی خدمت ہو رہی ہے پس ہر احمدی ان باتوں کے سن لینے کے بعد دیکھ۔لے کہ اس کو کس قدر کوشش سے اس نظام میں شامل ہونا چاہئے۔

فرمایا بعض لوگ کہتے ہیں کہ ابھی ہمارا معیار اتنا اونچا نہیں کہ ہم اس نظام میں شامل ہوسکیں لیکن یاد رکھیں کہ اس نظام میں شمولیت کی برکت سے کئی سالوں کی مسافت دنوں اور گھنٹوں میں طے کی جاسکتی ہے پس اپنی اصلاح کی خاطر اس نظام میں احمدیوں کو شامل ہونا چاہئے۔اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس نظام میں شامل ہونے والوں کیلئے جو دُعائیں کی ہیں اُن سے حصہ لینا چاہئے

فرمایا اس نظام وصیت پر ۲۰۰۵ء میں پورے سو سال ہو جائیں گے لیکن جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس نظام میں شامل ہونے والوں کو نصیحت فرمائی تھی اور جس رفتار سے احمدیوں کو اس نظام میں شامل ہونا چاہئے تھا وہ نہیں ہو رہا ہے۔فرمایا اگر میں وہ اعداد و شمار رکھوں کہ کس رفتار سے احمدی گذشتہ سو سال میں اس نظام میں شامل ہوئے ہیں تو آپ بھی پریشان ہو جائیں گے ۹۹ سال پورے ہونے کے بعد بھی ۱۹۰۵ سے لیکر آج تک صرف ۳۸۰۰ احمدیوں نے وصیت کی ہے۔اور اگلے سال انشاءاللہ اس نظام کو پورے سو سال ہو جائیں گے۔تو میری یہ خواہش ہے اور میں یہ تحریک کرنی چاہتا ہوں کہ اس آسمانی نظام میں اپنی زندگیوں کو پاک کرنے کے لیے آگے آئیں اور آئندہ ایک سال میں کم از کم پندرہ ہزار وصایا ہو جائیں۔تاکہ ہم کہہ سکیں کہ ایک سو سال میں کم از کم پچاس ہزار وصایا ہوگئی ہیں۔اور پھر یہ بھی ایک میری خواہش ہے ۲۰۰۸ء میں خلافت کو پورے سو سال ہو جائیں گے تو اس وقت جماعت کو خلافت جوبلی منانی چاہئے میری خواہش ہے کہ جب ۲۰۰۸ میں خلافت احمدیہ کو قائم ہوئے سو سال ہو جائیں تو دنیا کے ہر ملک میں ہر جماعت میں جو کمانے والے افراد ہیں ان میں سے کم از کم پچاس فیصد تو ایسے ہوں جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس پاک نظام میں شامل ہو چکے ہوں اور یہ بھی جماعت کی طرف سے خلافت کے سو سال پورے ہونے پر ایک حقیر سا نذرانہ ہوگا۔جو جماعت اللہ تعالیٰ کے حضور پیش کر رہی ہوگی اس لئے خدام الاحمدیہ اور انصار اللہ کی صف دوم اور لجنہ اماء اللہ کو اس میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینا چاہئے کیوں کہ ۷۰۔۷۵ سال کی عمر جب قبر میں پاؤں لٹکائے ہوئے ہوں تو اس وقت تو صرف بچا کھچا ہی ہے جو پیش ہوسکتا ہے۔عورتوں کو میں خاص طور پر کہتا ہوں کہ اپنے ساتھ ساتھ اپنے خاوندوں اور بچوں کو بھی اس پاک نظام میں شامل کریں۔

فرمایا دنیوی لحاظ سے بھی اگر اس نظام کی اہمیت کا اندازہ لگائیں تو آج سے ساٹھ سال پہلے حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے جو "نظام نو" کے عنوان سے تقریر فرمائی تھی اس میں حضورؓ نے دنیا کے تمام دعووں کو کھوکھلے بتا کر اصل نظام "نظام وصیت" کو ہی قرار دیا تھا۔

حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس ضمن میں رسالہ الوصیت سے متعدد اقتباسات سنا کر اس مبارک نظام کی اہمیت کو واضح فرمایا اور آخر پر فرمایا کہ غور کریں فکر کریں اب تک جو سستیاں اور کوتاہیاں ہو چکی ہیں ان پر استغفار کریں اور آگے بڑھیں اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے اپنے آپ کو بھی بچائیں اور اپنی اولادوں کو بھی بچائیں۔

آخر پر حضور اقدس نے جلسہ کی حاضری کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ جلسہ کی حاضری پچیس ہزار سے زائد ہے جس میں 75 ممالک کی نمائندگی ہے اس کے بعد حضور نے اجتماعی دُعا کرائی جس میں ایم ٹی اے کے توسط سے حاضرین جلسہ کے علاوہ دنیا بھر کے احمدی شریک ہوئے تقریر کے آخر پر نعرہائے تکبیر کلمہ طیبہ کی خوش الحانی آوازوں کے درمیان میں حضور نے حاضرین جلسہ کو دُعاؤں سے رخصت فرمایا اور پھر حضور مستورات کی مارکی میں تشریف لے گئے جہاں بچیوں نے نغمات درود شریف اور کلمہ طیبہ پڑھ کر حضور پرنور کا استقبال کیا۔ چند منٹ مستورات کی مارکی میں رہ کر حضور تشریف لے گئے۔☆

اخبار بدر میں اشتہار دے کر
اپنی تجارت کو فروغ دیں

بقیہ صفحہ (3)

10,000 افراد سمیت بیعت کی ہے۔ مالی میں 2300 نئی بیعتیں ہوئی ہیں۔بینن میں اللہ کے فضل سے 43000 سے اوپر بیعتیں ہوئی ہیں فرمایا تقریبا 23000 بیعتیں میرے دورے کے دوران ہوئی ہیں نائجیریا میں اس سال 31000 سے زائد بیعتیں ہوئی ہیں۔ 9 اماموں نے احمدیت قبول کی ہے۔ 47 مقامات پر احمدیت کا نفوذ ہوا ہے۔کیمرون میں 187 بیعتیں ہوئی ہیں۔ کینیا میں 14000 بیعتیں ہوئی ہیں۔ ایتھوپیا میں 6200 اریٹیریا میں 15600 جبوتی میں 3900 کانگو کو 7500 سے اوپر بیعتوں کی توفیق ملی۔ سیرالیون کو 1800 کی توفیق ملی اس میں 17 چیفس اور 33 امام شامل ہیں۔ یوگنڈا میں 3000 کے قریب بیعتیں ہوئی ہیں ہندوستان میں 49000 بیعتیں ہوئی ہیں۔ انڈونیشیا میں 2500 بیعتیں ہوئی ہیں فرانس اور بنگلہ دیش کو بھی بیعتوں کی توفیق ملی۔ جرمنی اور اس کے سپرد کردہ ممالک کے 7 اقوام سے تعلق رکھنے والے 150 سے زائد افراد نے بیعت کی۔ جماعت گیانا نے مشکل حالات میں 428 بیعتیں حاصل کیں انہیں 300 کا ٹارگٹ دیا گیا تھا۔حضور پرنور نے فرمایا کل تعداد بیعتوں کی اللہ کے فضل سے 3 لاکھ سے اوپر ہے۔

آخر پر حضور پرنور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے قبول احمدیت سے متعلق دنیا کے مختلف ممالک میں رونما ہونے والے نہایت ایمان افروز اور دلچسپ واقعات سنائے اور آخر پر فرمایا بے شمار ایسے واقعات ہوتے ہیں اور اللہ تعالیٰ روز جماعت پر اپنا فضل فرماتا ہے اور ہر جگہ ایمان کو تازہ کرنے والے نئے نئے واقعات ملتے ہیں اس کے بعد حضور پرنور نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک اقتباس پڑھ کر اپنے بصیرت افروز خطاب کو ختم فرمایا۔☆

مجلس شوریٰ وانتخاب صدر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت

جملہ قائدین مجالس کی آگاہی کیلئے اعلان کیا جاتا ہے کہ سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اجازت سے مجلس خدام الاحمدیہ و اطفال الاحمدیہ بھارت کا سالانہ اجتماع اکتوبر کی 7.6.5 تاریخوں میں (بروز منگل۔بدھ۔جمعرات) کو قادیان میں منعقد ہو رہا ہے۔انشاءاللہ۔

نمبر (۱) اس موقعہ پر حسب دستور مجلس شوریٰ کا بھی انعقاد ہوگا۔ چونکہ امسال موجودہ صدارت کی میعاد ۳۱ اکتوبر ۲۰۰۴ء کو ختم ہو رہی ہے۔اس لئے شوریٰ کی پہلی نشست میں آئندہ دو سال کیلئے یعنی یکم نومبر ۲۰۰۴ء تا ۳۱ تمبر ۲۰۰۶ء تک کے عرصہ کیلئے صدر مجلس خدام الاحمدیہ کا انتخاب عمل میں لایا جانا ہے۔ چنانچہ مجلس کی درخواست پر حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے از راہ شفقت اس کی منظوری مرحمت فرمادی ہے چنانچہ آپ سے درخواست ہے کہ:۔ درج ذیل قواعد شوریٰ کو ملحوظ رکھتے ہوئے اپنی مجلس میں نمائندگان شوریٰ کا انتخاب کروا کر دفتر کو اس کی فہرست سے آگاہ کردیں۔یاد رہے کہ قواعد کے مطابق منتخب ہونے والے نمائندے ہی شوریٰ میں نمائندگی کرسکیں گے۔اجتماع سے قبل ایسے منتخب نمائندگان کی فہرست دفتر میں پہنچ جانی چاہئے۔

قاعدہ نمبر ۴۰ دستور اساسی صفحہ ۱۲

"نمائندگان شوریٰ کا انتخاب ہر مجلس کی تعداد میں بیس یا بیس کی کسر پر ایک نمائندہ کی صورت میں ہوگا۔قائد مجلس اپنے عہدہ کے لحاظ سے شوریٰ کا رکن ہوگا۔لیکن وہ اس تعداد میں شامل ہوگا جس کا کسی مجلس کو حق حاصل ہوگا۔ اگر قائد مجلس خود شوریٰ کے انتخاب میں شامل نہ ہو رہا ہو تو پھر متبادل نمائندہ کا تقرر بذریعہ انتخاب ہوگا۔قائد اپنی جگہ کسی کو نامزد نہیں کر سکے گا"۔

قاعدہ نمبر ۴۳ دستور اساسی صفحہ ۱۳ "کوئی خادم جو بقایا دار ہو شوریٰ کا ممبر نہیں ہو سکے گا"۔

نمبر (۲)۔شوریٰ کی دوسری نشست میں مجلس کے مختلف شعبہ جات میں کارگزاری کو تیز کرنے اور مزید بہتری پیدا کرنے کے تعلق سے مختلف تجاویز زیر غور لائی جائیں گی۔اگر آپ کے پاس اس نوعیت کی کوئی تجویز ہو اور مجلس عاملہ اُس کو مرکز بھجوانے پر رضامند ہو تو اُسے مرکز بھجوا دیں۔ بعد ازاں مجلس عاملہ مجلس خدام الاحمدیہ بھارت ایسی تجاویز کو شوریٰ کے ایجنڈا میں شامل کرنے کے بارہ میں غور کرے گی۔اس نوعیت کی تجاویز تاریخ اجتماع سے کم از کم ایک ماہ قبل یہاں موصول ہونی ضروری ہیں۔دیگر صورتوں میں ایجنڈا میں شامل نہیں ہو سکے گی۔

اُمید ہے کہ قائدین فوری کارروائی کریں گے مجلس کی کامیابی و ترقی کیلئے دعائیں بھی کرتے رہیں۔

(طاہر احمد چیمہ۔معتمد مجلس خدام الاحمدیہ بھارت)

ارشادِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم
اَلدِّيْنُ النَّصِيْحَة
دین کا خلاصہ خیر خواہی ہے۔
رکن جماعت احمدیہ ممبئی

آٹو ٹریڈرز
AutoTraders
16 مینگو لین کلکتہ 70001
دکان 2248.1652, 2248.5222
2243.0794
رہائش: 2237-8468, 2237-0471

''نماز باجماعت'' ایک محکم فریضہ

........................شیخ محمد زکریا مبلغ سلسلہ یادگیر (کرناٹک).........................

اسلام کے پانچ بنیادی ارکان میں سے دوسرا رکن اقامۃ الصلوٰۃ یعنی نماز قائم کرنا ہے۔ قرآن کریم نے اس کی فرضیت کا حکم دیتے ہوئے فرمایا:-

اِنَّ الصَّلٰوۃَ کَانَتْ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ کِتٰبًا مَّوْقُوْتًا یعنی یقیناً نماز مومنوں پر ایک وقت مقررہ کی پابندی کے ساتھ فرض ہے۔ (النساء:۱۰۴) اور سرور کائنات حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مَنْ تَرَکَ الصَّلٰوۃَ مُتَعَمِّدًا فَقَدْ کَفَرَ یعنی جس نے دیدہ دانستہ ایک نماز بھی ترک کی پس یقیناً اس نے کفر کیا (ترمذی) اور آپؐ کے ظل کامل حضرت مسیح موعودؑ نے متنبہ فرمایا کہ جو شخص پنجگانہ نماز کا التزام نہیں کرتا وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے (کشتی نوحؑ) پس ان دلائل سے نماز کی فرضیت واضح ہے اور نماز یعنی اقامۃ الصلوٰۃ سے مراد نماز باجماعت ہی ہے۔ اور قرآن کریم جہاں بھی نماز کا حکم دیتا ہے وہاں نماز باجماعت کا ہی حکم دیتا ہے۔ یعنی خود بھی نماز باجماعت ادا کرو اور دوسروں کو بھی نماز باجماعت کی ادائیگی کی طرف توجہ دلاؤ۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ اقامۃ الصلوٰۃ کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ یقیمون الصلوٰۃ سے مراد ہی نماز باجماعت ادا کرنا ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ قرآن میں فرماتا ہے: وَاِذَا کُنْتَ فِیْهِمْ فَاَقَمْتَ لَهُمُ الصَّلٰوۃَ فَلْتَقُمْ طَآئِفَۃٌ مِّنْهُمْ مَّعَکَ وَلْیَاْخُذُوْٓا اَسْلِحَتَهُمْ (نساء ۱۵)

یعنی جب تو مسلمانوں میں موجود ہو اور نماز میں ان کی امامت کرے تو چاہئے کہ مومن سب کے سب نماز باجماعت میں شامل نہ ہوں بلکہ بوجہ جنگ کے ان میں سے صرف ایک حصہ نماز باجماعت میں شامل ہو اور وہ حصہ بھی اپنے ہتھیار اُٹھائے رہے۔ اس میں اَقَمْتَ لَهُمُ الصَّلٰوۃَ کے الفاظ سے واضح ہو جاتا ہے کہ اقامۃ الصلوٰۃ سے مراد باجماعت نماز ہوتی ہے۔ نیز لغت کے معنوں کی رو سے یقیمون الصلوٰۃ کے ایک اور معنے بھی ہیں اور وہ یہ کہ متقی دوسرے لوگوں کو نماز باجماعت کی ترغیب دیتے ہیں کیونکہ کسی کام کو کھڑا کرنے کا ایک طریق یہ بھی ہے کہ اسے رائج کیا جائے اور لوگوں کو اس کی ترغیب دلائی جائے۔ پس یُقِیْمُوْنَ الصَّلٰوۃَ کے عامل وہ بھی کہلائیں گے جو خود نماز پڑھنے کے علاوہ دوسروں کو بھی نماز کی تلقین کرتے رہتے ہیں اور جو سست ہیں انہیں تحریک کر کے چست کرتے ہیں۔ ہمارے ملک میں بھی کہتے ہیں نماز کھڑی ہوگئی۔ اس محاورہ کے مطابق یقیمون الصلوٰۃ کے معنے ہوں گے کہ متقی لوگ خود نماز باجماعت ادا کرتے ہیں اور دوسروں سے ادا کرواتے ہیں ان معنوں کی تصدیق قرآن کریم کی مندرجہ ذیل آیت سے ہوتی ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَاْمُرْ اَهْلَکَ بِالصَّلٰوۃِ وَاصْطَبِرْ عَلَیْهَا (طٰہٰ ۸)

یعنی اے ہمارے مخاطب اپنے اہل کو نماز کی نصیحت کرتے رہا کرو۔ اور اس حکم کو بھی نہ بھولو بلکہ نماز کی یاد دہانی کو ایک ضروری اور لازمی ذمہ داری سمجھ لو۔ (تفسیر کبیر جلد ۱ صفحہ ۱۰۵)

نماز باجماعت سے بے شمار فوائد و برکات وابسطہ ہیں۔ نماز جماعت سے ثواب زیادہ حاصل ہوتا ہے۔ فخر موجودات حضرت محمد مصطفیٰؐ اس ضمن میں ارشاد فرماتے ہیں حضرت ابن عمرؓ سے مروی ہے۔ صَلٰوۃُ الْجَمَاعَۃِ اَفْضَلُ مِنْ صَلٰوۃِ الْفَذِّ بِسَبْعٍ وَّعِشْرِیْنَ دَرَجَۃً یعنی نماز باجماعت اکیلے نماز پڑھنے سے ستائیس درجے بہتر ہے۔ (بخاری و مسلم)

اسی طرح حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ آنحضورؐ نے فرمایا۔ ایک آدمی کو باجماعت نماز ادا کرنے پر گھر میں یا بازار میں نماز ادا کرنے کی نسبت پچیس گنا ثواب ملتا ہے۔ اور وہ اس طرح کہ جب وہ وضو کرتا ہے اور اچھی طرح وضو کرتا ہے اور پھر مسجد کی طرف نکلتا ہے تو اس کو نماز ہی نے گھر سے نکالا۔ پھر جو قدم بھی وہ اُٹھاتا ہے اس سے اس کا درجہ بلند ہوتا ہے۔ اور جب وہ نماز پڑھتا ہے تو جب تک وہ اپنی جگہ پر رہتا ہے فرشتے اس کیلئے دُعا کرتے رہتے ہیں فرشتے کہتے ہیں اے اللہ اس پر مہربانی فرما۔ اے اللہ اس پر رحم فرما۔ اور وہ نماز ہی میں رہتا ہے جب تک کہ نماز کا انتظار کرتا رہتا ہے۔ (بخاری و مسلم)

صبح وعشا کی جماعت کا ثواب حضرت عثمانؓ کی روایت سے واضح ہے کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا 'جو عشاء کی جماعت میں حاضر ہو اس کو نصف رات کے قیام کا ثواب ملے گا اور جو عشا اور فجر کی نمازیں باجماعت ادا کرے تو گویا اس نے ساری رات قیام کیا۔ (ترمذی)

اسی طرح حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ حضورؐ نے فرمایا۔ اگر لوگوں کو معلوم ہو کہ عشاء اور فجر کی نمازوں کا کتنا درجہ ہے تو وہ ان نمازوں کیلئے آئیں خواہ انہیں ہاتھ اور گھٹنوں کے بل چل کر ہی کیوں نہ آنا پڑے۔ (بخاری و مسلم)

آنحضورﷺ نے ہر کس و ناکس کیلئے نماز باجماعت فرض قرار دیا۔ حتی کہ نابینا شخص کو راستہ ٹٹولتے ہوئے آکر مسجد میں نماز باجماعت ادا کرنے کا حکم صادر فرمایا۔

حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے فرمایا ایک نابینا (عمرو بن قیس جو ابن ام مکتوم کے نام سے مشہور ہیں) حضورﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ میرا کوئی رہنما نہیں جو مجھے مسجد میں لے جائے اس لئے حضورؐ سے درخواست ہے کہ آپ مجھ کو گھر میں ہی نماز ادا کرنے کی اجازت دے دیں تو آپ نے انہیں اجازت دے دی پھر جب وہ واپس لوٹے تو آپ نے ان کو بلایا اور فرمایا کیا تم نماز کیلئے اذان کی آواز سنتے ہو؟ انہوں نے عرض کیا ہاں یا رسول اللہ آپ نے فرمایا تو پھر اذان کی آواز پر لبیک کہا کرو (مسلم) نیز نماز باجماعت ادا نہ کرنے والوں کو منافق قرار دیا اور سخت ناراضگی کا اظہار فرمایا۔ فرمایا لَیْسَ صَلٰوۃٌ اَثْقَلَ عَلَی الْمُنَافِقِیْنَ مِنْ صَلٰوۃِ الْفَجْرِ وَالْعِشَاءِ۔ کہ منافقوں کیلئے سب سے بوجھل عشاء اور فجر کی نمازیں ہیں۔ (بخاری و مسلم)

نیز حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ حضورؐ نے فرمایا اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے میں نے یہ ارادہ کیا کہ لکڑیاں اکٹھی کرنے کا حکم دوں پھر نماز کا حکم دوں اور اذان کہی جائے پھر ایک آدمی کو حکم دوں اور وہ لوگوں کی امامت کرائے اور پھر ان لوگوں کی طرف جاؤں جو جماعت میں حاضر نہیں ہوئے اور ان لوگوں کے گھروں کو آگ لگادوں۔ (بخاری و مسلم)

نماز باجماعت کے ذریعہ اجتماعی دُعا کی توفیق ملتی ہے۔ نماز باجماعت سے اتحاد اسلامی تنظیم اور اس کی اطاعت کی اہمیت واضح ہوتی ہے۔ غلبہ اسلام اور تبلیغ حق کیلئے اجتماعی کوششوں کی فکر فروغ پاتی ہے۔ پھر نماز باجماعت کیلئے اکٹھا ہونے سے باہمی الفت وتعاون اور ہمدردی کا سبق ملتا ہے۔ جسے مسلمان دن میں پانچ بار دہراتے ہیں۔ بار بار اکٹھے ہونے سے ایک دوسرے سے تعارف حاصل ہوتا ہے پاس پاس رہنے والوں کا تعارف حاصل ہوتا ہے حالات کا علم ہوتا ہے۔ غریبوں اور ضرورت مندوں کے کام آنے کے مواقع میسر آتے ہیں۔ مساوات عالمگیر یکجہتی اور روحانی اتحاد کی ضرورت کا احساس بڑھتا ہے ایک محلہ یا ایک گاؤں کے رہنے والے دن میں پانچ بار نماز باجماعت کیلئے مسجد میں اکٹھے ہوتے ہیں۔ پھر سارے شہر اور اردگرد کے گاؤں کے لوگ ہفتہ میں ایک بار جمعہ کیلئے مسجد میں جمع ہوتے ہیں اور سال میں اس سے بھی زیادہ دور کے لوگ عید کیلئے آتے ہیں اور عمر بھر میں ایک بار استطاعت رکھنے والے حج کیلئے مکہ مکرمہ میں جمع ہوتے ہیں گویا اتحاد اور تنظیم کے یہ مختلف مدارج ہیں جو اجتماع کی ان صورتوں میں قائم کئے گئے ہیں۔ اس ضمن میں حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں کہ:-

اللہ تعالیٰ کا یہ منشاء ہے کہ تمام انسانوں کو ایک نفس واحد کی طرح بنادے۔ اس کا نام وحدت جمہوری ہے جس سے بہت سے انسان بحالت مجموعی ایک انسان کے حکم میں سمجھا جاتا ہے۔ مذہب سے بھی یہی منشاء ہوتا ہے کہ تسبیح کے دانوں کی طرح وحدت جمہوری کے ایک دھاگہ میں سب پروئے جائیں۔ یہ نمازیں باجماعت جو کہ ادا کی جاتی ہیں وہ بھی اسی وحدت کیلئے ہیں تا کہ کل نمازیوں کا ایک وجود شمار کیا جاوے اور آپس میں مل کر کھڑے ہونے کا حکم اس لئے ہے کہ جس کے پاس زیادہ نور ہے وہ دوسرے کمزور میں سرایت کر کے اسے قوت دیوے حتی کہ حج بھی اسی لئے ہے۔ اس وحدت جمہوری کو پیدا کرنے اور قائم رکھنے کی ابتداء اس طرح سے اللہ تعالیٰ نے کی ہے کہ اول یہ حکم دیا کہ ہر ایک محلہ والے پانچ وقت نمازوں کو باجماعت محلّہ کی مسجد میں ادا کریں تا کہ اخلاق کا تبادلہ آپس میں ہو اور انوار مل ملا کر کمزوری کو دور کردیں اور آپس میں تعارف ہو کر اُنس پیدا ہو جاوے تعارف بہت عمدہ شے ہے کیونکہ اس سے اُنس بڑھتا ہے جو کہ وحدت کی بنیاد ہے حتی کہ تعارف والا دشمن ایک ناآشنا دوست سے بہت اچھا ہوتا ہے۔ کیونکہ جب غیر ملک میں ملاقات ہو تو تعارف کی وجہ سے دلوں میں اُنس پیدا ہو جاتا ہے۔ وجہ اس کی یہ ہوتی ہے کہ کینہ والی زمین سے الگ ہونے کے باعث بغض جو کہ عارضی شے ہوتا ہے وہ تو دور ہو جاتا ہے اور صرف تعارف باقی رہ جاتا ہے۔ پھر دوسرا حکم یہ ہے کہ جمعہ کے دن جامعہ مسجد میں جمع ہوں کیونکہ ایک شہر کے لوگوں کا ہر روز جمع ہونا تو مشکل ہے۔ اس لئے یہ تجویز کی کہ شہر کے سب لوگ ہفتہ میں ایک دفعہ مل کر تعارف اور وحدت پیدا کریں۔ آخر کبھی نہ کبھی تو سب ایک ہو جائیں گے۔ پھر سال کے بعد عیدین میں یہ تجویز کی کہ دیہات اور شہر کے لوگ مل کر نماز ادا کریں تا کہ تعارف اور اُنس بڑھ کر وحدت جمہوری پیدا ہو۔ پھر اسی طرح تمام دنیا کہ اجتماع کیلئے ایک دن عمر بھر میں مقرر کر دیا کہ مکّہ کے میدان میں سب جمع ہوں۔ غرض کہ اس طرح سے اللہ تعالیٰ نے چاہا ہے کہ آپس میں الفت اور اُنس ترقی پکڑے۔ افسوس کہ ہمارے مخالفوں کو اس بات کا علم نہیں کہ اسلام کا فلسفہ کیسا پکا ہے۔ دنیاوی حکام کی طرف سے جو احکام پیش ہوتے ہیں۔ ان میں تو انسان ہمیشہ کیلئے ڈھیلا ہو سکتا ہے۔ لیکن خدا تعالیٰ کے احکام میں ڈھیلا پن اور اس سے بکلی روگردانی کبھی ممکن ہی نہیں کونسا ایسا مسلمان ہے جو کم از کم عیدین کی بھی نماز نہ ادا کرتا ہو۔ پس ان تمام اجتماعوں کا یہ فائدہ ہے کہ ایک کے انوار دوسرے میں اثر کر کے اسے قوت بخشیں۔

(ملفوظات جلد ۴ صفحہ ۱۰۰ طبع جدید سن ۲۰۰۳)

حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں نماز باجماعت کی ضرورت کو عامطور پر مسلمان بھول گئے ہیں اور یہ ایک بڑا موجب مسلمانوں کے تفرقہ اور اختلاف کا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس عبادت میں بہت سی شخصی اور قومی برکتیں رکھی ہیں۔ مگر افسوس کہ مسلمانوں نے انہیں بھلا دیا قرآن کریم نے جہاں بھی نماز کا حکم دیا ہے نماز باجماعت کا ہی حکم دیا ہے خالی نماز پڑھنے کا کہیں بھی حکم نہیں اس سے معلوم ہوتا ہے کہ نماز باجماعت اہم اصول دین میں سے ہے بلکہ قرآن کریم کی آیت کو دیکھ کر کہ جب بھی نماز کا حکم بیان ہوا ہے نماز باجماعت کے الفاظ میں ہوا ہے تو صاف طور پر یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ قرآن کریم کے نزدیک نماز صرف تبھی ادا ہوتی ہے کہ باجماعت ادا کی جائے سوائے اس کے کہ نا قابل علاج مجبوری ہو۔ پس جو کوئی شخص بیماری یا شہر سے باہر ہونے یا نسیان یا دوسرے مسلمانوں کے موجود نہ ہونے کے عذر کے سوا نماز پڑھتا ہے وہ نماز کا تارک سمجھا جائے گا۔ قرآن کریم میں نماز پڑھنے کا جہاں بھی حکم آیا ہے۔ اقیموا الصلوٰۃ کے الفاظ سے آیا ہے کبھی بھی خالی صَلُّوْا کے الفاظ استعمال نہیں ہوئے یہ امر اس بات کی واضح دلیل ہے کہ

اصل حکم یہ ہے کہ فرض نماز کو باجماعت ادا کیا جائے اور بغیر جماعت کے نماز صرف مجبوری کے ماتحت جائز ہے جیسے کوئی کھڑا ہو کر نماز نہ پڑھ سکے تو اسے بیٹھ کر پڑھنے کی اجازت ہے۔ پس جس طرح کوئی کھڑا ہو کر نماز پڑھنے کی طاقت رکھتا ہو لیکن بیٹھ کر پڑھے تو یقیناً وہ گناہ گار ہوگا اسی طرح جسے باجماعت نماز کا موقعہ مل سکے مگر وہ باجماعت نماز ادا نہ کرے تو وہ بھی گناہ گار ہوگا۔ آج کل بہت سے لوگ ایسے ملتے ہیں جو باجماعت نماز کی ادائیگی میں کوتاہی کرتے ہیں اور باتوں میں مشغول رہتے ہیں یہاں تک کہ نماز ہو چکتی ہے اور پھر افسوس کرتے ہیں کہ نماز چلی گئی ان کو بہت احتیاط سے کام لینا چاہئے کیونکہ وہ معمولی غفلت سے بہت بڑے ثواب سے محروم رہ جاتے ہیں۔ (تفسیر کبیر جلد ا صفحہ ۱۰۵)

اسی طرح فرمایا کہ قرآن کریم ہدایت اور بشارت کا تو موجب ہے مگر ان لوگوں کیلئے نہیں جو اپنے منہ سے تو ایمان کا اظہار کرتے ہیں لیکن عمل دیکھو تو نہ وہ نماز پڑھتے ہیں نہ زکوٰۃ دیتے ہیں اور نہ آخرۃ پر یقین رکھتے ہیں ایسے لوگوں کیلئے نہ قرآن ہدایت کا موجب بنتا ہے اور نہ الٰہی تائیدات اور اس کی برکات ان کے شامل حال ہوتی ہیں قرآن کریم کی کامل ہدایت اور اس کی بشارت کے شیریں ثمرات سے صرف وہی لوگ متمتع ہوتے ہیں جو باجماعت نماز ادا کرتے ہیں ہمیشہ زکوٰۃ دیتے ہیں اور آخرۃ پر یقین رکھتے ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ مذہب کا اہم ترین حصہ جو اس کیلئے دل اور دماغ کی حیثیت رکھتا ہے عبادت الٰہی ہے۔

اگر عبادت الٰہی کو ترک کر دیا جائے تو مذہب صرف رسم و رواج کا نام بن کر رہ جائے گا۔ اور خدا تعالیٰ سے تعلق کا دعویٰ محض ایک ڈھکوسلہ ہوگا۔ اس لئے مومنوں کی پہلی صفت اللہ تعالیٰ نے یہ بتائی ہے کہ یقیمون الصلوٰۃ وہ نمازوں کو قائم کرتے ہیں یعنی خود بھی باجماعت نماز ادا کرتے ہیں جس کی طرف یقیمون کا لفظ اشارہ کرتا ہے اور دوسروں کو بھی نمازوں کی ادائیگی کی تلقین کرتے رہتے ہیں۔

گویا بحیثیت جماعت وہ نمازوں کی ادائیگی کا ہمیشہ التزام کرتے ہیں۔ اگر یہاں صرف انفرادی نمازوں کا ذکر ہوتا تو یصلون کہنا کافی تھا مگر اللہ تعالیٰ نے یصلون کا لفظ استعمال نہیں فرمایا بلکہ یقیمون الصلوٰۃ کے الفاظ استعمال فرمائے ہیں اسی طرح قرآن کریم کے اور مقامات میں بھی اقیموا الصلوٰۃ یا اَقَامُوا الصَّلٰوۃ کے الفاظ ہی استعمال ہوئے ہیں اور اقامت ہمیشہ باجماعت نماز میں ہی ہوتی ہے۔ پس مومنوں کی ایک بڑی علامت یہ بیان کی گئی ہے کہ وہ باجماعت نمازیں ادا کرتے ہیں اور نہ صرف خود نمازوں کی پابندی کرتے ہیں بلکہ دوسروں کو بھی نمازوں کی ادائیگی کی تلقین کرتے رہتے ہیں۔

ہم نے دیکھا ہے کہ بعض لوگ خود تو نمازوں کے بڑے پابند ہوتے ہیں مگر اپنے بیوی بچوں کے متعلق کوئی پرواہ نہیں کرتے۔ حالانکہ اگر ان کے دل میں سچا اخلاص ہو تو یہ ہو ہی نہیں سکتا کہ کسی بچے کا یا بیوی کا یا بہن بھائی کا نماز چھوڑنا انسان گوارہ کر سکے۔

غرض اقامت الصلوٰۃ ایک نہایت ہی ضروری چیز ہے۔ اور اس میں خود نماز پڑھنا دوسروں کو پڑھوانا اور اخلاص اور جوش کے ساتھ پڑھنا باوضو ہو کر ٹھہر ٹھہر کر باجماعت اور پوری شرائط کے ساتھ نماز پڑھنا شامل ہے۔ احادیث میں آتا ہے کہ نماز خدا اور بندے کے درمیان ملاقات کا ایک ذریعہ ہوتی ہے گویا اسکے ذریعہ الوھیت کا وہ رنگ جو نبی کے واسطہ سے اللہ تعالیٰ پیدا کرنا چاہتا ہے مومنوں پر چڑھ جاتا ہے اور وہ اللہ تعالیٰ کے رنگ میں رنگین ہو جاتا ہے۔ نبی کریمؐ نماز باجماعت کا اس قدر التزام فرمایا کرتے تھے کہ ایک دفعہ آپؐ کے پاس ایک نابینا آیا اور اس نے عرض کیا یارسول اللہ میرا مکان مسجد سے بہت دور ہے اور چونکہ مجھے مسجد پہنچنے میں بہت دقت پیش آتی ہے اس لئے اگر آپ اجازت دیں تو میں اپنے گھر میں ہی نماز ادا کر لیا کروں اُس وقت مدینہ میں کچے مکانات ہوتے تھے اور جب بارش کے دنوں میں پانی گلیوں میں بہتا تھا تو چونکہ پانی دیواروں کی بنیادوں کے ساتھ ٹکرا کر گزرتا تھا اور دیواریں پانی سے ٹوٹ جاتی تھیں اس لئے پانی کے زد سے دیواروں کو بچانے کیلئے لوگوں کے گلی میں دیواروں کی بنیادوں کے ساتھ ساتھ جلے ہوئے پتھر رکھے ہوئے تھے اور چونکہ ایک نابینا کیلئے سڑک کے بیچ میں چلنا مشکل ہوتا ہے اس لئے وہ ہمیشہ دیواروں کے ساتھ ساتھ چلتے ہیں۔ اور دیواروں کے ساتھ ہاتھ مارتے جاتے ہیں۔ اگر وہ ایسی دیوار کے ساتھ چلیں جس کے ساتھ پتھر رکھے ہوتے ہوں تو ان کے گر کر زخمی ہونے کا خطرہ ہوتا ہے اس نابینا نے آپ کی خدمت میں عرض کیا کہ چونکہ دیواروں کے ساتھ پتھر رکھے ہوتے ہیں اور گلی کے بیچ میں مَیں چل نہیں سکتا اور اگر دیوار کے ساتھ چل کر مسجد میں آؤں تو گر کر زخمی ہونے کا خطرہ ہے اس لئے مجھے اجازت ہو تو میں گھر پر نماز ادا کر لیا کروں تو رسول کریمؐ نے فرمایا بہت اچھا اگر تمہیں مسجد میں آتے مشکل پیش آتی ہے تو تم اپنے گھر میں ہی نماز ادا کر لیا کرو یہ سن کر وہ نابینا گھر کی طرف چل پڑا مگر ابھی وہ تھوڑے دور ہی گیا تھا کہ آپؐ نے فرمایا صحابہؓ سے کہ اس کو واپس بلاؤ جب وہ واپس آیا تو آپؐ نے اس سے دریافت فرمایا کہ کیا تمہارے گھر میں اذان کی آواز پہنچ جاتی ہے اس نے عرض کیا ہاں یارسول اللہ اذان کی آواز تو پہنچ جاتی ہے آپؐ نے فرمایا اگر اذان کی آواز تمہارے گھر میں پہنچ جاتی ہے تو چاہے تمہیں مسجد میں آتے وقت ٹھوکریں لگیں اور تم زخمی ہو جاؤ مسجد میں ضرور آیا کرو اسی طرح رسول کریمؐ نے ایک دفعہ فرمایا کہ میرا جی چاہتا ہے کہ جب عشاء یا صبح کی نماز ہونی ہو تو میں اپنی جگہ کسی اور کو کھڑا کر دوں اور کچھ لوگوں کو ساتھ لیکر ان کے سروں پر لکڑیوں کے گٹھے لیکر سارے شہر کا چکر لگاؤں اور جو لوگ گھروں میں بیٹھے ہوئے ہوں ان کے گھروں کو آگ لگا دوں۔ اب دیکھو گو آپ نے عملاً ایسا کیا تو نہیں مگر اس سے اتنا تو ظاہر ہے کہ آپ کے دل میں نماز باجماعت کی کس قدر اہمیت تھی۔ آپؐ نے اس مثال کے ذریعہ لوگوں کو سمجھایا کہ جو لوگ نماز باجماعت ادا نہیں کرتے وہ اپنے آپ کو دوزخ کا ایندھن بنانے کی کوشش کرتے ہیں۔ بیشک دنیا میں نیکی کے اور بھی بہت سے کام ہیں لیکن نماز کو خدا تعالیٰ نے سب سے مقدم قرار دیا ہے اور سوائے اس کے کہ کوئی معذوری ہو یا کوئی ہنگامی کام پڑ جائے نمازوں کے اوقات میں مسجد میں آنا نہایت ضروری ہے۔ ہنگامی کاموں سے مراد یہ ہے کہ مثلاً کسی جگہ آگ لگ گئی ہو تو اس وقت آگ بجھانا ضروری ہوگا۔ نماز بعد میں ادا نہ کر لی جائے گی لیکن اس قسم کے استثنائی حالات کے بغیر جو شخص نماز باجماعت کی ادائیگی میں کوتاہی کرتا ہے وہ ایک بہت بڑے جرم کا مرتکب ہوتا ہے۔ (تفسیر کبیر جلد ۷ صفحہ ۳۲۸)

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ مزید فرماتے ہیں

اِنَّ الصَّلٰوۃَ تَنْھٰی عَنِ الفحشاءِ والمنکر نماز یقیناً بری اور ناپسندیدہ باتوں سے لوگوں کو روکتی ہے ان بری باتوں سے بھی جو انسان کی ذات سے تعلق رکھتی ہیں اور ان سے بھی جو سوسائٹی پر گراں گزرتی ہیں۔ کیونکہ نماز باجماعت مسلمانوں پر پانچ وقت مقرر ہیں۔ اگر نماز باجماعت ان میں قائم ہو جائے گی تو اس کا بہت سا وقت خدا تعالیٰ کی عبادت میں لگ جائے گا اور نماز میں خرچ ہونے والا وقت ان کو بے حیائیوں اور بدکاریوں سے بچاتا رہے گا۔ اسی طرح جب نماز میں دُعائیں ہوتی رہیں گی اپنے لئے بھی اور دوسروں کیلئے بھی تو وہ دُعائیں خدا تعالیٰ کا فضل کھینچ کر ان کی اپنی اصلاح کا بھی موجب ہونگی اور دوسروں کی اصلاح اور ترقی کا موجب بھی بن جائیں گی۔ اسی طرح نماز میں جو قرآن کریم کی آیتیں پڑھی جاتی ہیں اور تسبیح اور تحمید کی کثرت ہوتی ہے۔ اسکا دل پر ایسا اثر ہوتا ہے کہ انسن گناہوں سے نفرت کرنے لگ جاتا ہے.....جو شخص اپنے محبوب کو بھول جاتا ہے اور اس کی یاد اپنے دل میں تازہ نہیں رکھتا وہ یہ دعویٰ نہیں کر سکتا کہ مجھے اپنے محبوب سے محبت ہے سچی محبت ہمیشہ اپنے ساتھ بعض ظاہری علامات بھی رکھتی ہے اور محبت کی ایک بڑی علامت یہ ہے کہ انسان اُٹھتے بیٹھتے اپنے محبوب کا ذکر کرتا ہے اور اس کی یاد اپنے دل میں تازہ رکھتا ہے جب کوئی شخص اپنے کسی عزیز کو یاد کر لیتا ہے تو اس کی محبت اس کے دل میں تازہ ہو جاتی ہے اور اس کی صورت آنکھوں کے سامنے آجاتی ہے اس لئے کہتے ہیں المکتوب نصف المُلاقات یعنی جب انسان اپنے کسی دوست کو یا رشتہ دار کو خط لکھتا ہے تو گویا وہ اس سے نصف ملاقات کر لیتا ہے جب وہ السلام علیکم لکھتا ہے اور پھر وہ اپنے حالات بتاتا اور اس کے حالات دریافت کرتا ہے تو ایک رنگ میں وہ ایک دوسرے کے سامنے ہو جاتے ہیں اور ان کی محبت تازہ ہو جاتی ہے گویا جس طرح ملاقات سے آپس کے تعلقات بڑھتے ہیں اسی طرح خط لکھنے سے بھی آپس کے تعلقات بڑھتے ہیں۔ اور خط لکھنا ملاقات کا قائم مقام بن جاتا ہے نماز بھی خدا تعالیٰ کی ملاقات کا ایک ذریعہ ہے اسلئے اسلام نے یہ ضروری قرار دیا ہے کہ انسان تھوڑے تھوڑے وقفہ کے بعد خدا تعالیٰ کا نام لے اور نماز کیلئے کھڑا ہو جائے خواہ جنگ ہو رہی ہو دشمن گولیاں برسا رہا ہو پانی کی طرح خون بہہ رہا ہو پھر بھی اسلام یہ فرض قرار دیتا ہے کہ جب نماز کا وقت آجائے تو اگر ممکن ہو تو مومن اسی وقت اللہ تعالیٰ کے حضور جھک جائے نہایت خطرناک حملہ کی صورت میں وہ نمازیں جو جمع نہیں کی جاسکتیں ان کو بھی جمع کرنے کا حکم ہے۔ (خود رسول کریمؐ ایک موقعہ پر چار نمازیں جمع کیں) بے شک جنگ کی وجہ سے نماز کی شکل بدل جائے گی لیکن یہ جائز نہ ہوگا کہ نماز میں ناغہ کیا جائے۔ مگر آج کل مسلمانوں میں جہاں اور بہت سی خرابیاں پیدا ہو چکی ہیں وہاں ان میں ایک نقص یہ بھی پیدا ہو گیا ہے کہ وہ ریل میں آرام سے بیٹھ کر سفر کر رہے ہونگے۔ مگر نماز نہیں پڑھیں گے اور جب پوچھا جائے کہ تم نماز کیوں نہیں پڑھتے تو کہیں گے سفر میں کپڑوں کے پاک ہونے کا کوئی اعتبار نہیں ہوتا اس لئے ہم نماز نہیں پڑھتے۔ حالانکہ سفر تو الگ رہا میرا تو عقیدہ یہ ہے کہ اگر سر سے پیر تک کسی شخص کے کپڑے پیشاب میں ڈوبے ہوئے ہوں اور اس کے پاس اور کپڑا نہ ہو جس کو بدل سکے اور نماز کا وقت آجائے تو وہ انہیں پیشاب آلودہ کپڑوں کے ساتھ نماز پڑھ لے۔ یا اگر پردہ ہے تو کپڑا اُتار کر ننگے جسم کے ساتھ نماز پڑھ لے اور یہ پرواہ نہ کرے کہ اس کے کپڑے پاک نہیں یا جسم پر کوئی کپڑا نہیں۔ کیونکہ نماز کی اصل غرض یہ ہے کہ تھوڑے تھوڑے وقفہ کے بعد خدا تعالیٰ کا نام لیا جائے اور اسی طرح اس کی یاد دل میں تازہ کی جائے۔ جس طرح گرمی کے موسم میں انسان تھوڑے تھوڑے وقفہ کے بعد ایک ایک دو دو گھونٹ پانی پیتا رہتا ہے تاکہ اس کا گلا تر رہے اسی طرح کفر اور بے ایمانی کی گرمی میں انسانی جسم کو حلاوت اور تر و تازگی پہنچانے کیلئے اللہ تعالیٰ نے تھوڑے تھوڑے وقفہ کے بعد نماز مقرر کی ہے تاکہ وہ گرمی اس کی روح کو جھلس نہ دے اور اس کی روحانی طاقتوں کو مضمحل نہ کر دے خدا تعالیٰ کا نام لینے سے اس کی محبت تازہ ہو جاتی ہے فرشتے قریب آجاتے ہیں اور شیطان دور بھاگ جاتا ہے،

دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں نماز باجماعت جو ایک محکم فریضہ ہے اس کی تمام تر شرائط کے ساتھ ادا کرنے اور دوسروں کو اس کی ادائیگی کی تلقین کرنیکی توفیق فرمائے۔ ☆☆

درخواست دعا

مکرم سید بشیر احمد صاحب صوبائی امیر جھارکھنڈ اپنے اور اپنے اہل وعیال کی صحت وسلامتی، ہر شر سے محفوظ رہنے اور دینی و دنیاوی ترقیات کے لئے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔ نیز صوبہ جھارکھنڈ میں احمدیت کی ترقیات کے لئے بھی احباب سے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔

(محمود احمد ملکانہ قادیان)

اندورہ (کشمیر) میں جلسہ سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم

مورخہ 19 جولائی 2004 کو جماعت احمدیہ اندورہ میں جلسہ سیرۃ النبی اور تربیتی اجلاس منعقد ہوا جس میں مرکز قادیان سے آئے ہوئے وفد کے معزز ممبران نے شرکت کی۔ وفد میں مکرم مولوی منیر احمد صاحب خادم صدر مجلس انصار اللہ بھارت، مکرم مولوی ظہیر احمد صاحب خادم ناظر دعوت الی اللہ اور مکرم مولوی محمود احمد صاحب خادم افسر لنگر خانہ شامل تھے۔ جلسے کی کارروائی ٹھیک ساڑھے پانچ بجے بعد نماز عصر زیر صدارت مکرم مولوی منیر احمد صاحب خادم صدر مجلس انصار اللہ بھارت شروع ہوئی۔ کارروائی کا آغاز تلاوت قرآن پاک سے ہوا۔ جو مکرم مولوی محمد مقبول صاحب حامد معلم وقف جدید اندرون نے کی عزیزم مشتاق احمد خان صاحب سیکرٹری وقف جدید نے نظم پیش کی۔ اس کے بعد مکرم راجہ منظور احمد صاحب صدر جماعت احمدیہ اندورہ نے ایک سپاسنامہ پیش کیا جس میں انہوں نے جماعت کے چند مطالبات کا بھی ذکر کیا اس کے بعد سیرت آنحضرت پر تقریر مکرم مولوی ظہیر احمد صاحب خادم نے پُر دلائل پر اثر اور پر جوش انداز میں کی۔ تمام مسجد انصار، خدام، اطفال، اور لجنات سے پر تھی اور اُن کی تقریر کا لطف اٹھا رہی تھی۔ مسجد سے باہر سڑک کے آر پار اور دور دور گھروں میں ان کی آواز لاؤڈ سپیکر پر گونج رہی تھی۔ تمام لوگوں نے جن میں غیر از جماعت احباب بھی شامل تھے مسلسل دو گھنٹے تک مولوی صاحب کی تقریر کو سنا۔ اس کے بعد صدارتی تقریر مولوی منیر احمد صاحب خادم نے فرمائی جس میں انہوں نے پنجگانہ نماز با جماعت پر زور دیا اور روزانہ تلاوت قرآن پاک کی طرف لوگوں کی توجہ مرکوز فرمائی۔ بعد تقریر دعا ہوئی اور یہ اجلاس برخاست ہوا۔ الحمدللہ۔ (راجہ منظور احمد خان۔ صدر جماعت احمدیہ اندورہ)

شملہ (ہماچل) میں جماعت احمدیہ کا تربیتی اجلاس

مورخہ 23 جولائی 2004ء کو بعد نماز جمعہ زیر صدارت مکرم این سلام صاحب ایک تربیتی جلسہ منعقد ہوا تلاوت مکرم عبدالقیوم صاحب نے کی نظم عزیزہ امۃ الباصرہ نے خوش الحانی سے پڑھ کر سنائی اس کے بعد مکرم محمد نذیر مبشر انچارج مبلغ ہماچل نے قرآن وحدیث کی روشنی میں تربیت کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالتے ہوئے احباب جماعت کو اپنی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی۔ آخر پر مکرم این سلام صاحب نے دعا کروائی اور دعا کے ساتھ ہی یہ مختصر پروگرام اختتام پذیر ہوا۔ (مبارک احمد شاد معلم جماعت احمدیہ شملہ ہماچل)

خدام الاحمدیہ آسنور (کشمیر) کے تحت تبلیغی اجلاس

دوران ماہ مجلس خدام الاحمدیہ آسنور کے تحت ایک تبلیغی اجلاس زیر صدارت مکرم صدر صاحب جماعت احمدیہ آسنور منعقد ہوا اس اجلاس میں سیدنا حضرت محمد مصطفیٰ کی سیرت کے مختلف پہلوؤں پر علماء کرام نے روشنی ڈالی مجلس خدام الاحمدیہ آسنور کے اکثر ممبران انفرادی طور پر غیر از جماعت احباب تک جماعت احمدیہ کا پیغام بھی پہنچاتے ہیں۔

شعبہ وقار عمل:: مورخہ 10 جون سے 25 جون تک لگاتار دو ہفتہ ہنگامی وقار عمل کئے گئے۔ جس میں ہر دن 50 کے قریب خدام واطفال آتے رہے یہ وقار عمل تعلیم الاسلام احمدیہ پبلک اسکول آسنور کی جونئی عمارت تعمیر ہوئی ہے اس کے صحن کو ہموار کرنے کیلئے کئے گئے۔ اللہ کے فضل وکرم سے جملہ خدام واطفال نے اس کار خیر میں بھرپور حصہ لیا اللہ تعالیٰ سب کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ آمین۔

دوران ماہ ۲ تربیتی اجلاسات منعقد کئے گئے ایک تربیتی اجلاس محترم صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ بھارت کی آمد پر منعقد کیا گیا جس میں محترم موصوف نے جملہ خدام واطفال کو زریں نصائح سے نوازا اور محترم صدر صاحب جماعت احمدیہ آسنور نے بھی خدام کو قیمتی نصائح فرمائیں۔ (معتمد مجلس خدام الاحمدیہ آسنور)

مجلس انصار اللہ آندھرا پردیش کا سالانہ اجتماع

مورخہ 22 اگست بروز اتوار مسجد احمدیہ فلک نما حیدر آباد میں مجلس انصار اللہ صوبہ آندھرا پردیش کا سالانہ اجتماع منعقد ہو رہا ہے اجتماع کے کامیاب اور بابرکت انعقاد کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

(ناظم انصار اللہ صوبہ آندھرا پردیش)

دہلی میں تربیتی جلسہ

مورخہ 27 جون کو بعد نماز عصر مسجد بیت الہادی دہلی میں محترم ناظر صاحب اصلاح وارشاد قادیان کی زیر صدارت خصوصی تربیتی جلسہ منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن مجید محترم داؤد احمد صاحب سیکرٹری مال دہلی نے کی۔ نظم محترم ناصر احمد صاحب نے پڑھی بعدہ خاکسار اور محترم وکیل الاعلیٰ صاحب تحریک جدید اور محترم ناظر صاحب اصلاح و ارشاد قادیان نے خطاب فرمایا۔ آخر میں محترم ارادت احمد صاحب صدر جماعت دہلی نے ہر دو بزرگان کا اور احباب جماعت کا شکریہ ادا کیا صدر جلسہ نے اجتماعی دعا کروائی اور جلسہ اختتام پذیر ہوا جلسہ میں کثیر تعداد میں انصار خدام اور مستورات نے شرکت کی اس موقعہ پر محترم وکیل الاعلیٰ صاحب کی طرف سے تمام حاضرین میں شیرینی بھی تقسیم کی گئی بعد ازاں نماز مغرب اور عشاء جمع کر کے ادا کی گئی نماز سے فارغ ہو کر جماعتی عہدیداران کی ایک میٹنگ ہوئی۔ (سید کلیم الدین احمد مبلغ سلسلہ احمدیہ انچارج دہلی)

اطفال الاحمدیہ رشی نگر کی مساعی

تربیتی اجلاس:۔ مورخہ 10.6.04 کو بعد نماز مغرب جامع مسجد احمدیہ رشی نگر میں زیر اہتمام مجلس اطفال الاحمدیہ رشی نگر تربیتی اجلاس منعقد کیا گیا تلاوت ونظم کے بعد محترم محمد حسین صاحب پڈر نے تربیتی اُمور پر روشنی ڈالی۔ اور محترم رفیق احمد صاحب بٹ کی صدارتی خطاب ودُعا کے بعد جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

خدمت خلق: 9.6.04 کے دن کسی نامعلوم شخص کی لاش دریائے ویشنو میں ملی اطفال الاحمدیہ نے دیکھ کر جماعت کو اطلاع کر دی۔ اور مجلس خدام الاحمدیہ کے ساتھ ملکر لاش کو وہاں سے گاڑی تک لانے میں مدد دی۔

وقار عمل :: مورخہ 12.6.04 کو بعد نماز نماز جمعۃ المبارک مجلس اطفال الاحمدیہ رشی نگر نے وقار عمل کیا جس میں سڑک کو صاف کیا گیا جس کی وجہ سے چلنے والوں کو راحت ملی۔

صحت جسمانی:: مجلس اطفال الاحمدیہ رشی نگر کے زیر اہتمام ایک ٹورنامنٹ کا انعقاد دوران ماہ کیا گیا جس کا فائنل میچ 14.6.04 کو کروایا گیا۔ اس فائنل میچ میں خصوصی مہمان محترم نثار احمد صاحب اتو قائد علاقائی کشمیر تھے۔ جنہوں نے میچ کے آخر میں ٹیموں کے درمیان انعامات تقسیم کئے۔ اور مجلس اطفال الاحمدیہ کو کچھ نصائح بھی کیں۔ (وسیم احمد گنائی۔ ناظم اطفال مجلس خدام الاحمدیہ رشی نگر)

درخواست دُعا

مکرم یاسر احمد شاہ ابن مکرم ناصر احمد شاہ صدر جماعت احمدیہ گنگوک (معلم) امتحان میں نمایاں کامیابی دینی و دنیاوی ترقیات نیز کاروبار میں برکت اور جملہ پریشانیوں کے ازالہ کیلئے دُعا کی درخواست کرتے ہیں۔ اعانت بدر 201 روپے۔ (سید فہیم احمد مبلغ انچارج سکم گینگوک)

تبلیغ دین ونشر ہدایت کے کام پر ☆ مائل رہے تمہاری طبیعت خدا کرے

JANIC EXIMP
Manufacturers & Exporters of all kinds of Fashion
Leather Products & General order Suppliers & Importers
Off : 16D, Topsia 2nd Lane
Mullapara, Near Star Club
Calcutta-700039
Ph. 3440150
Tle. Fax : 3440150
Pager No. : 9610-606266

شریف جیولرز
روایتی زیورات جدید فیشن کے ساتھ
پروپرائیٹر حنیف احمد کامران۔ حاجی شریف احمد
اقصیٰ روڈ۔ ربوہ۔ پاکستان۔
فون دوکان 0092-4524-212515
رہائش 0092-4524-212300

نونیت جیولرز
NAVNEET JEWELLERS
الیس اللہ بکاف عبدہ
Manufacturers of :
All Kinds of Gold and Silver Ornaments
احمدیہ بھائیوں کیلئے خاص تحفہ یہاں
چاندی وسونے کی انگوٹھیاں بھی دستیاب ہیں
Main Bazar Qadian (Pb.) Ph. (s) 220489 (R) 220233

J. K. JEWELLERS
KASHMIR JEWELLERS
Shivala Chowk Qadian (INDIA)
جے کے جیولرز
کشمیر جیولرز
Mfrs & Suppliers of :
GOLD & DIAMOND JEWELLERY
Lucky Stones are Available hear
الیس اللہ بکاف عبدہ
چاندی وسونے کی انگوٹھیاں
خاص احمدی احباب کیلئے
Ph. 01872-221672,(S) 220260 (R) Mobile: 9814758900 E-mail:
kashmirsons@yahoo.co.in

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کی قبولیت دعا

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی قبولیت دعا کے حوالہ سے مکرم نصیر احمد نجم صاحب آف جرمنی تحریر کرتے ہیں کہ لندن میں جلسہ سالانہ ۲۰۰۳ء کے موقع پر خاکسار نے حضور انور سے عرض کیا کہ میرے ذمہ ایک قرضہ ہے جس کی ادائیگی کے دن قریب آ رہے ہیں دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ کوئی راہ نکالے۔ حضور انور نے فرمایا "آپ جائیں، اگر نہیں بھی انتظام ہوا تب بھی ہو جائے گا۔ انشاء اللہ" میں جب واپس جرمنی پہنچا تو آتے ہی اس بینک نے مجھ سے از خود رابطہ کیا جس نے پہلے مجھے قرضہ دینے سے انکار کر دیا تھا۔ بینک نے خود بلا کر قرضہ کی رقم ادا کر دی اور یوں خاکسار بروقت پہلا قرضہ ادا کر کے سرخرو ہوا۔☆ (بحوالہ الفضل انٹرنیشنل ۲۷ فروری ۲۰۰۴ء)

تقریب عالمی بیعت

سیدنا حضرت اقدس امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جلسہ سالانہ برطانیہ کے تیسرے روز ہندوستانی وقت کے مطابق شام ساڑھے پانچ بجے گزشتہ سال جماعت احمدیہ میں شامل ہونے والے دنیا بھر کے تین لاکھ چار ہزار نوصد دس افراد کو سعادت بیعت عطا کی۔

حضور اقدس نے فرمایا کہ گزشتہ سال اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے دنیا بھر میں تین لاکھ چار ہزار نوصد دس افراد کو جماعت احمدیہ مسلمہ میں شامل ہونے کی توفیق بخشی ہے۔ یاد رہے کہ اس میں بھارت میں انچاس ہزار بیعتیں ہوئی ہیں۔ الحمد للہ علی ذالک۔

حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے الفاظ بیعت انگریزی زبان میں دہرائے جبکہ ساتھ ساتھ دنیا کی مختلف زبانوں میں احباب ان مبارک الفاظ کو دہراتے رہے۔

حضور انور کے ہاتھ کو دنیا کے مختلف ممالک سے آئے ہوئے نمائندگان نے تھام رکھا تھا جبکہ احباب قطار در قطار ایک دوسرے کی پشت پر ہاتھ رکھے ہوئے الفاظ بیعت دہرا رہے تھے۔

بیعت کے بعد حضور اقدس نے سجدہ شکر ادا کیا جس میں جلسہ گاہ میں موجود احباب کے علاوہ دنیا بھر کے احمدی ایم ٹی اے کے توسط سے شامل ہوئے۔☆

انتخاب خلافت خامسہ سے متعلق خواب

ایسے تمام افراد جماعت جنہوں نے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کی وفات اور خلافتِ خامسہ کے انتخاب سے متعلق کوئی خواب دیکھی ہو تو وہ اسے تحریر کر کے مجھے بھجوا دیں۔ خواب کے ساتھ وکالت تبشیر لندن کی طرف سے آمدہ حلف نامہ کا مطبوعہ فارم پُر کر کے دینا ہوگا۔ یہ فارم مکرم مولانا محمد حمید کوثر صاحب ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد تعلیم القرآن وقف عارضی سے حاصل کر لیا جائے۔ (ناظر اعلیٰ قادیان)

قارئین کے خطوط

خدا اپنے قہر سے بچائے

ہماری بھی عجیب صورت حال ہے ابھی کچھ ماہ پہلے تک شور پڑ رہا تھا کہ بارش نہیں ہو رہی، بارش نہیں ہو رہی اور اگر بارش نہ ہوئی تو ملک میں سوکھے کا خطرہ ہے صوبائی حکومتوں کی طرف سے ان علاقے کا سروے کرنے کی ہدایات بھی مل چکی تھیں جہاں کسان سوکھے سے زیادہ متاثر ہوئے ہیں گویا سوکھے کی فائلیں سرکاری دفتروں میں کھل گئی تھیں ابھی ان سوکھے کی فائلوں کے کاغذات بھی مکمل طور پر ترتیب نہیں دئے گئے تھے کہ جہاں سوکھے کے خطرات منڈلا رہے تھے وہیں قدرت کا قہر بادل اور بارش کی شکل میں ظاہر ہوا۔ کسانوں نے سوچا تھا کہ یہ بارش سوکھے کے لئے رحمت ثابت ہوگی لیکن ہوا کیا آن کی آن میں سوکھے کی زمین سیلاب کا شکار ہو گئی اور وہ فصلیں جو پہلے سوکھے سے متاثر تھیں پانی میں ڈوب کر خراب ہو گئیں۔ اب صوبائی حکومتوں کی طرف سے سیلاب کے متاثرین کی امداد کی فائلیں کھل گئی ہیں اور اس بات کا سروے ہو رہا ہے کہ سیلاب سے کس قدر نقصان ہوا ہے۔

ان باتوں سے پتہ چلتا ہے کہ ہم نے اپنے خدا کو ناراض کر لیا ہے یہی وجہ ہے کہ اس کی رحمت ہم سے دُور چلی گئی ہے اور پے در پے عذاب کی مار کے ہم شکار ہو رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں گناہوں سے بچنے اور اپنی رضا کی راہوں پر چلنے کی توفیق بخشے۔ آمین۔ (رفیق احمد بھوانی ہریانہ)

موصیان کرام توجہ فرمائیں

(۱)...... یہ بات ہمیشہ یاد رکھنی چاہئے کہ وصیت کی توفیق ملنا اللہ تعالیٰ کا ایک خاص فضل ہے۔ وصیت کیلئے دینداری، تقویٰ، پرہیزگاری، پاکیزگی اور قربانی کی جو شرائط سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے رسالہ الوصیت میں تحریر فرمائی ہیں ان کی پابندی ہر موصی کیلئے لازمی ہے۔

(۲)...... موصی صاحبان نے جو قربانی کا اقرار کیا ہے کہ وہ اپنی آمد کا کم از کم 1/10 حصہ اشاعت دین کے لئے ادا کریں گے اس میں کوتاہی نہیں ہونی چاہئے۔ ماہ بہ ماہ ادائیگی ہونا ضروری ہے۔

(۳)...... دینی حالت کی بہتری کے علاوہ مالی قربانی میں پورا اترنا بھی موصی کیلئے لازمی ہے اس لئے بقایا دار بالکل نہ ہونا چاہئے۔ چھ ماہ سے زائد بقایا ہونے پر وصیت منسوخ ہو سکتی ہے۔ اگر خدانخواستہ کسی مجبوری سے بقایا ہو جائے تو اوّلین فرصت میں اس کے قسط وار ادا کرنے کیلئے مقامی مجلس عاملہ کی سفارش کے ساتھ مرکز سلسلہ سے مہلت لے لینی چاہئے۔

(۴)...... وصیت کیلئے جائیداد، معیار کی تعریف یہ ہے کہ جس جائیداد پر انسان کا گزارہ ہو سکے خواتین کیلئے ان کا حق مہر، زیور، بنیادی جائیداد کے طور پر قرار دیا گیا ہے۔ دستاویز کی رو سے جو موصی جائیداد کا حقیقی مالک قرار پائے گا اس سے حصہ جائیداد وصول کیا جائے گا۔

(۵)...... اسی طرح غیر منقولہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 ادا کرنا ضروری ہے اور حصہ جائیداد کی ادائیگی کے بعد بھی اس پر حصہ آمد بشرح چندہ عام کی ادائیگی لازمی ہوگی۔

(٦)...... ہر موصی کیلئے لازمی ہے کہ ہر مالی سال کے آخر پر فارم اقرار تصدیقی متعلقہ ادائیگیاں چندہ حصہ آمد (جدول "ج") (حسب نمونہ) پر کر کے دفتر وصیت قادیان کو بھجوائے جتنی جلدی ہو سکے یہ فارم بھجوا دیں اسکے بغیر حساب کا تعین نہیں ہو سکتا اس فارم کی اہمیت اس سے ظاہر ہے کہ اقرار تصدیقی فارم متعلق ادائیگیاں (جدول "ج") نہ آنے کی صورت میں مجلس کارپرداز کو اختیار ہے کہ اگر مناسب سمجھے تو موصی کو بقایا دار قرار دے کر اس کی وصیت منسوخ کر دے۔

(۷)...... چھ ماہ یا اس سے زائد بقایا کی صورت میں اگر دفتر کی طرف سے وصیت منسوخ ہو جائے تو اس کی بحالی تب ہوگی کہ:

(۱) گزشتہ بقایا ادا کرے۔ (۲) عرصہ منسوخی وصیت کے دوران چندہ عام کی ادائیگی باقاعدگی سے کرتا رہا ہو۔

(۳) عرصہ منسوخی وصیت کے دوران ادا کردہ چندہ عام اور واجب الادا حصہ آمد کا فرق بھی ادا کرے۔

(۸)...... (الف) اگر آمد میں غیر معمولی کمی بیشی ہو تو اس کی بھی اطلاع دے اور اس کے مطابق حصہ وصیت ادا کرے ورثہ میں ملنے والی جائیداد کا حصہ وصیت بھی ادا کرنا ضروری ہے۔

(ب) عموماً طلبا جیب خرچ پر وصیت کرتے ہیں۔ بعد میں ملازمت وغیرہ کے نتیجہ میں باقاعدہ آمد ہوتی ہے۔ اسی طرح غیر شادی شدہ بچیاں معمولی زیور و جیب خرچ پر وصیت کرتی ہیں۔ شادی کے بعد حق مہر اور زیور کا اضافہ ہوتا ہے ایسے سب موصیوں کیلئے ضروری ہے کہ آمدنی اور جائیداد میں اضافہ کے مطابق اپنا حصہ آمد و حصہ جائیداد ادا کریں۔

(۹)...... جائیداد کی قیمت کی تشخیص کرانے کا طریقہ یہ ہے کہ موصی اپنی جائیداد کی تفصیل لکھ کر سکرٹری مجلس کارپرداز قادیان کو بھجوا دے جو بعد کارروائی و فیصلہ صدر انجمن احمدیہ قادیان جائیداد کی مشخصہ قیمت سے اطلاع دیں گے مقررہ میعاد کے اندر حصہ جائیداد کی جزوی ادائیگی کی صورت میں اسی نسبت سے موصی کی جائیداد کا اتنا حصہ ادا شدہ متصور ہوگا اور بقایا حصہ جائیداد کیلئے اسے نئی تشخیص کروانی ہوگی۔

(۱۰)...... بعض صورتوں میں موصی کی وفات کے بعد ان کے ورثاء حصہ جائیداد کی فوری ادائیگی نہیں کرتے اور جس موصی کے ذمہ حصہ جائیداد یا حصہ آمد کا بقایا ہوگا وہ مکمل ادائیگی کے بغیر بہشتی مقبرہ، مقبرہ موصیان میں دفن نہ ہو سکے گا۔ اس لئے موصی کو یہ سہولت دی گئی ہے کہ وہ اپنی زندگی میں اپنی جائیداد کی قیمت لگوا کر دو سال کے اندر حصہ جائیداد کی ادائیگی یکمشت یا بالاقساط کر سکتا ہے۔ لیکن اگر موصی کا رہائشی مکان ہو جس میں وہ خود رہائش رکھتا ہو یا (بعد وفات موصی) اس کے پسماندگان نے اس میں رہائش رکھی ہو اس کیلئے بعد تشخیص ادائیگی کی میعاد پانچ سال ہوگی۔ بشرطیکہ ہر سال 20% حصہ ادا کرے۔ موصیان کو جو یہ سہولت ہے کہ زندگی میں تشخیص کروا کر حصہ جائیداد ادا کر لیں اس سے فائدہ اٹھانا چاہئے تا کہ وفات کے وقت تدفین کے سلسلہ میں دقت پیش نہ آئے۔

اگر کوئی موصی اپنی مجبوری کے ماتحت خود درخواست دے کر وصیت منسوخ کرائے اور بعد ازاں سابقہ وصیت بحال نہ کروا سکے تو اس کی نئی وصیت کی درخواست مجلس کارپرداز کے زیر غور آ سکتی ہے۔ ایسی صورت میں مذکورہ بالا میں (نمبر ۷ کی) شق (۳) کی پابندی لازمی نہ ہوگی۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز بہشتی مقبرہ قادیان)

اخبار بدر میں اشتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیں

جہاد اور کفر کی غلط تفسیر سے توبہ کرتے مولوی!

دل ہمارے ساتھ ہیں گو منہ کریں بک بک ہزار

اتحاد العلماء کے زیر اہتمام گزشتہ روز برمنگھم کی مرکزی مسجد میں جہاد، بنیاد پرستی اور فتاویٰ کے حوالے سے ایک اہم اجلاس ہوا۔ اجلاس میں جمیعت اہلحدیث برطانیہ، یوکے اسلامک مشن، جمیعت علماء برطانیہ، کنفیڈریشن آف سنّی مساجد، دعوۃ الاسلام، نارتھ انگلینڈ مساجد کونسل، مسلم کونسل آف بریٹن، ریجنٹ پارک لندن، مجلس ختم نبوت، معارف امام شیعہ کیونٹی، مسلم یونائیٹڈ، برسٹل کے نمائندہ اور نامور علماء نے بھرپور شرکت کی۔ اجلاس کی صدارت معروف عالم دین مولانا عبدالہادی العمری نے کی۔ اجلاس میں مسلمانوں کے اندر بڑھتی ہوئی انتہاء پسندی اور مسلمانوں پر دہشت گردی کے الزامات سمیت بعض عناصر کی جانب سے کافر اور مرتد کے فتووں پر تفصیلی غور کیا گیا۔ اجلاس میں کہا گیا کہ اس وقت دنیا بھر میں اور خصوصاً مغربی ممالک میں مسلمان انتہائی نازک دور میں سے گزر رہے ہیں جس کی مختلف وجوہات ہیں۔ اجلاس میں اس بات پر بھی تشویش کا اظہار کیا گیا کہ بعض اصطلاحات کا ملکی اور بین الاقوامی میڈیا میں غلط استعمال کیا جارہا ہے جیسے جہاد، شہادت اور اسلامی دہشت پسندی وغیرہ حالانکہ جہاد ایک مقدس اصطلاح ہے۔ نیز جہاد کا بنیادی مقصد ظلم وستم کا خاتمہ اور عدل وانصاف کا نظام نافذ کرنا ہے جبکہ دہشت گردی ظلم وستم کو پروان چڑھاتی ہے۔ اجلاس میں حکومتی ذمہ داران کی وضاحت کی تعریف کی گئی جس میں انہوں نے ان اصطلاحات کی تدارک کا وعدہ کیا ہے کہ آئندہ ''مسلم دہشت پسند'' یا ''مسلم بنیاد پرستی'' وغیرہ کلمات سے احتیاط برتی جائے گی۔ اجلاس میں مسلم کیونٹی کے بعض افراد میں انتہاء پسندی اور شدت پسندی کے رجحانات پر بھی تشویش کا اظہار کیا گیا اور اس کی وجوہات علم دین کی کمی سمیت معاشرے میں ظلم کے نظام اور احساس محرومی کو ٹھہرایا گیا۔ فتویٰ کے حوالے سے اجلاس میں کہا گیا کہ فتویٰ دینا ایک اہم ذمہ داری ہے جس کا ہر شخص مجاز نہیں ہوسکتا بلکہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں جب کہ ہزاروں صحابہ کرام موجود تھے صرف چند ہی صحابہ کو مختص کیا گیا تھا کہ یہی حضرات فتویٰ دینے کے مجاز ہوں گے۔ مفتی کیلئے سخت شرائط ہیں۔ اجلاس میں کہا گیا کہ غیر مجاز افراد کے فتویٰ کی کوئی قانونی یا اخلاقی حیثیت نہیں۔ اس کیلئے اہل مسلم کو اپنا کردار ادا کرنا ہوگا۔ کسی بھی شخص کو جو خود کو مسلمان کہتا ہو اور شعائر اسلامی کا حتی الامکان پابند ہو کافر کہنا غلط ہے۔ حضور اکرم کا ارشاد ہے کہ ''اپنے کسی بھائی کو کافر کہنا اس کو قتل کرنے کی طرح ہے اور مومن پر لعنت بھیجنا بھی اس کو قتل کرنے کے برابر ہے''۔ (صحیح بخاری) اور فرمایا کہ کوئی مسلمان کسی مسلمان کو کافر قرار دے اور وہ واقعی کافر ہو تو ٹھیک ورنہ وہ خود ہی کافر ہوگا۔ (ابوداؤد) امام غزالی نے فرمایا کہ کسی کو کافر بنانے سے حتی الامکان پرہیز کرنا چاہئے۔ کیونکہ توحید کا اقرار کرنے والے مسلمان کا خون سخت گناہ ہے۔ اور ایک ہزار کافروں کو چھوڑ دینا آسان ہے بہ نسبت ایک مسلمان کا خون ناحق بہانے سے (فتح الباری) اگر کوئی شخص ایمان کا احترام کرے اور پھر شعائر کی پابندی کرے تو وہ مسلمان ہے۔ حضور اکرمؐ نے فرمایا ''جو ہماری طرح نماز ادا کرے اور ہمارے قبلہ کی طرف رخ کرے اور ہمارا ذبیحہ کھائے تو وہ مسلمان ہے اور اس کا ذمہ اللہ اور اس کے رسولؐ پر ہے۔ (بخاری) آخر میں اجلاس میں مسلمانوں سے اپیل کی کہ وہ ردّ عمل کی کیفیت اور ایسے بیانات اور تبصروں سے اجتناب کریں جس کو بنیاد بنا کر مختلف ادارے اپنے مخفی ایجنڈہ کی تکمیل کر سکتے ہیں۔ اگر کسی مسئلے میں کوئی نصیحت یا اصلاح کی ضرورت محسوس کی جائے تو اسلامی آداب کو ملحوظ رکھتے ہوئے نصیحت اور اصلاح کا کام انجام دیا جا سکتا ہے۔ جس سے اصلاح کا مقصد بھی حاصل ہو جائے اور منفی اثرات سے بھی بچا جاسکے۔ مسلمان مقامی مسائل میں دلچسپی کا مظاہرہ کرتے ہوئے ملکی ترقی میں بڑھ کر حصہ لیں''۔ (روزنامہ جنگ ۱۸مئی ۲۰۰۴ء)

ڈی. این. اے

آج کل ڈی این اے کا بہت ذکر سنا جاتا ہے دراصل یہ ایک کیمیائی مادہ ہے جو انسانی جسم کے اندر موجود کھربوں خلیوں میں پایا جاتا ہے اور اس کی یہ خاصیت ہے کہ اگر اس کا تعامل کسی خاص قسم کی پروٹین سے کرایا جائے تو یہ مخصوص نمبروں میں ٹوٹ جاتا ہے۔ لیکن دنیا کے مختلف انسانوں کے ڈی این اے کے ٹکڑوں کی تعداد ایک دوسرے سے مختلف ہوگی اسی لئے جب مختلف ٹسٹوں کا تقابلی جائزہ لیا جائے اور ٹکڑوں کا حجم یکساں ملے تو کہا جاتا ہے کہ یہ ایک ہی انسان کے دو نمونے ہیں۔ اسی طرح ماں اور باپ کے ڈی این اے کا پروٹین کے ساتھ تعامل کرایا جائے تو اولاد کے ڈی این میں دونوں ٹکڑے موجود ہوں گے اور اسی ٹیسٹ کے ذریعہ معلوم ہوجاتا ہے کہ کسی بچہ کے والدین کون ہیں ☆

ڈائنا سورز کا خاتمہ

سائنسدانوں کا پرانا نظریہ تقریباً باطل ہو چکا ہے کہ ساڑھے چھ کروڑ سال پہلے دنیا سے ڈائنا سورز کے خاتمے کی وجہ ایک بڑے سیارچے کے زمین سے ٹکرانے کی وجہ سے ہوا تھا۔ میکسیکو میں واقع شکسولب نامی وہ گڑھا جس کے بارہ میں کہا جاتا ہے کہ یہ سیارچہ کے زمین سے ٹکرانے سے پیدا ہوا تھا، وہ ڈائنا سورز کے معدوم ہونے سے تقریباً تین لاکھ برس پرانا ہے۔ یہ علم امریکہ میں اس گڑھے کو کھود کر نکالے گئے چٹانی نمونوں کا مطالعہ کرنے سے ہوا ہے اور اس تحقیق نے سائنسدانوں کے نظریہ کو باطل قرار دے دیا ہے۔☆

سعودی عرب میں ایڈز

ایک سعودی اخبار میں شائع ہونے والی رپورٹ کے مطابق اب تک چھ سو سے زیادہ سعودی باشندے ایڈز کے سبب ہلاک ہو چکے ہیں جبکہ سلطنت میں ایڈز کے مریضوں کی تعداد 6787 ہے جن میں سے 22 فیصد سعودی ہیں۔ تاہم کہا جاتا ہے کہ مریضوں کی اصل تعداد اس سے پانچ گنا ہے۔ رپورٹ کے مطابق ایڈز کی تشخیص اور علاج پر دو کروڑ چالیس لاکھ ریال خرچ کئے جاچکے ہیں۔ اب جدہ اور دمام کے بعد دار الحکومت ریاض میں بھی ایڈز کے علاج کا مرکز کھول دیا گیا ہے۔

ایک عالمی ادارہ کی رپورٹ کے مطابق دنیا میں روزانہ چودہ ہزار نئے لوگ ایڈز کا شکار ہو رہے ہیں اور دنیا بھر میں چار کروڑ سے زیادہ لوگ اس کا شکار ہو چکے ہیں جن میں پچیس لاکھ بچے بھی شامل ہیں۔

برموڈہ ٹرائی اینگل

برموڈہ ٹرائی اینگل میں داخل ہونے والے جہاز کچھ ہی دیر میں تباہ ہوجاتے ہیں اور ان کی تباہی کی وجوہات کا علم بھی نہیں ہو پاتا۔ اس پہلو سے اب تک متعدد تحقیقات ہو چکی ہیں اور جنو اور بھوتوں کی کہانیوں اور زمینی مقناطیسی لہروں کے علاوہ بھی مختلف امور اس حوالہ سے بیان کئے جاچکے ہیں۔ تاہم بیشتر سائنسی تحقیقات کے نتیجہ میں یہ معلوم ہو چکا ہے کہ برموڈہ ٹرائی اینگل کے علاقہ میں منجمد میتھین گیس کے ذخائر موجود ہیں اور جب حرارت اس منجمد گیس کے ذخائر تک پہنچتی ہے تو یہ گیس بخارات بن کر آسمان کی جانب اڑنے لگتی ہے اور آسمان پر پرواز کرنے والے جہاز اس خطرناک گیس کے رابطہ میں آ کر تباہ ہوجاتے ہیں۔☆

میرے اخبار میں کیا نہیں دوستو

دَورِ حاضر کے بعض میک اپ شدہ اخبارات کے نام جن کا مشن صرف اخبار فروشی ہے

درسِ قرآں بھی ہے زن کی تصویر بھی !
لِپ سٹک بھی ہے زُلفوں کی زنجیر بھی

ذکر پردہ بھی جلووں کی تشہیر بھی
سادگی پر بھی فیشن پہ تقریر بھی

ناچ گانوں کے خوش کن مناظر بھی ہیں
چاق و چوبند اپنے عساکر بھی ہیں

دعظ فرما وطن کے اکابر بھی ہیں !
سبز گنبد بھی اونچے مقابر بھی ہیں

عائشہ اور خدیجہ کی عظمت بھی ہے
اس میں نور جہاں کی نزاکت بھی ہے

سربراہ حکومت کی ہیبت بھی ہے
اور ملنگی کے فن کی وضاحت بھی ہے

غم میں ملت کے یاں اشکبار بھی ہیں
تُو جو ٹوکے تو یہ ظلم بھاری بھی ہے

کلمہ حق بروئے ستم پیشگاں!
جیسے جُھومر ہو میری جبیں پر عیاں!

میں وکیلوں کا ڈاکہ زنوں کا بھی ہوں
چیلوں کوؤں کا بھی بُلبُلوں کا بھی ہوں

بھنگیوں ، چرسیوں ، نچنیوں کا بھی ہوں
میں طوائف کا بھی کسبیوں کا بھی ہوں

سب کی دیگوں کا چمچہ ہوں میں دوستو
سب کی آنکھوں کا کجلا ہوں مَیں دوستو

اُس بجریا❁ کا سودا ہوں مَیں دوستو
پیسے جو دے اُسی کا ہوں میں دوستو

میرے اخبار میں کیا نہیں دوستو
میرے اخبار میں کیا نہیں دوستو

❁-بازار

تصحیح و اعتذار اخبار بدر بحریہ ۲۲/۲۹ جون ۲۰۰۴ء کے آخری صفحہ پر شائع شدہ خلاصہ خطبہ جمعہ میں درج آیت قرآنی کے الفاظ درستی کے ساتھ اس طرح پڑھے جائیں ۱-فَتَعٰلٰی ۲-یُفْضٰی-اسی طرح اخبار بدر ۱۱/۱۸ مئی ۲۰۰۴ء میں صفحہ ۲ پر شائع شدہ حضرت مصلح موعود رضی اللہ کا ایک شعر درستی کے ساتھ اس طرح پڑھا جائے۔

مرے پکڑنے پہ قدرت کہاں تجھے صیاد...... ☆ ...... کہ باغِ حُسنِ محمد کی عندلیب ہوں میں

ادارہ اس سہو پر معذرت خواہ ہے۔

درخواست دعا

خاکسار بعض پریشانیوں میں مبتلاء ہے، تمام پریشانیوں کے ازالہ کے لئے، مناسب روزگار عطا ہونے کے لئے خدمتِ دین کی توفیق وسعادت ملنے کے لئے قارئین بدر کی خدمت میں عاجزانہ دعا کی درخواست ہے۔ (ایم پی موسیٰ-کیرالہ)

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWS PAPER FOR INDIA AT NO RN 61/57

The Weekly BADR Qadian

Qadian 143516, Distt. Gurdaspur Punjab ((INDIA)

Vol - 53 | Tuesday10 AUGUST 2004 | Issue No. 32

Editor
MUNEER AHMAD KHADIM
Tel Fax : (0091) 01872-220757
Tel Fax : (0091) 01872-221702
Tel : (0091) 01872-220814

Subscription
Annual Rs/-200
Foreign
By Air : 20 Pound or 40 U.S$
: 40 euro
By Sea : 10 Pound or 20 U.S$

”حضرت عیسیٰ نے وفات پائی اور اُن کی قبر کو مسمار کر دیا گیا“

مفسّر قرآن مجید علی احمد خان دانشمندی بی اے (علیگ) جالندھری کا عقیدہ

یوں تو عام مسلمانوں کا یہ عقیدہ ہے کہ حضرت عیسیٰ زندہ چوتھے آسمان پر موجود ہیں لیکن اس عقیدہ سے ہٹ کر مفسر قرآن علی احمد خان دانشمند بی اے (علیگ) جالندھری حضرت عیسیٰ کی وفات کا عقیدہ رکھتے ہیں لیکن ساتھ ہی وہ یہ مانتے ہیں کہ عیسائیوں کے غلط عقیدہ تثلیث وغیرہ کی وجہ سے اُن کی قبر کو مسمار کر دیا گیا۔ یہ عقیدہ ایک حد تک جماعت کے عقیدہ وفات مسیح کے مطابق ہے لیکن جماعت احمدیہ حضرت عیسیٰ کی وفات کے ساتھ ساتھ محلہ خانیار سرینگر میں حضرت عیسیٰ کی قبر کی نشاندہی کرتی ہے۔ سیدنا حضرت اقدس مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود علیہ السلام نے اللہ سے خبر پا کر اس تعلق میں اپنی کتاب ”مسیح ھندوستان میں“ تفصیلی روشنی ڈالی ہے۔ بہر حال مفسر صاحب کا عقیدہ ذیل میں ملاحظہ فرمائیں۔ (ادارہ)

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات کے کافی مدت کے بعد جب حضرت عیسیٰ کے دین کے دشمن نے حضرت عیسیٰ کے سچے دین کی اصل تختیاں مٹا کر اس کے دین کے خلاف ایک دین بنایا اس میں تثلیث کا ایک ایسا مضحکہ خیز عقیدہ پیدا کیا کہ اہل شعور اسے قبول نہ کریں اور عیسیٰ کا دین پھیلنے سے رک جائے۔ سچے دین کے دشمن عمداً ایسا کرتے ہیں۔ انہوں نے ہر دین کو انتہائی سنگین، ظلم پر مبنی اور سخت بھاری بوجھل بنا کر لوگوں کو دین سے متنفر کیا۔

حضرت عیسیٰ کیلئے جب دشمن نے زندہ روحانی آسمان پر چلے جانے کا عقیدہ پیدا کیا تو اس نے حضرت عیسیٰ کی قبر کو مسمار کر دیا۔ پس یہی وجہ ہے کہ حضرت عیسیٰ کی قبر کا کوئی نشان نہیں ملتا۔ حضرت عیسیٰ کی قبر ملے یا نہ ملے۔ اس کا نشان ہو یا نہ ہو۔ قرآن حکیم کی رُو سے وہ رسولوں جیسے تھے اور وہ دوسرے رسولوں کی طرح ماں کے بطن سے پیدا ہوئے اور دیگر رسولوں کی طرح وفات پائی اور دفن کئے گئے۔ مادی جسم روحانی آسمان پر زندہ نہیں جا سکتا بلکہ اس کی روح ہی جاتی ہے۔

صفحہ ۲۹ کے آخر میں مصنف لکھتے ہیں:۔

”وہ علماء و مشائخ جو دین کو انتہائی سنگین اور بوجھل بناتے ہیں اور اصل دین کو بدل دیتے ہیں وہ دراصل دین کے دشمن ہوتے ہیں۔ وہ ایسا اس لئے کرتے ہیں کہ جو قوم اس دین کے اندر رہے وہ اس بھاری بوجھ کو پھینک کر بے دین ہو جائے اور دوسری اقوام بھی ایسے بھاری بوجھل اور سنگین دین سے متنفر ہو کر اس دین کی طرف مطلق رجوع نہ کریں“۔

علی احمد خان دانشمندی جالندھری بی اے (علیگ) قرآن مجید کا ترجمہ مع تفسیر القرآن بآیات القرآن انجمن تبلیغ القرآن، زمان پارک سندرداس روڈ، کنال بینک لاہور نے شائع کیا ہے۔ مندرجہ بالا حوالہ اس کے دوسرے ایڈیشن سے لیا گیا ہے جو اپریل ۱۹۷۵ء میں شائع ہوا۔ مترجم و مفسر کے تعارف میں ٹائٹل پیج پر لکھا ہے کہ یہ صاحب عربی و فارسی کے بہت بڑے عالم، اعلیٰ سائنس دان، فلاسفر اور مسلمانوں کے پہلے ٹیکنیکل انجینئر تھے۔ (اس قرآن مجید کا پہلا ٹائٹل تھا ”آسان قرآن معہ تفسیر القرآن بآیات القرآن“ جو ماڈل ٹاؤن ۸۶-ایچ بلاک لاہور سے شائع ہوا تھا)

معاصرین کی آراء

وادی کشمیر میں راشن کی قلت

وادی کے کئی علاقوں سے اس طرح کی شکایات بڑھ رہیں کہ وہاں سرکاری راشن گھاٹ خالی پڑے ہیں اور لوگ نانِ شبینہ کو ترستے ہیں۔ یہ صورتِ حال کنڈی علاقوں میں شدت اختیار کر گئی ہے ہر طرف ہاہا کار مچی ہوئی ہے۔ وہ راشن گھاٹ جو چاول آٹے اور کھانڈ سے بھرے رہتے تھے، آج خالی پڑے ہوئے ہیں، گو کہ اس حقیقت سے کوئی انکار نہیں کر سکتا کہ شہر اور دیہات کی بیشتر آبادی سرکاری راشن پر بہت کم انحصار رکھتی ہے اور لوگ مقامی چاولوں کے استعمال کو ہی ترجیح دیتے ہیں۔ آٹا بھی کم ہی لوگ استعمال کرتے ہیں۔ اس کے باوجود راشن گھاٹوں کا خالی ہونا اس بات کی غمازی کرتا ہے کہ سرکاری تقسیم کاری پالیسی انتہائی ناقص اور غلط ہے۔ محکمہ فوڈ اینڈ سپلائز بہت پہلے سے وادی کے عوام کا استحصال کرتا آرہا ہے کبھی محکمہ کے ارکان پنجاب جا کر وہاں فوڈ کارپوریشن آف انڈیا کے اہلکاروں سے ساز باز کر کے گندہ اور غلیظ و مضر صحت راشن وادی کیلئے خریدتے تھے۔ صارفین کو بدبودار چاول اور چیونٹم آٹا سپلائی کیا جاتا رہا اور جب سکنڈل منظر عام پر آگئے تو حسبِ روایت تحقیقاتی ایجنسیاں تشکیل دی گئیں اور یہاں بھی لے دے کر معاملہ گول کر دیا گیا اور یہ سلسلہ سالہا سال سے اس محکمے میں چلتا آرہا ہے۔ اس طرح سے یہ محکمہ عوام کے لئے صحیح معنوں میں وبال جان بن کے رہ گیا اور یہاں کے اربابِ اقتدار نے کبھی بھی یہ گوارا نہ کیا کہ عوام کو درپیش مسائل اور مصائب کا ایمانداری اور خلوص کے ساتھ سدباب کیا جائے۔

......آج محکمے کی یہ حالت ہے کہ لوگ نالاں ہیں پریشان ہیں۔ کئی علاقوں خاص طور سے کنڈی علاقوں کے لوگ حصولِ راشن کیلئے ترستے ہیں محکمہ گوشت کی قیمتوں کو قابو میں نہ کر سکا، پولٹری کے ریٹ پٹرول نرخوں کی طرح سال میں چار بار تبدیل کئے جاتے ہیں ...... اس محکمہ کو صحیح معنوں میں عوامی محکمہ بنانا ہے تو ہمیں اس میں ایک نئی روح پھونکنے کی ضرورت ہے ورنہ اس کا ہونا نہ ہونا ایک ہی بات ہے

(روزنامہ روشنی سری نگر کشمیر ۱۸ر جون ۲۰۰۴ء)

☆☆☆

منقولات

پاکستان امریکہ نے توڑا

پاکستان سے شائع ہونے والی کتاب ”دل بھٹکے گا“ مصنفہ احمد بشیر سے ایک اقتباس ملاحظہ فرمایئے!

انہی دنوں یحیٰی خاں کے ایک وزیر نوابزادہ شیر علی خاں نے جو امریکہ سے نازل ہو کر وزیر اطلاعات بنا تھا نظریہ پاکستان کی ترکیب رائج کی جس کے معنی تھے کہ پاکستان اسلام کے نام پر بنا ہے اس لئے اصل اہمیت اس کی نظریاتی سرحدوں کی ہے اس کی جغرافیائی سرحدیں کوئی معنی نہیں رکھتیں۔ اصل میں وہ مشرقی پاکسان کی علیحدگی کے لئے مغربی پاکستان کے عوام کو تیار کر رہا تھا۔ کیونکہ جیسا کہ بعد میں ہینری کسنجر نے اپنی کتاب ”دی وہائٹ ہاؤس ایئرز“ (The white house years) کے صفحہ ۹۱۴ پر لکھا ”پاکستان امریکہ نے توڑا“ نوابزادہ شیر علی خاں امریکہ کا خدمتگار تھا اگرچہ نام اسلام کا لیتا تھا وہ وزیر اطلاعات تھا۔ اخبارات کو اشتہار اسی کے اختیار کی بات تھی۔ اس کی بات کو اخبارات لے اڑے اور اسلام کے نام پر کفر بھی پھیلایا جا سکتا ہے۔ اس کے ساتھ ہی ساتھ مولویوں نے کلاسیکی راگ داری اور رقص کے خلاف محاذ کھول دیا، مگر فلمی موسیقی اور مجروں پر انہوں نے کوئی اعتراض نہ کیا۔ شراب کی دکانوں پر حملے، ننگے سر چلنے والی عورتوں کی سر بازار چوٹیاں کاٹنے کی مہم اور ان پر گالی گلوچ اسلامی اخلاقیات کی بنیاد ٹھہری۔ اگرچہ فحاشی اور شراب خوری سے سارے مولوی بھی بے داغ نہیں نکلے۔ اصل مقصود اس مہم کے ذریعے عوام کی توجہ بنیادی مسائل سے ہٹانا تھا۔

مگر بھٹو ایک پشتی جاگیردار تھا اور وہ سوشلزم کی بات کرتا تھا تو اس پر مارکسی دانشور شبہ کرتے تھے مگر اس کی حمایت کرنے پر مجبور تھے۔ وہ کمیونسٹ نہیں تھا اور اس کے سوشلسٹ افکار بھی واضح نہیں تھے، مگر تقریر اس کی دل پذیر ہوتی تھی کیونکہ زبان اس کی عوامی ہوتی تھی۔ ☆ (بحوالہ ہفت روزہ لاہور 3.7.04)